شائع کردہ: مرکزِ معارفِ اولیا، محکمہ اوقاف پنجاب

سخنِ نعت

مرتبہ:
راجا رشید محمود
چیئرمین سیّد ہجویرؒ نعت کونسل

باہتمام:
مرکزِ معارفِ اولیاء محکمہ اوقاف پنجاب

سُخَن نعت

ناشر: ڈاکٹر طاہر رضا بخاری

ڈائریکٹر مذہبی امور و اوقاف پنجاب

مرتبہ: راجا رشید محمود

چیئرمین سید ہجویر" نعت کونسل

ڈیزائننگ: مدنی گرافکس۔ فون: 7230001

اشاعت اول: 26 رمضان المبارک 1423ھ/2 دسمبر 2002ء

تعداد: 500

.... اعزازی تقسیم کے لیے ....

سخن نعت کی طباعت اور اس کی اعزازی تقسیم کے لیے ہارون غنی چیمہ و بیگم ہارون غنی چیمہ نے مالی اعانت کی۔ جس کے لیے ادارہ ان کا شکر گزار ہے

یکے از مطبوعات

مرکزِ معارفِ اولیاء محکمہ اوقاف پنجاب

لاہور

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی صلاح و فلاح اور رشد و ہُدیٰ کے لئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مبعوث فرمائے۔ امام الانبیاء سیدنا حضرت محمدؐ رسول اللہ ﷺ اس مقدس سلسلہ کی آخری کڑی ہیں۔ آپ کے بعد سلسلۂ نبوت ختم ہو گیا۔ آپ ﷺ کی سیرتِ طیّبہ کا ہر پہلو بنی نوع انسان کے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ حیاتِ انسانی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جس کے پاکیزہ خدوخال آنحضرت ﷺ کی زندگی میں نہ ملیں۔ عقائد، معاملات، اخلاق و آداب غرض یہ کہ کوئی پہلو بھی نہیں ہے جس کا حسن و جمال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں نظر نہ آتا ہو۔ آپ ﷺ کی حیاتِ طیّبہ ہر صاحبِ بصیرت کے لئے ایک ایسا مرقّع ہے، جس کا ہر جُزو دل کش ہے۔

حسنِ یوسفؑ، دمِ عیسیٰؑ، یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حضور سرورِ کائنات، فخرِ موجودات ﷺ کی تعریف و توصیف میں شعراء کرام نے بہت کچھ کہا اور کہا جاتا رہے گا، بہت کچھ لکھا اور لکھا جاتا رہے گا۔ ایسی جامع کمالات شخصیت کے اوصاف کا احاطہ کر لینا بڑے سے بڑے اہلِ قلم سے بھی ممکن نہ ہو سکا۔ صاحبِ خُلقِ عظیم، رحمۃ للعالمین ﷺ کی عظمت و رفعت کا احاطہ قلم و قرطاس نہیں کر سکتے کیونکہ ارشاد الٰہی ہے "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ "۔ ہزاروں لاکھوں کتابیں سیرتِ مبارکہ پر لکھی جا چکیں، دفتر کے دفتر بنتے چلے گئے لیکن کوئی بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ یہ موضوع تمام ہوا:

دفتر تمام گشت و بہ پایاں رسید عمر
ماہمچناں در اوّلِ وصفِ تو ماندہ ایم

محکمہ اوقاف پنجاب کو یہ سعادت حاصل ہے کہ اس نے دینی، علمی اور تحقیقی سرگرمیوں کے فروغ کے لئے ایک جامع پروگرام مرتب کیا ہے۔ سیّد ہجویر نعت کونسل کی تشکیل بھی اسی سلسلے کی ایک خوبصورت کڑی ہے۔ اس حوالے سے جناب راجا رشید محمودؔ جو معروف نعت گو شاعر اور معتبر سیرت نگار ہیں، نے انتہائی گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں جس کے لئے میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ مرکزِ معارفِ اولیاء کے قیام کے بعد اس نوعیت کی سرگرمیوں میں بھرپور اضافہ ہوگا۔ گرانقدر علمی کتب کی طباعت محکمہ کی اعلیٰ روایات کا حصہ ہیں۔ ''فنِ نعت'' کی اشاعت اسی علمی سلسلے کا تسلسل ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔

شفیق حسین بخاری
چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب

لاہور
28 نومبر 2002ء

حرف محبت

حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس سے مسلمانوں کو جو محبت، عقیدت اور شیفتگی و وابستگی رہی ہے اور انہوں نے جس طرح آپ کے سوانح، حالات، ارشادات و فرمودات، حلیہ و شمائل، اخلاق و عادات اور معجزات کو محفوظ کر دیا ہے، وہ تاریخ عالم کا حیرت انگیز واقعہ ہے۔ ذکرِ حق کے بعد ذکرِ رسول ﷺ کو افضل ترین عبادت کہا گیا ہے کہ اس میں مخلوق ہی نہیں بلکہ خود خالقِ انس و جن بھی شریک ہے۔ قرآن مجید کی سورہ الم نشرح میں ارشاد ہوا ہے ''ورفعنا لک ذکرک'' اور یوں باری تعالیٰ نے آپ ﷺ کے نام کو زندہ اور بلند رکھنے کے علاوہ آپ ﷺ کے ذکر کو پھیلانے اور اونچا کرنے کی ضمانت دی ہے۔ اس میں آپ ﷺ کی سیرت و تاریخ کے علاوہ آپ ﷺ کے اوصاف و کمالات اور مقامات و خصوصیات سب شامل ہیں کیونکہ ذکر ان سب کو محیط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لئے بشیر و نذیر، سراجِ منیر اور رحمۃ للعالمین ایسی صفات بیان کی ہیں۔ بعض آیاتِ مبارکہ سے حضور ﷺ کے ساتھ محبت اور احترام کا درس ملتا ہے اور حضور ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کی ہدایت بھی فرمائی گئی ہے:

ان اللہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی ط یایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما o (الاحزاب:56)

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو''۔

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آنحضرت ﷺ کی حیاتِ مبارکہ سے اب تک اکابر محدثین آپ ﷺ کے فرمودات و ارشادات کی تشریح و توضیح اور اولیاء و شعراء آپ ﷺ کی مدح و توصیف میں مشغول اور اسے اپنی سعادت اور ذریعۂ مغفرت و نجات سمجھتے رہے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا کا کوئی بھی مسلمان ملک یا خطہ کسی دور میں ایسے شعراء سے

خالی نہیں رہا جنھوں نے اپنی بہترین صلاحیتیں اس بہترین موضوع اور اس محمود و ممدوح ذات کی مدح و توصیف میں صرف نہ کی ہوں۔

اردو زبان میں نعت کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے اور اس زبان میں جتنی بھی اصنافِ شعر موجود ہیں ان میں نعت کہی گئی ہے۔ اور یہ پاکیزہ، خوبصورت اور مضبوط روایت اردو کے ابتدائی اولین دور سے لمحۂ موجود تک پوری آب و تاب کے ساتھ جاری و ساری ہے۔

اردو نعتیہ شاعری کے موضوعات میں عشقِ رسول ﷺ، شوقِ مدینہ، اتباعِ خیر الانام ﷺ کی ترغیب، حضورِ اکرم ﷺ کے شمائل، خصائل، تعلیمات، اسلامی اقدار کی تائید و فروغ اور باطل نظریات کا رد، حضورِ اکرم ﷺ کی مثالی سیرت کے حوالے سے جملہ منازلِ حیات میں حضور ﷺ کی ابدی رہنمائی کو اجاگر کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

عصرِ حاضر میں نعت میں اس انقلاب کی صدائے بازگشت سنائی دے رہی ہے جسے برپا کرنے کے لئے حضورِ اکرم ﷺ تشریف لائے تھے اور وہ روحانی، تمدنی اور اخلاقی آشوب جس سے اُمتِ مسلمہ آج دوچار ہے، بطورِ خاص نعت کا موضوع بنا ہوا ہے۔ اس دور کے نعت گو اپنے ذاتی اور کائناتی دکھوں کا مداوا حضورِ اکرم ﷺ کی سیرتِ اطہر میں تلاش کرتے اور آپ ﷺ کی حیات و تعلیمات کو نعت میں سمو رہے ہیں۔ اس طرح نعت زندگی سے ہم آہنگ ہو کر عہدِ حاضر کا مقبول ترین اور محبوب ترین موضوعِ سخن ٹھہری ہے اور ''ورفعنا لک ذکرک'' کی صداقت کا ثبوت بہم پہنچا ہے۔

بلا تخصیص عصرِ اردو کے مشہور نعت گو شعراء میں امیر مینائی، محسن کاکوروی، مولانا حالی، مولانا ظفر علی خاں، علامہ اقبال، مولانا احمد رضا خاں بریلوی، حسن رضا بریلوی، بیدم وارثی، بہزاد لکھنوی، ماہر القادری، حفیظ جالندھری، عبدالکریم ثمر، حافظ لدھیانوی، عبدالعزیز خالد، حفیظ تائب، مظفر وارثی اور راجا رشید محمود شامل ہیں۔

بلاشبہ آج کا دور نعت کا دور ہے۔ نعت گوئی اور نعت خوانی کا غلغلہ ہے۔ مگر دیکھنے میں

آیا ہے کہ بعض نعتوں میں راہوار خیال کو بے لگام چھوڑ دیا جاتا ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات، صحابۂ کرامؓ کی اس باب میں رہنمائی، زبان و بیان کی نزاکتوں اور شعر و سخن کے حوالے سے معیاری کلام کے بجائے عامیانہ کلام پر انحصار کیا جاتا ہے اور محافلِ نعت میں آداب کی پابندی کے بجائے ریاکاری کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ اس صورتِ حال کے تدارک اور نعت گوئی و نعت خوانی کے مقدس کام کو درست سمت دینے، شاعروں اور نعت خوانوں کی رہنمائی اور سامعین کی تربیت کے اہتمام کی خاطر محکمہ اوقاف پنجاب نے 2001ء میں ''سیّد ہجویرؒ نعت کونسل'' تشکیل دی۔ اس کونسل کے تحت ہر ماہ داتاؒ دربار کمپلیکس میں طرحی نعتیہ مشاعرہ منعقد کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے کو مزید فعال بنانے کے لئے ماہانہ طرحی مشاعرے کے ساتھ تربیتی نشست کا بھی اہتمام کیا جا رہا ہے۔ جس کے لئے ایک جامع پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔

پیشِ نظر کتاب ''سخنِ نعت'' سیّد ہجویرؒ نعت کونسل (مرکزِ معارفِ اولیاء داتاؒ دربار) کے زیرِ اہتمام سال بھر کے طرحی نعتیہ مشاعروں میں پڑھے گئے نعتیہ کلام کا انتخاب ہے۔ جس کو سیّد ہجویرؒ نعت کونسل کے چیئرمین جناب راجا رشید محمود نے مدوّن کیا اور ''مرکزِ معارفِ اولیاء'' محکمہ اوقاف پنجاب نے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ کتاب ظاہری اور معنوی خوبیوں سے مزیّن ہے۔ یقین ہے کہ نعت گویانِ محترم، نعت خوانانِ مکرم اور نعت سے محبت رکھنے والے حضرات اس میں اپنے ذوق کی ضیافت اور کیف و انبساط کا سامان پائیں گے۔

علمی، تحقیقی اداروں کے احیاء اور فکری و روحانی سرگرمیوں کے فروغ کے حوالے سے ہم محکمہ اوقاف پنجاب کے سیکرٹری و ناظم اعلیٰ محترم جناب سید شفقت حسین بخاری کے تہِ دل سے شکر گزار ہیں کہ ان کی ذاتی دلچسپی اور خصوصی سرپرستی کے بغیر اس نوعیت کی خالص دینی، علمی اور تحقیقی روایات کا احیا ممکن نہ تھا۔

ڈاکٹر طاہر رضا بخاری
ڈائریکٹر مذہبی امور و اوقاف پنجاب

لاہور
26 رمضان المبارک 1423ھ / 2 دسمبر 2002

قطعۂ تاریخ

''شان و عظمتِ مصطفوی''

۲۰۰۲ء

''تذکرہ محمود''

۱۴۲۳ھ

راجاؔ نے مرتب کی کتابِ ادب آموز
لاریب ہے یہ ایک جہانِ عجبِ نعت
اس میں ہے کلام اُن کا جو ہیں عصرِ رواں میں
خدامِ عظیم و اجل و منتخبِ نعت
شامل ہیں نعوت اس میں جن اربابِ ثنا کی
ان میں ہے ہر اک واقعی مہتابِ شبِ نعت
خوش بخت یہ وہ ہیں جنہیں قسامِ ازل سے
بخشی گئی تنویرِ ثنا تاب و تبِ نعت
اس کاوشِ محمودؔ کی فرمائیں گے تحسین
عشاقِ نبی ﷺ جو ہیں حلاوت طلبِ نعت
اوصاف و کمالات کا مالک ہے وہ لیکن
راجاؔ کی رشادت ہے تو ہے از سببِ نعت
طارقؔ نے کتابِ ادب آموزِ نبی ﷺ کی
تاریخ طباعت کہی ''فیض و ادبِ نعت''

۳ ۲ ۴ ۱ ھ

☆ ☆ ☆

راس پر اثر انداز نہیں گردشِ دوراں
شاداب و تر و تازہ سدا ہے چمنِ نعت
ہر عہد میں ہوتی رہی توصیفِ محمد ﷺ
ہر دور میں تازہ ہوئی رسمِ کہنِ نعت
راجاؔ نے صحیفہ کیا تیار ثنا کا
اخلاص سے آراستہ کی انجمنِ نعت
مقصودِ حیات اُس کا شہِ دیں ﷺ کی مدحت
مدت سے ہے دلدادۂ کارِ حسنِ نعت
طارقؔ ہمہ ''بہجت'' سے ہے تاریخِ طباعت
اعزازِ سخن ور ہے ''کمالِ سخنِ نعت''

(۱۴۲۳=۲+)۱۴۲۱

محمد عبدالقیوم خاں طارقؔ سلطانپوری
(حسن ابدال)

سخنِ کوتاہ

"سیّدِ ہجویرؒ" نعت کونسل"

کے زیرِ اہتمام ۲۰۰۲ میں ہونے والے

ماہانہ طرحی مشاعرہ ہائے نعت

تاریخ مشاعرہ	مصرع طرح	شاعر	شاعر کی تاریخ وفات
۷ جنوری	مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے	سیماب اکبر آبادی	۳۱ جنوری ۱۹۵۱
	مصرع طرح پر کہی گئی نعتیں	صفحہ نمبر	۵۲تا۹۶
	گرہیں .... ایک نظر میں	صفحہ نمبر	۳۴، ۳۵
۴ فروری	اُمّت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو	عبدالکریم ثمر	۱۸ فروری ۱۹۸۹
	مصرع طرح پر کہی گئی نعتیں	صفحہ نمبر	۷۰تا۸۹
	گرہیں .... ایک نظر میں	صفحہ نمبر	۳۵ـ۳۷
یکم اپریل	عکس خود عکّاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا	احسان دانش	۲۱ مارچ ۱۹۸۲
	مصرع طرح پر کہی گئی نعتیں	صفحہ نمبر	۹۰تا۱۰۳
	گرہیں .... ایک نظر میں	صفحہ نمبر	۳۷ـ۳۹
یکم اپریل	نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں	محسن کاکوروی	۲۴ اپریل ۱۹۰۵
	مصرع طرح پر کہی گئی نعتیں	صفحہ نمبر	۱۰۴تا۱۱۰
	گرہیں .... ایک نظر میں	صفحہ نمبر	۳۹
۶ مئی	حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی	حافظ مظہر الدین	۲۵ مئی ۱۹۸۱
	مصرع طرح پر کہی گئی نعتیں	صفحہ نمبر	۱۱۱تا۱۲۵
	گرہیں .... ایک نظر میں	صفحہ نمبر	۴۰، ۴۱

☆☆☆☆☆

پہلا ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ

"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

سیمابؔ اکبر آبادی صفحہ ۵۲

"خدا" "ثنا" قافیہ ---- "مدینے سے" ردیف

"مدینے" "جینے" قافیہ ---- "سے" ردیف

"بلائے" "لائے" قافیہ ---- "خدا مدینے سے" ردیف

دوسرا ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ

"اُمّت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

حکیم عبدالکریم ثمرؔ صفحہ ۷۰

"عطا، ثنا" قافیہ ۔۔۔ "ہو" ردیف

"توقیر، تعبیر" قافیہ ۔۔۔ "عطا ہو" ردیف

"خلعت، صورت" قافیہ ۔۔۔ "توقیر عطا ہو" ردیف

"اب، لب" قافیہ ۔۔۔ "خلعت توقیر عطا ہو" ردیف

تیسرا (ملتوی شدہ) ماہانہ طرحی مشاعرہ

"عکس خود عکّاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

احسان دانش صفحہ ۹۰

"پیکر، مظہر" قافیہ ۔۔۔ "ہو گیا" ردیف

"ہو، تھو" قافیہ ۔۔۔ "گیا" ردیف

تیسرا ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ

"نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں"

محسن کاکوروی صفحہ ۱۰۴

"مصدر، کشور" قافیہ ۔۔۔ "میں" ردیف

چوتھا ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ

"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

پانچواں ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ

"نظر میں' قلب میں' آنکھوں میں' تن میں' روح میں' جاں میں"

چھٹا ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ

"مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات"

ساتواں ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ

"جلوۂ محبوب ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

آٹھواں ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ

"ہاں کوئی نظر رحمت سلطانِ مدینہ ﷺ"

نواں ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ

''در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو''

امیر مینائی لکھنوی صفحہ ۱۹۵

دسواں ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ

"ہُوا ہے رحمت پروردگار کا اظہار"

ظفر علی خاں صفحہ ۲۱۱

غیر مردّف نعتیں

....

تقدیم

راجا رشید محمود (مرتّب)

کسی نعت گو کے ایک یا زیادہ مجموعہ ہائے کلام میں اس کے جذباتِ عقیدت' اس کی اپنی لفظیات' اس کا خاص اسلوب' زبان و بیان اور تشبیہات و تراکیب کے حوالے سے اس کا مخصوص رویّہ اور ہیئت کے اعتبار سے اس کی پسند متعیّن ہوتی ہے لیکن جب کوئی مرتّب بہت سے شعرا کی نعتیں کسی ایک کتاب میں جمع کر دیتا ہے تو ہر ایک شاعر کے' سرکارِ والا تبار ﷺ کے بارے میں اپنے الگ جذبات و احساساتِ عقیدت' اس کا اپنا طرزِ ادا' زبان و بیان کے ضمن میں اس کا منفرد انداز اور محاسنِ شعری میں اس کی پسند کے ذریعے' کتاب میں رنگارنگی اور تنوّع پیدا ہو جاتا ہے۔ ہر گُلے را رنگ و بوئے دیگر است۔

اور اگر انتخاب کسی طرحی مشاعرے میں پڑھے جانے والے کلام کا ہو تو جہاں قارئین پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کسی ایک مضمون کو کن کن شاعروں نے اپنے اپنے انداز سے باندھا ہے' کن شعرا نے صنائع و بدائع کا زیادہ استعمال کیا ہے' کن کے کلام میں تلمیحات کی کثرت ہے' کہاں کہاں قرآن و احادیث کی تعلیمات کا زیادہ اثر نظر آتا ہے یا ان کی طرف اشارے ملتے ہیں' کن شاعروں نے جدید طرزِ ادا سے بات کی ہے اور کس کس نے قدیم اسلوبِ شعری کی پیروی کی ہے .... وہاں مصرعِ طرح پر لگائی گئی گرہوں سے شاعر کا ذوق اس کی ذہنی اُپج' اس کی تخیّل کی پرواز اور اس کی فکر کا رُخ ظاہر ہوتا ہے۔ اس مسابقت کے نتائج قارئین کے ذوقِ سلیم کو بھی مہمیز کرتے ہیں اور مشاعرے میں حصہ لینے والے شعرا کو بھی مزید آگے بڑھنے' معائبِ سخن سے بچنے اور محاسنِ شعری کو اپنانے پر اکساتے ہیں۔

طرحی مشاعرے میں شرکت کے لیے شاعر کو نئی نعت کہنا پڑتی ہے' اس طرح اس کے ذخیرۂ نعت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ ہم عصر شعرا میں اپنی حیثیت منوانے کے لیے اسے سخن گوئی کی طرف زیادہ توجّہ دینا پڑتی ہے اور یہی ریاض شاعر کو آگے بڑھاتا ہے۔ مشاعرے میں شرکت بھی اسے ریاض کی طرف متوجہ کرتی ہے' لیکن جب کسی طرحی مشاعرے میں پڑھا جانے والا کلام صفحۂ قرطاس پر رقم ہو جاتا ہے تو زیادہ آئینہ ہو جاتا ہے' شعرائے کرام کے لیے بھی اور صاحبانِ ذوق غیر

شاعر قارئین کے لیے بھی۔

ایک زمانہ تھا کہ طرحی مشاعرے عام تھے اور کہیں کہیں انھیں کتابی صورت میں محفوظ کرنے کا اہتمام بھی کیا جاتا تھا۔ ''گلدستوں'' کی شکل میں ایسی کئی کتابیں اور کتابچے چھپے۔ ماہنامہ ''قومی زبان'' کراچی کے کئی شمارے گلدستوں کے ذکر سے مملو نظر آتے ہیں۔ مجلّہ ''نعت رنگ'' کراچی کے بعض شماروں میں بھی چند گلدستوں پر تعارفی مضامین شائع کیے گئے مثلاً رفاقت علی شاہد نے ''گلدستہ انوار محمدی ﷺ'' کے تعارف (شمارہ ۱۰۔ اپریل ۲۰۰۰) میں لکھا کہ دستیاب پیشِ نظر شمارے میں پندرہ شعرا کا طرحی نعتیہ کلام شائع ہوا ہے۔ مصرع یہ تھا:

بھروسا ہے گنہگاروں کو حضرت ﷺ کی شفاعت کا

راقم السطور نے بھی ایک گلدستے ''تحفۂ رضا'' مطبوعہ بدایوں کے تعارُف میں مضمون لکھا (نعت رنگ۔ شمارہ ۱۱۔ مارچ ۲۰۰۱) اس مشاعرے کے لیے مصرعِ طرح یہ تھا:

چور تیرا ترے دامن میں چھپا ملتا ہے

ایسے گلدستوں میں کہیں کہیں یہ صورت بھی سامنے آئی کہ نام سے تو نعت ہی کا اظہار ہوتا ہے لیکن طرحی نعتوں کے بعد عام عشقیہ کلام بھی شاملِ اشاعت کیا گیا (نعت رنگ۔ شمارہ ۸۔ ستمبر ۱۹۹۹۔ گلدستہ ''گلزار نعت'' کا تذکرہ)

راقم الحروف ۱۹۷۸ تا ۱۹۸۰ کے اڑھائی برس میں ''مجلسِ سخن'' کے پلیٹ فارم سے گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی گیٹ لاہور میں ماہانہ نعتیہ مشاعروں کا اہتمام کرتا رہا۔ جنوری ۱۹۸۰ (صفر ۱۴۰۰ھ) کا مشاعرہ طرحی تھا۔ مصرع مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا دیا گیا:

ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمھاری واہ وا

یہ سب طرحی کلام بعد میں ماہنامہ ''نعت'' کے ایک شمارے کی صورت میں شائع کیا گیا (ماہنامہ ''نعت'' لاہور۔ اگست ۱۹۹۱۔ ''فیضانِ رضا''۔ ۴۸ شعرا کا کلام)

بعض مقامات میں ہونے والے مشاعروں کے احوال اور نعتیں کتابی صورت میں جمع ہوئیں لیکن عموماً یہ مشاعرے طرحی نہیں تھے (مثلاً وزارتِ مذہبی امور کے زیرِ اہتمام فروری ۱۹۷۷ میں راولپنڈی میں ہونے والے کُل پاکستان مشاعرے میں پڑھا جانے والا کلام ''نعتِ خیر البشر ﷺ'' مرتبہ سید فیضی۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۰ میں اٹک میں ہونے والے نعتیہ مشاعرے کی روداد ''گلدستہ'' مرتبہ نذر صابری.....)

منقبتیہ مشاعروں کی روداد بھی کبھی کبھی چھپتی رہی مثلاً گلدستہ ''مدحِ صحابہؓ'' جو ۱۳۶۱ھ میں لکھنو میں ہونے والے آل انڈیا مدحِ صحابہؓ مشاعرے کی (غیر طرحی) روداد ہے۔ مرتبہ محمد عبدالعزیز الفاروقی) لیکن اب بھی مثلاً سلسلۂ تاجیہ کے اکابر کی منقبت میں کراچی میں طرحی مشاعرے ہوتے رہتے ہیں اور ان میں پڑھا جانے والا کلام ماہنامہ ''تاج'' کراچی میں شائع کیا جاتا ہے۔ اسی طرح صوفی حبیب اللہ حاوی کی یاد میں بھی طرحی مشاعرے ہوتے رہتے ہیں......

عزیز احسن نے اپنے تفصیلی مضمون ''پاکستان میں نعت گوئی کے فروغ کا ایک سرسری جائزہ'' (کتابی سلسلہ ''سفیرِ نعت'' کراچی۔ نومبر ۲۰۰۱) میں لکھا ہے۔ ''اسلام آباد کی تنظیم ''محفلِ نعت'' کے زیرِ اہتمام ہر ماہ نعتیہ مشاعرے منعقد ہوتے ہیں اور پھر سالانہ مجلّے میں وہ کلام شائع بھی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کراچی میں دبستانِ وارثیہ کے تحت قمر وارثی نے ماہانہ مشاعروں میں پیش کیا جانے والا کلام ''مہکا مہکا حرف حرف'' اور ''جلوے حیات آراستہ'' کے ناموں سے شائع کیا۔ مجلسِ احبابِ ملت کراچی نے بھی قریباً سولہ سال سے ماہانہ طرحی حمد و نعتیہ مشاعروں کا انعقاد کیا اور اس میں پڑھے جانے والے کلام کے تین چار مجموعے شائع کیے (ص ۱۰۱)

انجمن ترقی نعت کراچی کے شہزاد احمد نے دبستانِ وارثیہ کے ۱۹۹۴ کے بارہ مشاعروں کے کلام پر مشتمل ''خوشبو سے آسماں تک'' کا تفصیلی ذکر کیا تھا (ماہنامہ ''حمد و نعت'' کراچی۔ فروری مارچ ۱۹۹۶۔ ص ۳۹، ۴۰)۔ دبستانِ وارثیہ کے ۱۹۹۶ کے مشاعروں کے کلام پر مشتمل کتاب ''آب و تابِ رنگ و نور'' پر شفیق الدین شارق نے تبصرہ کیا (نعت رنگ۔ نمبر ۵۔ فروری ۱۹۹۸)۔ اس تنظیم کے حمدیہ طرحی کلام ''مالکِ ارض و سما'' پر عزیز احسن نے تبصرہ کیا۔ (نعت رنگ۔ نمبر ۹۔ مارچ ۲۰۰۰)۔ مجلسِ احبابِ ملت کراچی کے چار برسوں میں پڑھے جانے والے حمدیہ اور نعتیہ کلام پر مشتمل کتاب ''انوارِ حرم'' کا ذکر شفیق الدین شارق کے تبصروں میں ملتا ہے (نعت رنگ۔ نمبر ۵) عثمان غنی عادل نے مالیگاؤں (بھارت) میں ۱۹۹۵ میں ہونے والے ''کُل ہند نعتیہ طرحی انعامی مقابلے'' کی ۳۱ نعتوں پر مشتمل مختصر مجلّہ ''ریاضِ نعت'' کا تذکرہ کیا ہے (نعت رنگ۔ نمبر ۱۱۔ مارچ ۲۰۰۱)۔ طاہر سلطانی کے مجلّے ''جہانِ حمد'' کا شمارہ نمبر ۲ ''نعت نمبر'' کی صورت میں راقم کے سامنے ہے جس میں پانچویں حمدیہ طرحی مشاعرے کی حمدیں چھپی ہیں۔

گلدستوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مصرعِ طرح کے ساتھ ردیف اور قافیے کی نشاندہی کر دی جاتی تھی۔ دبستانِ وارثیہ کراچی کے کرتا دھرتا قمر وارثی نے اپنے مشاعروں میں

یہ نئی طرح ڈالی کہ ردیف دی جاتی ہے اور شعرا بحر اور قافیے کا انتخاب خود کرتے ہیں۔ ''سیدِ ہجویر نعت کونسل'' میں ہم نے یہ راہ اختیار کی ہے کہ صرف مصرع دے دیا جاتا ہے ردیف اور قافیہ شاعر خود منتخب کرتا ہے۔ اس طرح بعض اوقات مشقِ سخن کی کئی جہتیں سامنے آ جاتی ہیں۔

''سیدِ ہجویر نعت کونسل'' کا افتتاحی اجلاس ۱۰ دسمبر ۲۰۰۱ کو نعتیہ مشاعرے کی صورت میں ہُوا۔ طرحی مشاعروں کا آغاز جنوری ۲۰۰۲ سے کر دیا گیا۔ اور ہر ماہ کے پہلے پیر کو ہونے والے مشاعرے میں اُس نعت گو شاعر کا کوئی مصرع طرح کے لیے منتخب کیا گیا جو اس ماہ میں واصل بحق ہوا تھا۔ اس طرح جنوری میں سیماب اکبر آبادی' فروری میں حکیم عبدالکریم ثمر' مارچ میں احسان دانش' اپریل میں محسن کاکوروی' مئی میں حافظ مظہر الدین' جون میں ارمان اکبر آبادی' جولائی میں علامہ اختر الحامدی' اگست میں علامہ ضیاء القادری' ستمبر میں جگر مراد آبادی' اکتوبر میں امیر مینائی اور نومبر میں ظفر علی خاں کے مصرعوں پر مشاعرے ہوئے۔

''سخنِ نعت'' میں کہیں کہیں زبان و بیان کی کوئی خامی یا شعری معائب کی کوئی صورت بھی نظر آئے گی۔ بوجوہ جان بوجھ کر ان سے صرفِ نظر کیا گیا ہے۔

محکمہ اوقاف پنجاب کے سیکرٹری اور چیف ایڈمنسٹریٹر سید شفیق حسین بخاری اور ڈائریکٹر مذہبی امور ڈاکٹر طاہر رضا بخاری کی ذاتی کاوش سے مرکزِ معارفِ اولیاء نے ''سخنِ نعت'' کی خوبصورت طباعت اور مفت اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ ''سیدِ ہجویر نعت کونسل'' کے ارکان سراپا سپاس ہیں۔

راجا رشید محمود

چیئرمین ''سیدِ ہجویر نعت کونسل''

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''نعت''

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔

ملتان روڈ لاہور

فون: 7463684

۲۵ دسمبر ۲۰۰۲ (پیر)

افتتاحی اجلاس (بصورتِ مشاعرہ) کی مختصر روداد

محکمہ اوقاف پنجاب نے فروغِ نعت کی خاطر' نعت گوئی اور نعت خوانی کے حوالے سے مختلف جہتوں میں مثبت اور ٹھوس اقدامات کے لیے ''سیدِ ہجویر نعت کونسل'' قائم کی ہے۔ کونسل کے چیئرمین مدیر نعت' راجا رشید محمود ہیں۔ دیگر ارکان میں کرنل (ر) راجا محمد یوسف قادری' محمد ثناء اللہ بٹ اور حاجی منیر احمد شامل ہیں۔

سیدِ ہجویر نعت کونسل کا افتتاحی اجلاس ۱۰ دسمبر ۲۰۰۱ (پیر) کو ٹھیک نو بجے رات دربارِ سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں نعتیہ مشاعرے کی صورت میں ہوا۔ صاحبِ صدارت پروفیسر حفیظ تائب تھے۔ حسن ابدال سے عبدالقیوم خان طارق سلطانپوری' مہمان شاعر کے طور پر شریکِ مشاعرہ ہوئے۔ مدعو شعرائے کرام میں اصغر نثار قریشی' ریاض حسین چودھری' حزیں کاشمیری' سید وحید الحسن ہاشمی' خالد اقبال یاسر' سید عاصم گیلانی' خالد شفیق' اعزاز احمد آذر' حفیظ صدیقی' جعفر بلوچ' عمران نقوی' اقبال راہی' ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد اور سید محمد اسلام شاہ نے اپنے نعتیہ کلام آقا حضور ﷺ کی بارگاہِ بیکس پناہ میں پیش کیا۔

مدیر نعت آج سے بیس بائیس برس پہلے یہیں' داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کے پہلو میں واقع اسلامیہ ہائی سکول' بھاٹی گیٹ لاہور میں اڑھائی برس تک ماہانہ نعتیہ مشاعرہ کرواتے رہے تھے۔ اب یہ سکول یہاں سے ہٹا دیا گیا ہے اور وہ جگہ دربار کمپلکس میں آ گئی ہے۔ وہ ماہانہ مشاعرہ مجلسِ سخن کے پلیٹ فارم سے ہوتا تھا۔ اس میں بھی صدارت کسی شاعر کی ہوتی تھی اور مشاعرے کا آغاز صاحبِ صدارت شاعر اپنے حمدیہ کلام سے کرتا تھا۔ سیدِ ہجویر نعت کونسل میں بھی یہی کیا گیا۔ افتتاحی اجلاس کے مشاعرے میں حفیظ تائب نے سب سے پہلے حمد پڑھی اور پھر مدیر نعت نے '' قطعات اور ایک نعت سے نعتیہ مشاعرے کا آغاز کیا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی سیکرٹری / چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب سید شفیق حسین بخاری تھے۔ انھوں نے فرمائش کر کے راجا صاحب سے مسدس کا یہ دعائیہ بند سنا۔

میری یہ تجھ سے عرض ہے اے ربِّ کردگار!

توفیق دے مجھے کہ میں تا عرصۂ شمار
مدح و ثنائے مولا ﷺ کیے رکھوں اختیار
میرا یہی طریق ہو میرا یہی شعار
محشر میں جب فرشتے عمل تولنے لگیں
نعتیں مرے حساب میں خود بولنے لگیں

سید نوید قمر نے تلاوت قرآن مجید کی۔ سید محمد رضا زیدی، شہزاد ونائی اور محمد ارشد قادری نے اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلویؒ اور مولانا حسن رضا خاں بریلوی کی نعتیں پڑھیں۔

اجلاس میں بہت سے لائق احترام نعت گو شعرا نے سامعین کی حیثیت سے شرکت کی جن میں پروفیسر محمد عباس مرزا، سید نظر زیدی، محمد لطیف اور افتخار مجاز بھی شامل تھے۔ داتا دربار میں ''سید ہجویر نعت کونسل'' قائم ہونے اور وہاں نعتیہ مشاعرے کے انعقاد کی خبر سن کر مشہور صحافی اور شاعر محبت خاں بنگش بطور خاص کوہاٹ سے تشریف لائے۔ اس لیے مدیر نعت نے (جنھوں نے خود کمپیئرنگ کی) سامعین کو ان سے ان کا نعتیہ کلام سنوایا۔ کبر سنی کے باوجود سید وحید الحسن ہاشمی کے مخصوص ترنم نے ایک سماں باندھ دیا۔ صاحب صدارت پروفیسر حفیظ تائب نے نعت سے پہلے ''منظوم خطبۂ صدارت'' پڑھا جو ان شاء اللہ عنقریب قارئین نعت کی نذر کیا جائے گا۔ تقریب میں مدیر نعت نے اہمیت وافادیت نعت کے مختلف پہلوؤں پر اظہار خیال کیا۔ اور ''سید ہجویر نعت کونسل'' کے پلیٹ فارم سے نعت گوئی اور نعت خوانی کے حوالے سے مختلف جہتوں میں کام کرنے کے عزائم ظاہر کیے۔

تقریب کے مہمان خصوصی سید شفیق حسین بخاری نے اپنے خطاب میں مدیر نعت کے بارے میں اپنے جذبات کا اظہار کیا اور سید ہجویر حضرت داتا گنج بخش رحمہ اللہ تعالیٰ کے دربار پر قائم ہونے والی نعت کونسل کے متعلق نیک خواہشات ظاہر کیں۔

مدیر نعت نے اعلان کیا کہ فوری طور پر ایک ماہانہ نشست شروع کی جارہی ہے۔ آج کل لاہور میں کوئی ماہانہ نعتیہ مشاعرہ نہیں ہوتا۔ ''سید ہجویر نعت کونسل'' کا یہ ماہانہ نعتیہ مشاعرہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے پیر کو داتا دربار کے سماع ہال سے ملحقہ ''ایگزیکٹو بلاک'' میں بعد نماز مغرب ہوا کرے گا۔ چنانچہ اس سلسلے کا آغاز ۷ جنوری ۲۰۰۲ء (پیر) سے ہوگا۔ مشاعرے کے دو دور

ہوں گے طرحی اور غیر طرحی۔ مصرع طرح کسی ایسے مرحوم نعت گو کی کسی نعت سے لیا جائے گا جو اس مہینے میں فوت ہو چکے ہوں۔ حضرت سیماب اکبر آبادی جنوری ۱۹۵۱ میں واصل بحق ہوئے تھے۔ اس لیے ۷ جنوری کے مشاعرے کے لیے ان کا یہ مصرع منتخب کیا گیا ہے:

''مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے''

ردیف قافیے کی کوئی قید نہیں۔ سب سے پہلے صدر مشاعرہ حمد باری تعالیٰ جل شانہٗ پڑھیں گے۔ پھر محمد ثناء اللہ بٹ (اگر وہ کسی وجہ سے تشریف نہ لا سکیں تو کوئی اور نعت خواں) سیماب کی نعت ترنم سے پڑھیں گے۔ اس کے بعد مشاعرے کا پہلا (طرحی) دور شروع ہوگا۔ بعد میں غیر طرحی مشاعرہ ہوگا۔

مبتدی شعرا سے کہا گیا کہ وہ اپنے کسی دوست یا سینئر شاعر سے مشورہ کر لیا کریں تاکہ مشاعرے میں معیاری کلام ہی پڑھا جائے اور اپنے کلام کی نقل ناظم مشاعرہ کو دے دیا کریں۔ مدیر نعت نے کہا کہ وہ کوشش کریں گے کہ سال بھر میں اس پلیٹ فارم سے سامنے آنے والا کلام محکمۂ اوقاف پنجاب کتابی شکل میں شائع کر دے۔ اگر کسی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہوا تو ماہنامہ ''نعت'' اس کلام کے ساتھ مشاعروں کی روداد اشاعت خصوصی کی صورت میں چھاپ دیا کرے گا۔ ان شاء اللہ!

مدیر نعت نے بیرون لاہور کے لائق احترام نعت گوؤں سے اپیل کی کہ اگر وہ کسی انگریزی مہینے کے پہلے پیر کو لاہور آرہے ہوں تو پہلے سے مدیر نعت کو اطلاع دے دیں تاکہ لاہور کے اہل محبت سامعین اور معزز شعرائے نعت ان سے مل سکیں اور ان کے کلام سے مستفید ہو سکیں۔

''سید ہجویر نعت کونسل'' کے اس افتتاحی اجلاس کے شرکا سے دعوت نامے کے ذریعے بھی اور مدیر نعت کے خطاب میں بھی درخواست کی گئی کہ سب لوگ تقریب میں باوضو شریک ہوں اور حضور پرنور ﷺ کا اسم گرامی یا کوئی اسم صفت سن کر مختصر درود پاک ضرور پڑھیں۔

شعرا کے علاوہ معیاری نعتیہ کلام سننے کے خواہش مند اہل ذوق حضرات کو بھی ماہانہ نعتیہ مشاعروں میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ افتتاحی تقریب میں علامہ مقصود احمد قادری (خطیب داتا دربار) اور ڈاکٹر طاہر رضا بخاری (ڈائریکٹر مذہبی امور، محکمۂ اوقاف) کے علاوہ دیگر صاحبان علم و دانش نے بھی شرکت کی۔ (ماہنامہ ''نعت'' لاہور۔ جنوری ۲۰۰۲)

''سیّدِ ہجویر نعت کونسل''

کے مشاعروں کے مہمانانِ اعزاز

☆ افتتاحی اجلاس بصورتِ مشاعرۂ نعت

۱۰ دسمبر ۲۰۰۱ (پیر) ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ کی شب بعد نمازِ تراویح ـ جامع مسجد داتاؒ دربار

صاحبِ صدارت: پروفیسر حفیظ تائبؔ

مہمانِ خصوصی: سید شفیق حسین بخاری (سیکرٹری اوقاف پنجاب)

مہمان شاعر: عبدالقیوم طارقؔ سلطانپوری (حسن ابدال)

نعت خواں: سید محمد رضا زیدی ـ شہزادہ نا گی ـ محمد ارشد قادری

قاریٔ قرآن: سید نوید قمر

☆ پہلا ماہانہ نعتیہ مشاعرہ: ۷ جنوری ۲۰۰۲ (پیر) بعد نمازِ مغرب ـ ایگزیکٹو بلاک داتا دربار کمپلیکس

صاحبِ صدارت: ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ (سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل پاکستان)

مہمانِ خصوصی: ریاض احمد مفتی ایڈووکیٹ (گجرات)

مہمان شاعر: غضنفر علی جاوؔد چشتی (گجرات)

نعت خواں: محمد ثناءاللہ بٹ (رکن ''سیّدِ ہجویر نعت کونسل'')

قاریٔ قرآن: قاری محمد علی صدیقی

خصوصی نعتیہ مشاعرہ: ۱۸ جنوری ۲۰۰۲ حضرت شاہ کمال سہروردیؒ کے مزار کے قریب ماڈل مسجد کا افتتاح

صاحبِ صدارت: سید شفیق حسین بخاری (سیکرٹری اوقاف پنجاب)

مہمانِ خصوصی: لفٹننٹ جنرل خالد مقبول (گورنر پنجاب)

نظامت / منقبتِ شاہ کمالؒ: راجا رشید محمودؔ

دوسرا ماہانہ نعتیہ مشاعرہ: ۴ فروری ۲۰۰۲ (پیر) بعد نمازِ مغرب ـ ایگزیکٹو بلاک داتا دربار کمپلیکس

صاحبِ صدارت: پروفیسر حفیظؔ صدیقی (مدیر ''تحریریں'' لاہور)

مہمان شاعر: محمد حنیف نازؔش قادری (کاموکے)

نعت خواں: محمد ثناءاللہ بٹ

قاریٔ قرآن: محمد عمیر مومن (متعلّم گورنمنٹ کالج لاہور)

تیسرا ماہانہ نعتیہ مشاعرہ: یکم اپریل ۲۰۰۲ (پیر) بعد نمازِ مغرب ـ ایگزیکٹو بلاک داتا دربار کمپلیکس

صاحبِ صدارت: محمد بشیر رزمیؔ

مہمانِ خصوصی: ڈاکٹر پروفیسر سیّد محمد سلطان شاہ (گورنمنٹ کالج لاہور)

مہمان شاعر: تابشؔ الوری (بہاولپور)

نعت خواں: محمد ثناءاللہ بٹ

مشاعرۂ نعت ومنقبت: عرسِ داتا گنج بخشؒ کے موقع پر یکم مئی ۲۰۰۲ (بدھ) بعد نمازِ عشاء ـ جامع مسجد داتاؒ دربار ـ مشاعرے میں ۱۶ شعراء کرام نے نعت آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علاوہ حضرت سید ہجویریؒ کی منقبتیں پڑھیں۔

صاحبِ صدارت: علامہ انورؔ فیروزپوری

مہمانِ خصوصی: رئیس میاں (سجادہ نشین درگاہ حضرت شیخ سلیم چشتیؒ ـ فتح پور سیکری ـ بھارت)

چوتھا ماہانہ نعتیہ مشاعرہ: ۶ مئی ۲۰۰۲ (پیر) بعد نمازِ مغرب ـ ایگزیکٹو بلاک

صاحبِ صدارت: انور فیروز پوری (''مختارِ کُل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' کے شاعر)

پانچواں ماہانہ نعتیہ مشاعرہ: ۳ جون (پیر) بعد نمازِ مغرب ایگزیکٹو بلاک

صاحبِ صدارت: محمد لطیف (''نعت'' اور ''فکرِ لطیف'' کے شاعر)

حمد گو: محمد ارشد قادری

چھٹا ماہانہ نعتیہ مشاعرہ: یکم جولائی (پیر)۔ بعد نمازِ مغرب۔ ایگزیکٹو بلاک

صاحبِ صدارت: ریاض حسین چودھری

مہمانِ خصوصی: سید شفیق حسین بخاری (سیکرٹری اوقاف پنجاب)

مہمانِ اعزاز: پروفیسر عبدالعزیز (رجسٹرار منہاج القرآن یونیورسٹی)

نعت خواں: محمد ارشد قادری

ساتواں ماہانہ نعتیہ مشاعرہ: ۵ اگست (پیر) بعد نمازِ مغرب۔ ایگزیکٹو بلاک

صاحبِ صدارت: عطاء الرحمان شیخ ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

(''عطائے حرمین'' کے شاعر)

مہمانِ خصوصی: رشید احمد شیخ (ممبر جوڈیشل انکم ٹیکس ٹریبونل)

مہمانِ شاعر: ڈاکٹر سردار خاں سوز (پریذیڈنٹ ایسٹرن آرٹس فورم۔ نیوجرسی۔ امریکہ)

نعت خواں: سجاد حسن (سی اے)

آٹھواں ماہانہ نعتیہ مشاعرہ: ۲ ستمبر (پیر) بعد نمازِ مغرب۔ ایگزیکٹو بلاک

صاحبِ صدارت: حزیں کاشمیری (''لمعاتِ نور'' کے رباعی گو شاعر)

مہمانِ خصوصی: ڈاکٹر سید محمد قمر علی زیدی (پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور)

نعت خواں: محمد ثناءاللہ بٹ

نواں ماہانہ نعتیہ مشاعرہ: ۷ اکتوبر (پیر) بعد نمازِ مغرب۔ ایگزیکٹو بلاک

صاحبِ صدارت: پروفیسر جعفر بلوچ (''بیعت'' کے نعت گو)

مہمانِ خصوصی: محمد قمر ریاض حسین بسرا ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

مہمانِ شعرا: شاکر کنڈان (سرگودھا)

سید ناصر زیدی (اسلام آباد)

نعت خواں: سجاد حسن ابنِ میاں غلام محمد

دسواں ماہانہ نعتیہ مشاعرہ: ۴ نومبر (پیر) بعد نمازِ مغرب ایگزیکٹو بلاک

صاحبِ صدارت: علیم ناصری (''طلع البدر علینا'' کے نعت گو)

مہمانِ خصوصی: خالد علیم

مہمانِ شاعر: پروفیسر محمد اکرم رضا (گوجرانوالا)

نعت خواں: محمد ثناءاللہ بٹ

☆☆☆☆☆

گرہیں ....ایک نظر میں

پہلا مشاعرہ

سیماب اکبرآبادی: نہ آئیں جا کے وہاں سے یہی تمنا ہے
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

غضنفر علی جاوِد چشتی: یہ آرزو بھی وہاں سے عطا ہوئی ہے مجھے
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

اقبال راہی: وہاں کی خاک میں یہ خاکسار مل جائے
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

صادق جمیل: جڑے کچھ ایسا مرا سلسلہ مدینے سے
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

غلام قطب الدین فریدی: صدائے عشق یہی آ رہی ہے سینے سے
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

سید محمد اسلام شاہ: بلاوا آیا ہے جنت کا میں یہ کہتا ہوں
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

حافظ محمد صادق: سرور و کیف وہ پایا کہ آرزو ہے یہی
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

محبت خاں بخش: ہمارے دل میں اگر ہے تو ہے یہی حسرت
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

ضیا نیّر: سفر حیات کا جا کر وہاں ہو کاش تمام
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

جاوید قاسم: تمام عمر گزر جائے گی قرینے سے
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

خلش بجنوری: مری تو ہجر کے لمحوں سے جان جاتی ہے

"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

محمد لطیف: دعا لطیف یہی ہے مری کہ اب مجھ کو
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

رحمت علی اختر: درِ حضور ﷺ پہ اختر تمام ہو جائے
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

محمد ریاض بابر: یہی بس اک تمنائے دل ہے بابر کی
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

طارق سلطان پوری: رہیں ہم حشر تک اس شہرِ رشکِ جنت میں
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

فیض رسول فیضان: وہاں پہنچ کے نہ پہنچے گزند جیتے جی
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

شاکر کنڈان: یہی ہے آخری خواہش یہی تمنا ہے
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

راجا رشید محمود: مجھے تو پاس بلائے خدا مدینے سے
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"
بقیع پاک میں تدفین کی تمنا ہے
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"
مری بھی ہے جو ہے سیماب کی دعا محمود
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

دوسرا مشاعرہ

غضنفر علی جاوِد چشتی: ہاں "دخترِ حاتم کو ردا بخشنے والے
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

غلام قطب الدین فریدی: اونچی ہو تری شان بلند اور رلوا ہو
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

محمد حنیف نازش قادری: ہم دہر میں غالب رہیں اے سیدِ عالم ﷺ
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

شہزاد مجددی: مدت سے ہے سرکار ﷺ یہ مرہونِ حوادث
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

سید عبد العلی شوکت: پس ماندہ ہیں، بے روح ہیں اسلام کے فرزند
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

شاکر کنڈان: تذلیل کے اس عہدِ زبوں میں مرے آقا ﷺ
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

محمد لطیف: ڈھانپا ہے جہاں آپ نے ہر ننگِ جہاں کو
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

خلش بجنوری: درپیش ہے مسلم کو ہر اک سمت تباہی
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

فیض رسول فیضان: اللہ! تجھے واسطہ ہے آلِ نبی ﷺ کا
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

طارق سلطانپوری: یہ حاجتِ دیرینہ غلاموں کی ہو پوری
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

صادق جمیل: ہر چشمِ مسلماں سے نکلتی ہیں صدائیں
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

حافظ محمد صادق: مدت سے پریشان ہے کفار کے ہاتھوں
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

رحمت علی اختر: ہر شخص کو عزت کا جہاں بخشنے والے
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

لال حسین صابر: کتنی ہے پریشان و ہراساں یہ بچاری
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

ضیا نیّر: ہے زار و زبوں، خستہ و رُسوا سرِ عالم

"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

رفاقت سعیدی: اس عہدِ پریشاں پہ نظر ہو مرے آقا ﷺ
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

سید محمد اسلام شاہ: افغانی، فلسطینی و کشمیری کے صدقے
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

احسن نذیر اکمل: کچھ پاس نہیں، آپ کی چوکھٹ پہ نظر ہے
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

محبت خاں بنگش: ہم کو بھی ملے اب تو کوئی تھوڑی سی عظمت
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

راجا رشید محمود: سرکار ﷺ! ہے یہ دھجیاں اعمال کی اوڑھے
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"
بے وقر و زبوں حال و برہنہ ہے یہ آقا ﷺ
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"
مدت سے ہے یہ خوار و زبوں اے مرے آقا ﷺ
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"
سرکار ﷺ! وقار آپ نے انساں کو بخشا
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

تیسرا مشاعرہ

علامہ انور فیروزپوری: عکس نے عکاس کے جب اخذ جلوے کر لیے
"عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

کامران شاہین: رب کی مرضی میں ڈھلے وہ یوں کہ جیسے آئنہ
"عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

رحمت علی اختر: میم کے پردے میں چھپ کر بیٹھنے کے باوجود
"عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

صابر براری: کی ہے تخلیق محمد ﷺ رب نے اپنے نور سے
''عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا''

غلام قطب الدین فریدی: مظہر حسنِ ازل حسنِ پیمبر ﷺ ہو گیا
''عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا''

طارق سلطانپوری: ایک بندہ نور وجہ اللہ کا مظہر ہو گیا
''عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا''

محمد لطیف: دیکھ کر اہل نظر نے کہہ دیا بے ساختہ
''عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا''

انعام نجمی: دہر میں چمکا ہے جب آئینہ روئے نبی ﷺ
''عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا''

فیض رسول فیضان: حق نے دیکھا والہانہ پیار سے محبوب کو
''عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا''

خلش بجنوری: ہم صدائے کُن پہ رقصاں ہیں تو حیرت کس لیے
''عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا''

سید سلمان گیلانی: آپ ﷺ کی ہے ذاتِ اقدس میں نمایاں ذاتِ حق
''عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا''

غضنفر علی جاوید چشتی: ان کو دیکھا تو حقیقت حرفِ آخر بن گئی
''عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا''

ضیا نیر: ذرے ذرے سے عیاں ہے سرمدی نورِ ازل
''عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا''

راجا رشید محمود: کیا نہیں صورت گری کے فن کا یہ اوجِ کمال
''عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا''
پردۂ الفت میں آپ آئینہ گر آئینہ تھا
''عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا''
قربتِ قوسین و وادینِ شبِ معراج سے

''عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا''
مظہرِ نورِ ازل نورِ ازل میں کھو گیا
''عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا''

تیسرا مشاعرہ (دوسرا دور)

فیض رسول فیضان: بنا کر رحمۃ للعالمین بھیجا گیا اُن ﷺ کو
''نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں''

حسن عسکری کاظمی: شہِ لولاک ﷺ کھو کر رہ گئے جب حسنِ داور میں
''نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں''

صادق جمیل: فصاحت ہو تو ایسی ہو' بلاغت ہو تو ایسی ہو
''نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں''

راجا رشید محمود: ازل سے میرے آقا ﷺ مرکزِ رُشد و ہدایت تھے
''نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں''

﴿مصرعِ طرح کو ماضی سے حال میں تبدیل کر کے دو شعر کہے گئے﴾

مقامِ مصطفیٰ ﷺ کی عظمتوں کا یہ تسلسل ہے
''نہاں ہیں ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں''
ہیں مدّاحِ نبی ﷺ اجداد بھی' اولاد بھی' میں بھی
''نہاں ہیں ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں''

''سید ہجویر نعت کونسل'' کے غیر طرحی مشاعروں/
ادوار میں پڑھا گیا نعتیہ کلام الگ کتاب میں شائع
کیا جائے گا۔

چوتھا مشاعرہ

حافظ مظہر الدین:
بے محابا بالب پہ نام شاہِ دیں ﷺ آنے لگا
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

انور فیروزپوری:
دیکھ کر آشفتگی میری، ہوئے وہ مہرباں
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"
شفقتوں سے اپنی مجھ کو بھی نوازا آپؐ نے
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"
مجھ کو بھی حاصل ہُوا کچھ باریابی کا شرف
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"
اِس کے باعث مجھ پہ ان کا ہو گیا لطف و کرم
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

رحمت علی اختر:
میں تھا ذوقِ دید میں محوِ سفر آشفتہ سر
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

صادق جمیل:
آنکھ میں میری، اتر آیا ہرے گنبد کا عکس
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

غلام قطب الدین فریدی:
میرے حالِ زار پر رحمت کو جوش آ ہی گیا
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

محمد لطیف:
عشق میں ان کے مِٹی تو زندگی کام آ گئی
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

انعام نجمی علیگ:
رحمتِ دوراں کی رحمت آ گئی ہے جوش میں
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

فیض رسول فیضان:
خاکِ راہِ طیبہ اڑ کر آنکھ میں پڑنے لگی
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

سید سلمان گیلانی:
لے گئی مجھ کو مدینے تک مری آشفتگی

"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

سید کاشف خلیل:
بے خودی میں نام آقا ﷺ کا سہارا بن گیا
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

ضیا نیر:
درد و غم کا عشق ہی آخر مداوا بن گیا
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

کامران شاہین:
ان کی چاہت میں کوئی حد ہو تو شاہیں ہم کہیں
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

حافظ محمد صادق:
نیم جاں تھا ہجر میں تو خواب میں دیکھے حضور ﷺ
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

غضنفر علی جاوید چشتی:
یہ اویسِ پاک ﷺ کے چہرے پہ ہے لکھا ہُوا
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

راجا رشید محمود:
مجھ کو بلوا ہی لیا سرکار ﷺ نے دربار میں
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"
شدّتِ الفت کی، مدینے تک مجھے پہنچا گئی
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

پانچواں مشاعرہ

ارمان اکبر آبادی:
ضیا ان کی، جِلا ان کی، ادا ان کی، عطا ان کی
"نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں"

محمد لطیف:
انھی کے ذکر سے اک تازگی ہے روزِ اوّل سے
"نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں"

اعجاز فیروز اعجاز:
دکھائی ہر طرف دیتا ہے نام مصطفی ﷺ مجھ کو
"نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں"

انور فیروزپوری:
انھی کے دم سے زندہ ہوں، سرایت ان کی ہے میری
"نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں"

ضیا تیرؔ:
بیادِ خواجۂ بطحا ﷺ عجب ہے کیف و سرشاری
''نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں''

رحمت علی اخترؔ:
ترے فیض و کرم سے یا نبی ﷺ ہے روشنی ہر جا
''نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں''

حافظ محمد صادق:
ہو گے تم نہ مومن الفتِ احمد ﷺ نہ ہو جب تک
''نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں''
وہ مومن ہو نہیں سکتا، نہ ہو عشقِ نبی ﷺ جس کو
''نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں''

عبدالعلی شوکت: (حمد)
''نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں''
ہے رقصاں نورِ حق ہر سُو بیاباں میں گلستاں میں

راجا رشید محمود:
ہے متمکن پیمبر ﷺ کی محبت فضلِ خالق سے
''نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں''
جو قسمت ساتھ دے میرا تو یا نبی اُن ﷺ کی گھر کر لیں
''نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں''
جمالِ گنبدِ خضرا کی ہیں رعنائیاں داخل
''نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں''

چھٹا مشاعرہ

علامہ اخترؔ الحامدی:
اُن کی دھن، ان کی لگن، ان کی تمنا، ان کی یاد
''مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات''

ریاضؔ حسین چودھری:
چند آنسو ہیں ندامت کے فقط زادِ سفر
''مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات''

محمد حنیف نازشؔ قادری:
ان پہ، ان کی آلؓ پہ، اصحابؓ پہ نازشؔ درود
''مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات''

فیض رسول فیضانؔ:
دل میں بھی ان کا خیال، آنکھوں میں بھی ان کا جمال

''مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات''

ضیا تیرؔ:
زادِ رہ ہے چشمِ گریاں، قلب و جانِ ساختہ
''مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات''

غضنفر علی جاوید چشتی:
بس تمنا آپ کی، دل میں لیے پھرتا ہوں میں
''مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات''

رحمت علی اخترؔ:
مطمئن ہے دل ہمارا ایک حرفِ نعت ہے
''مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات''

سجاد مرزا:
آپ سے نسبت ہمارے واسطے اعزاز ہے
''مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات''

اعجاز فیروز اعجازؔ:
میں غلامِ مصطفیٰ ﷺ ہوں، کُل اثاثہ یہ مرا
''مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات''

حافظ محمد صادق:
حمدِ رب، نعتِ نبی ﷺ، نانِ جویں، دل کا سکوں
''مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات''

محمد لطیف:
دل میں ان کی آرزو، ہونٹوں پہ جاری ان کی نعت
''مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات''

رفیع الدین ذکیؔ قریشی:
نعت کے پھولوں سے پُر ہے میرا دامانِ حیات
''مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات''

پیرزادہ حمید صابری:
سینہ بریاں، چشم گریاں ہے نبی ﷺ کے ہجر میں
''مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات''
بات ان کی، یاد ان کی، ذکر ان کا اے خوشا!
''مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات''
آرزوئے دید، ذوقِ حاضری، عرضِ کرم
''مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات''

راجا رشید محمود
مدحِ پیغمبر ﷺ کیے جاتے ہیں دورانِ حیات
''مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات''

ساتواں مشاعرہ

محمد حنیف نازش قادری:
اس لیے ہے میری پونجی میرا سرمایہ نظر
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

صادق جمیل:
چاند تاروں، آبشاروں، کوہساروں میں جمیلؔ
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

غضنفر علی جاوید چشتی:
دیکھنا آیا تو جاویدؔ میں نے دیکھا ہر طرف
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

رحمت علی اختر:
چشمِ دل اپنی کھلی تو اس جہاں میں ہر طرف
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

رفاقت سعیدی:
ایک مدت کی دعاؤں کا ملا ہے یہ ثمر
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

ڈاکٹر سردار سوز:
ہر طرف مجھ کو مدینے میں جمال آیا نظر
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

رفیع الدین ذکی قریشی:
مجھ کو فردوسِ مدینہ کی فضا میں ہر طرف
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

شفیق کھوکھر:
میں درِ اقدس پہ جا کر پڑھ رہا تھا جب درود
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

محمد لطیف:
کشفِ گریہ میں مجھے ایسا کمال آیا نظر
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

طارق سلطانپوری:
بے بدل مجموعۂ حسن و جمال آیا نظر
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

یونس حسرت امرتسری:
جس طرف بھی میں نے دیکھا شہرِ بطحا جھوم کر
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

بابو رمضان شاہد:
خوابِ غفلت سے اُٹھے تو بخت روشن ہو گئے

"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

جاوید قاسم:
دشتِ کربل میں حسینؓ ابنِ علیؓ کے روپ میں
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

ضیا نیر:
چشمِ گیتی میں اچانک روشنی میں ایک دن
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

شاکر کنڈان:
مجھ کو وہ طیبہ کی نگری میں جمال آیا نظر
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

غلام رسول ساقی:
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
دونوں عالم میں وہی اک بے مثال آیا نظر

حمید صابری:
عشق کی آنکھوں میں جب دیکھا جہانِ ممکنات
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
صبح جس دم پڑھا ہے ہم نے قرآنِ مبیں
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

فیض رسول فیضان:
سبز گنبد سوچ کر دیکھا جو کعبے کی طرف
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

راجا رشید محمود:
رب نظر آیا انھیں لاریب، جن افراد کو
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
یہ روایت ہے کہ پیدا ہوتے ہی جبریلؑ کو
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
وہ صحابہؓ ہیں جنھیں ایمان کی آنکھوں کے ساتھ
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
تب ہوا قربان حُر ابنِ علیؓ پر جب اسے
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
سچ ہے، مجھ کو صحنِ کعبہ میں بھی دورانِ قیام
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

آٹھواں مشاعرہ

جگر مراد آبادی:
اک رند ہے اور مدحتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

حزیں کاشمیری:
مفلس ہوں، تہی دست ہوں، لاچار ہوا ہوں
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"
اک ایک مٹے رنج و الم قلبِ حزیں سے
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"
عاصی پہ ابھی وا ہو گناہوں کی حقیقت
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

صادق جمیل:
پیہم نہ سہی جلوے مقدر میں ہمارے
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

محمد لطیف:
ہم لوگ ہیں سوکھے ہوئے اشجار کی صورت
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

غضنفر علی جاوید چشتی:
میں بھی تو گنہگار ہوں، سر تا پا خطا ہوں
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

طارق سلطانپوری:
محتاج نہ ہو اقوامِ زمانہ میں ہماری
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

محشر زیدی:
سچ ہے کہ بجز آپ کے، پرساں نہیں کوئی
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

فیض رسول فیضان:
بس ایک نظر سے بھی سنور جائیں گے حالات
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

ڈاکٹر سردار سوز:
عاصی ہوں، بڑا بوجھ گناہوں کا ہے سر پہ
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

خلش بجنوری:
دامن ہے تہی، چاہیے فیضانِ مدینہ

"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

اعجاز فیروز اعجاز:
مانگوں میں شب و روز دعائیں یہ مسلسل
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

حافظ محمد صادق:
دلگیر ہیں ہندو و یہودی کے ستم سے
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

رحمت علی اختر:
ایمان ہے دید آپ کی بخشش کا وسیلہ
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

رفاقت سعیدی:
خواہش ہے، ہوں میں کبھی مہمانِ مدینہ
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

غلام رسول ساقی:
تفریق میں ہے اُمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

پیرزادہ حمید صابری:
زحمت زدہ مخلوق کے ہونٹوں پہ صدا ہے
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"
اے مشفقِ عالم، کوئی شفقت کی تجلی!
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"
ہاں کوئی کرم، کوئی عطا، کوئی عنایت
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

راجا رشید محمود:
ہوں پیش درِ دولتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"
اس مملکتِ پاک کو درپیش ہیں خطرے
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"
کشمیر و فلسطین کے اہدافِ جفا پہ
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"
آلام و غم و رنج سے بے جان ہی مسلم
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

ہیں خوار و زبوں سارے مسلمان ممالک
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"
امریکہ کے عفریت کا رُخ سُوئے حرم ہے
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"
گھیرے ہوئے انساں کو ہے سیلابِ حوادث
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"
محمودؔ کو طیبہ میں ہے تدفین کی خواہش
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

اُمت پہ ہے حالات کا اک جبر مسلسل
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"
درکار ہے سرکار ﷺ کی شفقت کا سہارا
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"
حاجت ہے ہمیں لطف و عنایات و کرم کی
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"
مجھ کو بھی تو ہے بخشش عصیاں کی ضرورت
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

نواں مشاعرہ

حمید صابری: مدح کرتا ہوا آقا ﷺ کی میں جس دم پہنچا
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"
اسوۂ خیرِ مجسم ﷺ کا یہ اعجاز حسیں
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"
میں گیا اوڑھ کے جب صلِ علیٰ کی خوشبو
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

سردار خاں سوز: جب غلام اپنا کہا میرے نبی ﷺ نے مجھ کو
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

محمد لطیف: ایسا اعزاز دیا عشقِ نبی ﷺ نے مجھ کو
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

شاکر کنڈان: دیکھ کر جب نبی ﷺ کی مرے چہرے پہ چمک
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

ضیا نیر: تھی محمد ﷺ کی غلامی کی سند میری شناخت
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"
مدحِ سرکار ﷺ ہی بخشش کا وسیلہ ٹھہرا
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"
میں بھی تھا حلقہ بگوشانِ پیمبر ﷺ میں کھڑا
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

یونس حسرت امرتسری: میں کہ تھا سایۂ دامانِ محمد ﷺ کے تلے
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

بشیر رحمانی: میں پہن کر جو گیا خاکِ رہِ رہبرِ دیں ﷺ
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

انجم فاروقی: اس قدر پیار سے دیکھا تھا نبی ﷺ نے مجھ کو
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

رفیع الدین ذکی قریشی: وہ ﷺ جو ہمراہ تھے پوچھا نہ کسی نے مجھ کو
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"
میں جو مدحت بہ زباں پل سے گزر کر آیا
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

ناصر زیدی: دل میں حسنینؓ کی الفت کو لیے جا پہنچا
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

عابد اجمیری: میری پیشانی پہ سجدوں کا نشاں جو دیکھا
"در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

حافظ محمد صادق: جانِ رضواں نے لیا جب کہ ہوں میں نعت نویس
"در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

راجا رشید محمود: بیسواں نعت کا مجموعہ مرے ہاتھ میں تھا
"در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"
دیکھ کر سایہ الطاف پیمبر ﷺ سر پہ
در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"
میں درود آقا و مولا ﷺ پہ پڑھے جاتا تھا
"در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

دسواں مشاعرہ

خالد علیم: ہے زبان قلم سے ہر ایک نعت نگار
"ہوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار"

بشیر رزمی: میں اور آپ کا مدحت سرا خدا کی قسم
"ہوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار"

علیم ناصری: ہزار نعمتیں ان کے طفیل ہم کو ملیں
"ہوا ہے رحمت پروردگار کا اظہار"

حمید صابری: پکارا خلق نے آلام و غم میں آقا ﷺ کو
"ہوا ہے رحمت پروردگار کا اظہار"
حضور ﷺ دہر میں تشریف لائے ہیں جس دم
"ہوا ہے رحمت پروردگار کا اظہار"
ستم کدوں پہ کھلے ہیں کرم کے دروازے
"ہوا ہے رحمت پروردگار کا اظہار"

ضیا نیر: جناب سرور کونین ﷺ ہی کی صورت میں
"ہوا ہے رحمت پروردگار کا اظہار"
ظہور آدم خاکی سے تا عروج بشر
"ہوا ہے رحمت پروردگار کا اظہار"

عابد اجمیری: عیاں ہے آپ کی آمد سے یا شہ ابرار ﷺ
"ہوا ہے رحمت پروردگار کا اظہار"

رحمت علی اختر: کہے گئے ہیں جو مدح رسول ﷺ میں اشعار
"ہوا ہے رحمت پروردگار کا اظہار"

محمد اکرم رضا: ہے چھائی رحمت عالم ﷺ کے عشق کی مہکار
"ہوا ہے رحمت پروردگار کا اظہار"

انجم فاروقی: ہوئے ہیں آپ ہمارے یہاں وہاں سردار
"ہوا ہے رحمت پروردگار کا اظہار"

بشیر رحمانی: ظہور نور مجسم ہوا جو ظلمت میں
"ہوا ہے رحمت پروردگار کا اظہار"

محمد سلطان کلیم: وہ کون ہے جو کرے ان کی عظمتوں کو شمار
"ہوا ہے رحمت پروردگار کا اظہار"

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

پیام لائی ہے بادِ صبا مدینے سے
کہ رحمتوں کی اٹھی ہے گھٹا مدینے سے

الٰہی کوئی تو مل جائے چارہ گر ایسا
ہمارے درد کی لا دے دوا مدینے سے

حساب. کیسا' نکیرین ہو گئے بے خود
جب آئی قبر میں ٹھنڈی ہوا مدینے سے

ہمارے سامنے یہ نازشِ بہار فضول
بہشت لے کے گئی ہے فضا مدینے سے

فرشتے سیکڑوں آتے ہیں اور جاتے ہیں
بہت قریب ہے عرشِ خدا مدینے سے

خدا کے گھر کا گدا ہوں' فقیرِ کوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
لگاؤ ہے مجھے مکّے سے اور مدینے سے

وطن پہ اپنے' ہمیشہ اسی کو دی ترجیح
مدینے والے صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا عشق تھا مدینے سے

وداع ہو کے جو مکّے سے آئے بعدِ طواف
گئے نہ لوٹ کے پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے

نہ آئیں جا کے وہاں سے' یہی تمنّا ہے
مدینے لا کے' نہ لائے خدا مدینے سے

عاشق حسین وارثی سیماب اکبرآبادی

صلی اللہ علیہ وسلم

ردائے عجز میں لوٹی انا مدینے سے
برہنہ سر کو عمامہ ملا مدینے سے

چراغ اشک ہوا کی ہتھیلیوں پہ لیے
پلٹ رہا ہے کوئی قافلہ مدینے سے

ازل سے نسبتِ نقشِ قدم رہی حاصل
قلم کا رابطہ ابد تک رہا مدینے سے

ورق ورق پہ ہے شاداب ساعتوں کا ہجوم
ملا ہے آج بھی اذنِ ثنا مدینے سے

خدا سے مانگنے کا بھی کوئی طریقہ ہے
فلک پہ پہنچے تو ہو کر دعا مدینے سے

کہ لوگ چُور ہیں زخموں سے بانٹ دے ان میں
صبا جو لائی ہے خاکِ شفا مدینے سے

یہ میرا دامنِ صد چاک تنگ ہے ورنہ
کرم تو اُن کا ہُوا بارہا مدینے سے

کسی کے حرفِ ستائش کی کیا ضرورت ہے
سخن کو کیا نہیں ہوتا عطا مدینے سے

مجھے نصیب حضوری کے رتجگے ہوں گے
جُڑا ہُوا ہے مرا سلسلہ مدینے سے

ریاضؔ تجھ سے صفائی میں پوچھتے ہیں ہم
تو لوٹ آیا ہے کیونکر بتا مدینے سے

ریاضؔ حسین چودھری

صلی اللہ علیہ وسلم

ہر ارتقا کی ہوئی ابتدا مدینے سے
کمال نوعِ بشر کو ملا مدینے سے

عظیم تر یہ مدینے کا ہم پہ احساں ہے
ہُوا تعارفِ ذاتِ خدا مدینے سے

جنھیں شعور ہے ایمان کی حقیقت کا
وہ پیار کرتے ہیں بے انتہا مدینے سے

قبول ہو تو کروں گا بس ایک ہی یہ دعا
بروزِ حشر اُٹھائے خدا مدینے سے

رہیں ہم حشر تک اُس شہرِ رشکِ جنت میں
"مدینے لا کے، نہ لائے خدا مدینے سے"

عطائے رب سے جہانوں میں، کائناتوں میں
خزانے بانٹتے ہیں مصطفیٰ ﷺ مدینے سے

یہ ہر زمان و مکاں، طیبہ کے فقیروں پر
کرم کا سلسلہ جاری رہا مدینے سے

ازل سے ربط فقیرانہ ہے مرا قائم
دیارِ بخشش و شہرِ عطا مدینے سے

مری طلب سے زیادہ دیا گیا مجھ کو
بھرا گیا مرا دامن سدا مدینے سے

مری اُمید سے بڑھ کر وہ میرے کام آیا
پسِ اجل بھی، تعلق جو تھا مدینے سے

"ہمارے در کا فقیرِ حقیر تھا طارق"
مروں تو کاش یہ آئے صدا مدینے سے

محمد عبدالقیوم خاں طارق سلطانپوری

صلی اللہ علیہ وسلم

تمام عمر جو مانگا، ملا مدینے سے
سدا یہ سلسلہ قائم رہا، مدینے سے

ہر ایک دُخترِ تجار گیت گاتی ہے
یہ کون آیا، اندھیرا گیا مدینے سے

مرے خیال کا طائر نصیب والا ہے
گیا وہاں تو نہ واپس پھرا مدینے سے

کہاں سے بھیک تمنا سے بڑھ کے ملتی ہے
کسی نے پوچھا تو میں نے کہا، مدینے سے

جمال، رنگ، اماں، پیار، آسرا، رحمت
مجھے ہُوا ہے یہ کیا کیا عطا مدینے سے

سلام کہنا، مری حاضری کا پوچھ آنا
گزر جو ہو ترا بادِ صبا مدینے سے

وہ اک دیار کہ عرشِ بریں کا ہر منظر
بہت قریب دکھائی دیا مدینے سے

یہ آرزو بھی وہاں سے عطا ہوئی ہے مجھے
"مدینے لا کے، نہ لائے خدا مدینے سے"

جو پیش آئے کڑی دھوپ کا سفر جاوید
ملے گی، مانگنا ٹھنڈی ہوا مدینے سے

غضنفر علی جاوید چشتی

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ کس طرح ہو محبت بھلا مدینے سے
جو کچھ بھی ہم کو ملا ہے ملا مدینے سے
ثبوت اس سے بڑا اور کیا ہو عظمت کا
کہ مغفرت بھی ہوئی ہے عطا مدینے سے
کہیں بھی دفن ہوں عشاقِ رحمتِ عالم ﷺ
مگر اٹھیں گے بروزِ جزا مدینے سے
یقین ہے پسِ مردن بفیضِ نعتِ رسول ﷺ
لحد میں آئے گی ٹھنڈی ہوا مدینے سے
نسیم لطف و عنایات نے وداع کیا
غلام جبکہ پلٹنے لگا مدینے سے
دعا تجھے مرا ہر زخم دے گا اے زائر!
جو لا دے تھوڑی سی خاکِ شفا مدینے سے
تجلیاتِ رسالت مآب ﷺ کے صدقے
نہیں ہے شہر کوئی دل رُبا مدینے سے
کھلا ہوا ہے کچھ ایسا خزانۂ برکت
کوئی سوالی نہ خالی پھرا مدینے سے
وہاں پہنچ کے نہ پہنچے گزند جیتے جی
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"
بعید کچھ نہیں اُن کے کرم سے اے فیضانؔ
بلایا جاؤں جو میں بے نوا مدینے سے

فیض رسول فیضانؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

جڑے ہے کچھ ایسا مرا سلسلہ مدینے سے
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"
مری تو سانس گھٹی جا رہی ہے جنت میں
اٹھا کے لائیے آب و ہوا مدینے سے
میں کیسے اور کسی شہر کی طرف جاؤں
مجھے تو جو بھی ملا ہے ملا مدینے سے
فقیر لوٹ کے جائے نہ خالی ہاتھ کوئی
یہ آ رہی ہے مسلسل صدا مدینے سے
تم ایک بار مصیبت میں ان ﷺ کا نام تو لو
مدد کریں گے رسولِ خدا ﷺ مدینے سے
خدا جو گنبدِ اخضر سے کیں ہٹوا تو کھلا
ذرا سی دور ہے کرب و بلا مدینے سے
چراغ جلتے ہیں لاکھوں جمیلؔ آنکھوں میں
ہماری سمت جو آئے ہوا مدینے سے

صادق جمیل

صلی اللہ علیہ وسلم

خدا کو ڈھونڈا تو وہ بھی ملا مدینے سے
ہوئی ہیں نعمتیں ساری عطا مدینے سے
نہ اشک رُکتے ہیں میرے نہ آنکھ لگتی ہے
بلاوا لائی ہے جب سے صبا مدینے سے
خدا کو ڈھونڈنے والو! سنو خدا کی قسم
خدا کو جاتا ہے ہر راستہ مدینے سے

ڈاکٹر کاظم علی کاظم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بلند حق کا ہُوا ہے ولوا مدینے سے
ملی ہے دینِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بقا مدینے سے

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہاں محو استراحت ہیں
سو پیار ہم کو ہے سب سے سوا مدینے سے

ہر اک جگہ پہ ہے بے چینی و قنوط مگر
سکونِ قلب ہُوا ہے عطا مدینے سے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو کر لو شعار دل سے اگر
تو رحمتوں کی اٹھے گی گھٹا مدینے سے

جسے نہ پوچھتا کوئی کہیں زمانے میں
نصیب اس کو ہُوا آسرا مدینے سے

سرور و کیف وہ پایا کہ آرزو ہے یہی
"مدینے لا کے" نہ لائے خدا مدینے سے"

قرار دل سے چھنا، رُخ پہ مُردنی چھائی
رواں ہوا جو مرا قافلہ مدینے سے

جہاں میں ہوں گے نہ ناکام ہم کبھی حافظ
رہا جو اپنا جُڑا سلسلہ مدینے سے

حافظ محمد صادق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

در حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پاتے ہیں خیر شاہ و گدا
نہ آج تک کوئی خالی گیا مدینے سے
یہی بس ایک تمنائے دل ہے باہرؔ کی
"مدینے لا کے" نہ لائے خدا مدینے سے"

محمد ریاض باہرؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے وجود کا ہے رابطہ مدینے سے
جُڑا ہوا ہے مرا سلسلہ مدینے سے

میں اپنے حق میں تلافی کی عرضیاں بھیجوں
اُڑائے کوئی کبوتر ہوا مدینے سے

اگر زمیں سے میں جنت کو دیکھنا چاہوں
تو آسماں کا ہے کم فاصلہ مدینے سے

جو عطر بیز ہے تو مشکبار بھی ہو گی
کہ ہو کے آئی ہے میری قبا مدینے سے

زباں سے لفظ جو نکلا وہ ہو گیا مقبول
گئی ہے عرش پہ میری دعا مدینے سے

ہیں مہرباں مہاجر پہ آج بھی انصار
چلی ہوئی ہے یہ رسمِ وفا مدینے سے

دل و دماغ کو آئی ہے راس بیداری
کہ میں نے سیکھ لیا رتجگا مدینے سے

جو لے کے جائے گا مجھ کو بہشت میں کاملؔ
نکل رہا ہے وہی راستہ مدینے سے

عزیز کاملؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

رہا جو اپنا تعلق سدا مدینے سے
ہمیں وہ ہونے نہ دے گا جدا مدینے سے

تلاشِ حق میں بھٹکتے ہو کیوں اِدھر سے اُدھر
قریب تر ہے ہمارا خدا مدینے سے

وہاں کی خاک کو پلکوں سے ہم لگائیں گے
کبھی گذر جو ہمارا ہُوا مدینے سے

ہے انحصار چمن زارِ زندگی جس پر
چلی ہوئی ہے وہ بادِ صبا مدینے سے

جلال اس کا عجب ہے جمال اس کا عجب
جو ہم خرید کے لائے قبا مدینے سے

اُس انقلاب کی تکمیل ہے ابھی باقی
جو انقلاب جہاں میں اُٹھا مدینے سے

کسے خبر کہ مرا دل اداس تھا کتنا
سفر گزار کے جب میں چلا مدینے سے

خلوص، پیار، محبت اور انکسار سحرؔ
ہمیں تو جو بھی ملا ہے ملا مدینے سے

اقبال سحرؔ انبالوی

صلی اللہ علیہ وسلم

ہوا ہے عشق بھی کیا برملا مدینے سے
نہ پوچھیے مجھے کیا کیا ملا مدینے سے

کبھی تو پہنچے درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے گا
کبھی تو آئے گی بادِ صبا مدینے سے

اگر میں جاؤں مدینے تو آرزو ہے مری
نہ واپسی ہو کبھی اے خدا مدینے سے

کسی غریب کا رکھنا بھرم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ خالی ہاتھ نہ آئے دعا مدینے سے

مدینے جا کے مرادوں سے جھولیاں بھر لو
عقیدتوں کا ملے گا صلہ مدینے سے

نثارؔ کھلنے لگے ہیں گلاب شاخوں پر
یہ کیسی آئی ہے ٹھنڈی ہوا مدینے سے

نثار اکبرآبادی

صلی اللہ علیہ وسلم

اُٹھے گی جب بھی کوئی گھٹا مدینے سے
پہنچ ہی جائے گی ہم تک ہوا مدینے سے

ہر اک غلام کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے در سے نسبت ہے
کہ پیار کرتا ہے میرا خدا مدینے سے

بسی ہے جن کے دلوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بستی
اُنھی کو فیض ملا ہے سدا مدینے سے

زمانے بھر سے سزا کے سوا ملا کیا ہے
ہر اک بشر کو ملی ہے جزا مدینے سے

گزر مدینے سے جب بھی ہُوا کبھی تیرا
سلام میرا بھی کہنا صبا مدینے سے

درِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہ راحت نصیب ہوتی ہے
سکوں ہر ایک کو بنگشؔ ملا مدینے سے

محبت خان بنگش

صلی اللہ علیہ وسلم

کرم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پہ کیا مدینے سے
برسنے رحم کی اٹھی گھٹا مدینے سے
یہ فاصلے یہ مسافت یہ دوریاں کیا ہیں
مجھے جو اذنِ سفر مل گیا مدینے سے
یہ بات کم تو نہیں معجزے کی باتوں سے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہیں سب کی ندا مدینے سے
رہی تو ہجر کے لمحوں سے جان جاتی ہے
"مدینے لا کے" نہ خدا لائے خدا مدینے سے"
ہماری روح میں بسنے لگی ہے شادابی
ہُوا ہے نخلِ تمنا ہرا مدینے سے
درود اور سلاموں کو تحفتاً بھیجو
خلش یہ رابطہ رکھنا سدا مدینے سے

خلش بجنوری

صلی اللہ علیہ وسلم

کبھی جو تیرا گزر ہو صبا مدینے سے
بکھیر نافۂ مشکِ ختا مدینے سے
اگرچہ موجِ حوادث ہے تند خو لیکن
لگا ہوا ہے مرا آسرا مدینے سے
"مرے غلامو! درود و سلام مجھ پہ پڑھو"
یہ آ رہی ہے وہ دیکھو صدا مدینے سے
نجوم و کہکشاں کا ہے نور اس کی عطا
ملی ہے شمس و قمر کو ضیا مدینے سے
رہے گی خشک نہ اب کشتِ آرزو عرفاں
اٹھا وہ آتا ہے ابرِ سخا مدینے سے

عرفان رضوی

صلی اللہ علیہ وسلم

محبتوں کا چلا سلسلہ مدینے سے
تو زندگی کا ملا ذائقہ مدینے سے
حصارِ رنج و الم میں جونہی مجھے دیکھا
خوشی کا لائی سندیسہ ہُوا مدینے سے
یہی ہے آخری خواہش یہی تمنا ہے
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"
ہوا کی زد پہ بھی رکھا تو وہ نہ بجھ پایا
جو آگہی کا جلایا دیا مدینے سے
جو کعبے والے سے میں نے طلب کیا شاکر
ہُوا وہ پورا مرا مدعا مدینے سے

شاکر کنڈان

صلی اللہ علیہ وسلم

ہوئی ہے دہر کی شاہی عطا مدینے سے
وہ جس کسی نے بھی کی ہے وفا مدینے سے
غلامِ غیر ہے امروز حکمرانِ حجاز
فسردہ آئی ہے بادِ صبا مدینے سے
وہ لمحہ عشق کے مسلک میں ہے گناہِ عظیم
وہ ایک لمحہ جو گزرا جدا مدینے سے
دعا کی راہ میں کوئی خلل نہیں آتا
فلک پہ جاتی ہے سیدھی دعا مدینے سے
بلاوا آیا ہے جنت کا میں یہ کہتا ہوں
"مدینے لا کے" نہ لائے خدا مدینے سے"
مدینے جا کے جو چاہو وہ مانگ لو اسلام
"بہت قریب ہے عرشِ خدا مدینے سے"

سید محمد اسلام شاہ

صلی اللہ علیہ وسلم

خدا نے جب سے کیا آشنا مدینے سے
کرم مدینے سے پایا عطا مدینے سے

طلب کرو جو بصدق و صفا مدینے سے
تو پاؤ دانش و فہم و ذکا مدینے سے

مدینہ دار شفا ہے مدینہ دار قرار
ہر اک مرض کی ملے گی دوا مدینے سے

اسی سے سارے جہاں کے چمن معطر ہیں
جو عطر لائی ہے بادِ صبا مدینے سے

تمام کھیتیاں شاداب کیوں نہ ہو جائیں
اٹھی ہے لطف و کرم کی گھٹا مدینے سے

کہیں سے اور نہ اپنائیت کی بو آئی
ملا تو ہم کو ملا آشنا مدینے سے

ہمارا کچھ نہ بگاڑا تمازتوں نے کبھی
ملی ہیں ٹھنڈکیں ایسی سدا مدینے سے

جو چشم ہوش سے دیکھا تو یہ ہوا معلوم
کہ ہر بھلے کی ہوئی ابتدا مدینے سے

بقیع پاک میں تدفین کی تمنا ہے
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

سیاہ پوش ہوا ہجر کے سبب محمودؔ
رہا جو کعبۂ خالق جدا مدینے سے

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وسلم

ملے ہیں پھول جو الفاظ کے خزینے سے
سجا رہا ہوں انھیں نعت میں قرینے سے

عقیدتوں کے گہر ہیں محبتوں کے چراغ
چمک رہے ہیں جو پلکوں پہ کچھ نگینے سے

فراقِ طیبہ میں یوں زندگی گزرتی ہے
کہ چار روز بھی بڑھ کر ہیں سو مہینے سے

غمِ فراقِ مدینہ جلا رہا ہے مجھے
دھواں سا اٹھتا ہے دن رات میرے سینے سے

شرابِ عشقِ پیمبر ﷺ ہو جس کے ساغر میں
وہ میکسار بہکتا نہیں ہے پینے سے

یہ درس اسوۂ خیر الوریٰ ﷺ سے ملتا ہے
کہ دل ہو صاف ترا بغض اور کینے سے

فلک پہ جشنِ چراغاں کا ہے سماں کیسا
ہوا ہے کس کا گزر کہکشاں کے زینے سے

ہزار جاں سے تصدّق میں جان و دل کر دوں
صبا پیام جو لائے کبھی مدینے سے

ذکی! جو یادِ حبیبِ خدا ﷺ سے غافل ہو
تو اس کی موت ہی بہتر ہے اس کے جینے سے

رفیع الدین ذکی قریشی

صلی اللہ علیہ وسلم

بزیرِ سایۂ داتا نشستِ نعتیہ
شروع ہو گئی شوّال کے مہینے سے

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صدائے عشق یہی آ رہی ہے سینے سے
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"
مدینے جاؤں تو پھر لوٹ کر نہ آؤں کبھی
وہاں کی موت ہے اچھی یہاں کے جینے سے
نہ شاعری ہے نہ کوئی سخن طرازی ہے
چمک رہے ہیں عقیدت کے کچھ نگینے سے
نبی ﷺ کا عشق مرا ناخدا ہے طوفاں میں
ملے گا ساحل مقصد اسی سفینے سے
ہر ایک قطرہ دل قطبؔ پہ ہے نور افشاں
کہ پی رہا ہوں محبت کے آبگینے سے

غلام قطب الدین فریدی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ٹپک رہی ہے کئی سال اور مہینے سے
مئے ولائے نبی ﷺ دل کے آبگینے سے
شعار زندگی میرا ہو اتباع رسول ﷺ
کٹے حیات کا ہر لمحہ اس قرینے سے
کرم حضور ﷺ کا ہے اس قدر متاع عظیم
نہیں ہے قیمتی شے کوئی اس خزینے سے
سفر حیات کا جا کر وہاں ہو کاش تمام
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"
نہیں ہے الفت خیر البشر ﷺ کی جس میں تڑپ
اے کاش موت ہی آ جائے ایسے جینے سے
ہُوا حوادث دوراں کے ہر تلاطم میں
کنارہ یاب بشر آپ ﷺ کے سفینے سے
نہیں ہنر کوئی نیرؔ میں پھر بھلا کیسے
ثنا کا حق ہو ادا بندے اس کمینے سے

ضیا نیرؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شعور و علم عطا ہو اگر خزینے سے
نبی ﷺ کی نعت لکھوں میں کسی قرینے سے
تری عطا سے زمانوں کی روح تازہ ہے
فضائے خلد معطر ترے پسینے سے
حیات کے لیے لازم ہے اتباع رسول ﷺ
وگرنہ موت ہی اچھی تھی ایسے جینے سے
گرے جو شاہِ مدینہ ﷺ کی یاد میں آنسو
اچھل کے آئے ہیں جذبات کے دفینے سے
درِ حضور ﷺ پہ اخترؔ تمام ہو جائے
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

رحمت علی اخترؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمام عمر گزر جائے کی قرینے سے
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"
ہے تیری خاک کف پا سے موسموں میں نکھار
مہک رہی ہے فضا بھی ترے پسینے سے
میں جب سے ذکرِ محمد ﷺ میں محو ہوں قاسمؔ
شعاعیں نور کی اٹھنے لگی ہیں سینے سے

جاوید قاسمؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"
ہمیں تو موت ہی آ جائے ایسے جینے سے
وہ زندگی کا بہت ہی حسین دن ہو گا
بلاوا آئے گا جب ہم کو بھی مدینے سے
مدینے جانے کو کتنا ہے بے قرار یہ چاندؔ
یہ حال پوچھیے آنکھوں کے آبگینے سے

مدثر سرور چاندؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

خدایا موت ہی بہتر ہے ایسے جینے سے
کہ کوسوں دور ہوں میں آج بھی مدینے سے
سکونِ قلب میسر ہو غم کے ماروں کو
نبی ﷺ کے روضے کی جالی لگے جو سینے سے
درِ رسول ﷺ سے ہر اک کو فیض ملتا ہے
مگر یہ شرط ہے مانگے کوئی قرینے سے
عطا ہوئی انھیں معراج آدمیت کی
گئے وہ عرش پہ مہر و وفا کے زینے سے
فضائے شہرِ مدینہ ہے عطر بیز اب تک
خجل ہے مشکِ ختن بھی ترے پسینے سے
تو شہرِ علم ہے آقا ﷺ میں اک سوالی ہوں
مجھے بھی کچھ تو عطا ہو ترے خزینے سے
دعا لطیفؔ یہی ہے مری کہ اب مجھ کو
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

محمد لطیف

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ ہو جو بُعد حَسَد بُغض اور کینے سے
تو مت لگاؤ کبھی جالیوں کو سینے سے
فضائے طیبۂ اقدس میں جو میسر ہو
ہزار درجہ ہے اچھی وہ موت جینے سے
نمونہ دیکھو صحابہؓ کا اور خالق کا
کرو جو مدحِ پیمبر ﷺ تو اس قرینے سے
میں دیسوں ایسے مریضوں کو جانتا ہوں جنھیں
شفا ملی ہے تو آبِ مدینہ پینے سے
مری بھی ہے جو ہے سیمابؔ کی دعا محمودؔ
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وسلم

مجھے تو پاس بلائے خدا مدینے سے
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"
یہی تو "قُلْ" کے غوامض کا اصل غامض ہے
کہ بات اپنی سنائے خدا مدینے سے
یہ دھر کے فرق پہ دستار قُبّۂ اخضر
زمیں کا وقر بڑھائے خدا مدینے سے
کرم کرے جو کسی رہروِ طریقت پہ
تو راہِ کعبہ دکھائے خدا مدینے سے
ہزار خوب ہوں جنت کے باغ پہ رضواں!
مجھے بُلا نہ برائے خدا مدینے سے
کسی کو ویسے تو محمودؔ ہو نہیں سکتی
ہوئی تو ہوگی رلقائے خدا مدینے سے

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وسلم

تم سیّدِ کونین ﷺ ہو محبوبِ خدا ہو
آدم کی تمنا ہو تو عیسیٰؑ کی دعا ہو

سرکارِ دو عالم ﷺ ہو، شہِ ارض و سما ہو
مخدومِ جہاں، مظہرِ اوصافِ خدا ہو

تم خستہ دلوں کے لیے ہو آیۂ رحمت
تم مایۂ گنجینۂ لولاک لما ہو

سرچشمۂ احسان و مواخات و مروّت
تم ابرِ کرم، بحرِ سخا، گنجِ وفا ہو

اے ہادیٔ اسلام ﷺ تری ذات غنی ہے
امت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو

کونین میں ہو جاتا ہے وہ لائقِ تعظیم
کچھ روز جو تیرے درِ اقدس پہ رہا ہو

ہوتا ہے ترا نام ہی سرمایۂ تسکین
جب پیش کوئی معرکۂ کرب و بلا ہو

کونین میں ہوتا ہے وہی صاحبِ تقدیس
جس نے بھی عقیدت سے ترا نام لیا ہو

کر دیتا ہے انسان کو دارین میں بے خوف
وہ سجدہ کہ جو تیری قیادت میں ادا ہو

دل میں ہے کہ جب روح مرے تن سے جدا ہو
اس وقت مرے لب پہ ثمرؔ صلِّ علیٰ ہو

حکیم عبدالکریم ثمرؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

کیا ہے جو کبھی معتکفِ غارِ حرا ہو
اوجِ فتدلّٰی پہ بھی تم جلوہ نما ہو

خورشیدِ بصیرت، قمرِ رشد و ہدیٰ ہو
ہر سلسلۂ نور کے بانی بخدا ہو

ہو روشنیٔ دیدۂ تخلیقِ عوالم
تم جوہرِ آئینۂ لولاک لما ہو

کثرت سے تمھیں نعمتیں بخشی ہیں خدا نے
مختار ہو تم، جتنا نوازو جسے چاہو

یہ حاجتِ دیرینہ غلاموں کی ہو پوری
"امت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

دنیا میں بھی یہ نعمتِ عظمیٰ ہو میسر
محشر میں بھی سرکار ﷺ کے قدمین میں جا ہو

مسعود ہے وہ جس کو ملے نعت کا عرفان
خوش بخت ہے وہ جس کو عطا ذوقِ ثنا ہو

اس وقت تک اربابِ ثنا نے جو لکھا ہے
اے خسروِ خوبانِ جہاں ﷺ! اس سے سوا ہو

تحصیلِ سعادت کے لیے جہد ہے ورنہ
انساں سے کیا مدحتِ ممدوحِ خدا ﷺ ہو

طارقؔ سلطانپوری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہونٹوں پہ تمام عمر محمد ﷺ کی ثنا ہو
حق صاحبِ مدحت کا بشر سے نہ ادا ہو

سرکار ﷺ کا سوالی مجھے کہتے ہیں سارے
جیسے یہ حوالہ مرے ماتھے پہ لکھا ہو

رہ جائے فقط آپ کی یادوں کا اثر یاد
اور مجھ کو غمِ ہر دو جہاں بھول گیا ہو

احوال یہاں کا بھی سرکار ﷺ سے کہنا
اس شہر سے تیرا جو گزر بادِ صبا ہو

ہاں دخترِ حاتم کو ردا بخشنے والے
"امت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

ہر کھڑکی کھلے گنبدِ سرسبز کی جانب
حسرت ہے یہ آقا ﷺ مجھے گھر ایسا عطا ہو

آ جاؤ یہ کونین کے سلطان ﷺ کا گھر ہے
جو مانگو وہی پاؤ وہی پاؤ جو چاہو

بھٹکے نہ کبھی راہ نہ بھولے کوئی جاؔدو
نظروں میں اگر آپ ﷺ کا نقشِ کفِ پا ہو

غضنفر علی جاؔدو چشتی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اونچی ہو تری شان بلند اور لواء ہو
"امت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

مخلوقِ مسلم کا ہر اک زخم ہے ناسور
اے رحمتِ کونین ﷺ کوئی اس کی دوا ہو

یہ امت لاچار زبوں حال بہت ہے
پھر عظمتِ کردار سے معمور فضا ہو

پھر لاکھ حوادث کی کڑی دھوپ ہو کیا غم
جب سایہ فگن سرورِ عالم ﷺ کی ردا ہو

کعبہ کو کیا قبلہ تری ایک ادا نے
اللہ کو منظور ہے جو تیری رضا ہو

اس قطبؔ کے احوال نہیں آپ سے مخفی
اس پہ بھی کرم سیدِ لولاک لما ﷺ ہو

غلام قطب الدین فریدی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اعزاز بڑا اور مرے واسطے کیا ہو
مجھ سا جو بُرا آپ ﷺ کے دامن میں چھپا ہو

ہو لب پہ درود آنکھ میں وہ روئے منور
ہو وقتِ قضا پر نہ نماز اپنی قضا ہو

کچھ پاس نہیں، آپ ﷺ کی چوکھٹ پہ نظر ہے
"امت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

وہ جس میں کہ سرکار ﷺ کا شامل ہو وسیلہ
کیونکر نہ قبول ایسا مرا حرفِ دعا ہو

احسن نذیر [illegible]

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ! مری سمت بھی اک چشم عطا ہو
کافور مرے سر سے جو غم کی ہے گھٹا ہو
حسانؓ ہی یاد آئیں اُسے، جو انھیں دیکھے
سب نعت نگاروں کو وہ کردار عطا ہو
بن جائے گا تحصیلِ جناں کا یہ وسیلہ
گر وردِ زباں تیرے سدا صلِّ علیٰ ہو
ہر شخص ہی سمجھے گا تجھے راہبر اپنا
گر اُسوۂ سرکار ﷺ ترا راہنما ہو
میں روضۂ جنت میں کروں سجدوں پہ سجدے
اس طرح ادا زیست کی اک ایک قضا ہو
مرتا ہوں تو ہو زیبِ زباں اسمِ پیمبر ﷺ
زندہ ہوں تو یہ نام مرے دل میں بسا ہو
حسرت ہے یہی دل میں یہی دل کی تمنا
یا رب! مری قسمت میں مدینے میں قضا ہو

رفیع الدین ذکی قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے ربِّ محمد ﷺ! یہ کرم مجھ کو عطا ہو
عشاقِ محمد ﷺ میں مرا نام لکھا ہو
اُمت کی زبوں حالی کا کچھ ذکر تو کرنا
مولا ﷺ کے نگر سے جو گزر بادِ صبا ہو
اک بار تو دیدار مجھے اپنا کرا دو
اے مالکِ کوثر ﷺ یہ کرم بہرِ خدا ہو
مل جائے تری خاکِ کفِ پا کی جو نعمت
صابر کے دل و دیدہ کو پھر کیوں نہ شفا ہو

حکیم لال حسین صابر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر ہر سرِ مُو سوزِ دروں نعت سرا ہو
تب جا کے وہیں جوہرِ تاثیر عطا ہو
پہنچوں اُدھر آقا ﷺ کے گہر بار نگر میں
اور روح اِدھر پیکرِ خاکی سے جُدا ہو
نام اُس کا نہ کیسے ہو بقائے رگِ ہستی
محبوب خدا ہو جو حبیبِ دوسرا ﷺ ہو
کیوں خاک قدم اس کی نہ ہو رشکِ سماوات
جو شاہِ زمن سیدِ لولاک لما ﷺ ہو
اللہ! تجھے واسطہ ہے آلؑ نبی ﷺ کا
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"
فیضانؔ کو یہ خواب ہے تعبیر سے بڑھ کر
سر سنگِ درِ نور ہو، دل پابہ حرا ہو

فیض رسول فیضان

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس سمت ترا قافلۂ صدق و صفا ہو
قسمت میں مری وہ رہِ اربابِ وفا ہو
پس ماندہ ہیں، بے روح ہیں اسلام کے فرزند
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"
ہے میری دعاؤں میں یہی اصل حقیقت
اک اُسوۂ حسنہ ہی مرا راہنما ہو
ہو تیری غلامی کے تصدّق مری بخشش
محشر میں مرے واسطے رحمت کی ضیا ہو
شوکتؔ ملیں یوں روضۂ اطہر کی فضائیں
وہ عرصہ مدینہ میں ہو، جب جان خطا ہو

سید عبدالعلی شوکت

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اس شرط اللہ! مجھے خلد عطا ہو
میں سانس اگر لوں تو مدینے کی ہوا ہو

جب میرے مقابل ہوں فراعینِ زمانہ
ہاتھوں میں مرے نعتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عصا ہو

جب آخری ہچکی سے مکمل ہو خموشی
ہونٹوں پہ مرے صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ ہو

بات فقط اسوۂ آقا صلی اللہ علیہ وسلم میں ملے گی
دشمن سے بھی کہتے ہیں کہ جا تیرا بھلا ہو

دل میں ہے مرے اُن کی محبت کا یہ عالم
جس طرح کوئی پھول خرابے میں کھلا ہو

ہر قلب مسلماں سے نکلتی ہیں صدائیں
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

صادق جمیل

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جس شخص کی گھٹی میں عقیدت کی غذا ہو
کیوں اس کو میسر نہ مدینے کی فضا ہو!

اس عبد کی معراج کو کیا سمجھے گا انساں
جو خاک نشیں عرش پہ اک عمر رہا ہو

مسند ہو مری تختِ سلیماں سے فزوں تر
ہر لفظ مری نعت کا کوثر سے دُھلا ہو

جنت سے ملک لائیں خیالاتِ مقدس
پھر جا کے کہیں نعت کا اک حرف ادا ہو

ہم جیسے گنہگار بھی مقروض ہیں تیرے
اے تازہ مدینے کی ہَوا! تیرا بھلا ہو

رضا عباس رضا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر طرزِ طریقت مرا ہر وقت ادا ہو
مجھ سے نہ کبھی عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قضا ہو

ہوتا ہے فنا ارض و سما کو تو فنا ہو
مجھ کو شہِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بس قرب عطا ہو

دائم ہے جہانوں میں اسی پھول کی خوشبو
وہ پھول کہ جو روزِ ازل سے ہی کھلا ہو

کعبے ہی کے جلوے ہیں مدینہ میں بھی جیسے
کعبے کے غلافوں میں مدینے کی ہَوا ہو

کس پیکرِ پُرنور کے پرتو نے رچا دی
آنکھوں میں ہے وہ خواب جو دیکھا نہ سنا ہو

دیدارِ رُخِ شاہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تاب کسی میں
ہو جائے اشارہ بھی تو کیا جانیے کیا ہو

صدقہ ہے اگر دین تو خیرات ہے دنیا
کیا اور مرے آقا سے امت کو عطا ہو

ہے خونِ شہیداں سے بھی زم زم سے بھی افضل
کاملؔ جو پسینہ رُخِ اقدس سے بہا ہو

عزیز کامل

صلی اللہ علیہ وسلم

پھولوں کی لطافت ہو کہ شبنم ہو، صبا ہو
ادراک ہمیں جتنا ہے، تم اس سے سوا ہو

وابستہ اگر دل کو مدینے سے کیا ہو
پھر نخلِ تمنا تو خزاں میں بھی ہرا ہو

جس دل میں ضیا بخش مدینے کی فضا ہو
پھر کیسے بجھے لاکھ زمانے کی ہوا ہو

ایسا ہو کہ جب بارِ گراں دستِ قضا ہو
ہونٹوں پہ مرے صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ ہو

دامن میں اتر آئے گا قسمت کا ستارہ
گر حرفِ دعا میں بھی انھیں یاد کیا ہو

بوجہل ہی کر سکتا ہے انکارِ حقیقت
منکر وہی دل ہو گا جہاں قفل پڑا ہو

درپیش ہے مسلم کو ہر اک سمت تباہی
"امت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

اس شخص کے قدموں کو خلش چومیں نگاہیں
جو شخص مدینے کو کبھی آیا گیا ہو

خلشؔ بجنوری

صلی اللہ علیہ وسلم

جس جا پہ پڑا آپ ﷺ کا نقشِ کفِ پا ہو
پھر کیسے نہ اس دھرتی کی مٹی میں شفا ہو

ہے ذاتِ مقدس ہی تری مرکزِ انوار
پھر کیوں نہ زمانے میں ترے دم سے ضیا ہو

ہو کس لیے پھر اس کو طلب خلدِ بریں کی
قربت جسے سرکارِ دو عالم ﷺ کی عطا ہو

رحمت کبھی ہوتی نہیں اس بزم پہ نازل
ہو ذکرِ خدا پر نہ محمد ﷺ کی ثنا ہو

ادراک سے اونچا ہے ترا مرتبہ آقا ﷺ
ممکن ہی نہیں، حق تری مدحت کا ادا ہو

ڈھانپا ہے جہاں آپ ﷺ نے ہر ننگِ جہاں کو
"امت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

جس وقت تجھے گنبدِ خضرا نظر آئے
آنکھوں میں ہوں آنسو ترے ہونٹوں پہ دعا ہو

وہ نعت لطیفؔ ان کے کرم سے تو رقم کر
جس نعت کا اسلوب زمانے سے جدا ہو

محمد لطیفؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

لب پہ مرے سرکارِ دو عالم ﷺ کی ثنا ہو
اور دل میں رواں زمزمۂ مدحِ خدا ہو

اے چارہ گرِ شوق مدینے مجھے لے چل
رحمت کی جہاں بھیک میں خیرات عطا ہو

ہر رنج کو ملتا ہے جہاں جا کے مداوا
میرا بھی مقدر وہی طیبہ کی فضا ہو

ہے زار و زبوں خستہ و رسوا سرِ عالم
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

ہو پیشِ نظر اُسوۂ پیغمبرِ برحق ﷺ
ہر خُلقِ پیمبر ﷺ کی ادا راہ نما ہو

کچھ اور صلہ نعتِ نبی ﷺ کا نہیں درکار
سرکار ﷺ کا بس لطف و کرم اس کا صلہ ہو

جب عرصۂ محشر ہو بپا تو مرے سر پہ
اس شافعِ محشر ﷺ کی شفاعت کی ردا ہو

نیر ہے مرا ملجا و ماویٰ بھی وہی در
وہ در کہ جہاں آ کے ہی منگتے کا بھلا ہو

ضیا نیر

صلی اللہ علیہ وسلم

ہو جس سے شفا یاب تری اُمتِ بیمار
اس کے لیے وہ نسخۂ اکسیر عطا ہو

دنیا میں نہیں اور کسی شے کی ضرورت
بس آپ ﷺ کے کردار کی تصویر عطا ہو

سید محمد اسلام شاد

صلی اللہ علیہ وسلم

گر بابِ کرم رحمتِ عالم ﷺ کا کُھلا ہو
توفیق خدا دے تو کوئی حرفِ ثنا ہو

خواہش نہ رہے مجھ کو کبھی خلدِ بریں کی
گر میرے مقدر میں مدینے کی ہوا ہو

ملتا ہے سوالی کو وہاں حد سے زیادہ
لوٹا نہیں خالی جو کوئی در پہ گیا ہو

آیا نہ زمانوں میں کوئی مثلِ محمد ﷺ
انسان کے پیکر میں جو تنویرِ خدا ہو

مل جائے جو ایماں کو ترا آبِ عقیدت
کیونکر نہ خزاں خوردہ شجر پھر سے ہرا ہو

ہر شخص کو عزت کا جہاں بخشنے والے
"امت کو بھی اب رفعتِ توقیر عطا ہو"

رحمت علی اختر

صلی اللہ علیہ وسلم

ہوں کون و مکاں رنگِ جہاں ارض و سما ہو
سب آپ کی خاطر ہیں کہ خالق کی رضا ہو

یک بار چمک اٹھی ہیں بجھتی ہوئی آنکھیں
لگتا ہے مجھے آپ یہاں جلوہ نما ہو

وہ ہم سے گنہگاروں کی بخشش کا سبب ہیں
سب دیکھنا منظر ذرا محشر تو بپا ہو

ہو جائے مری سانس کی ہر ڈور شکستہ
اس دل میں اگر آقا ﷺ کوئی تیرے سوا ہو

دن رات لٹاتا ہوں درودوں کے خزانے
آقا ﷺ کی عنایات کا حق کچھ تو ادا ہو

دولت کی نہ شہرت کی نہ منصب کی طلب ہے
خواہش ہے کہ طلعت تری خاکِ کفِ پا ہو

طلعت محمود عاصم

صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار ﷺ سے جس شخص کی خو مہر و وفا ہو
خالق کا کرم اس پہ نہ کیوں حد سے سوا ہو

خطرہ نہ کوئی گردشِ دوراں سے ہو مجھ کو
رہبر جو مرا آپ ﷺ کا نقشِ کفِ پا ہو

اُسوہ سے شہِ دیں ﷺ کے تمسّک ہے ضروری
کفّار سے مُڈبھیڑ کہ تسخیرِ خلا ہو

آتے درِ سرکار ﷺ پہ ہیں عجز و ادب سے
شاہانِ کُلہ کج ہوں کہ ادنیٰ سا گدا ہو

ہر حسن ہے مرہونِ جمالِ شہِ دوراں ﷺ
الوانِ دھنک کے ہوں کہ پھولوں کی بہا ہو

لگتا ہے مہِ تام تہِ ابرِ سیہ ہے
ماتھے پہ پڑی آپ ﷺ کے جب زلفِ رسا ہو

مدت سے پریشان ہے کفار کے ہاتھوں
"امت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

حاوی ہے زباں پر نہ بیاں پر نہ ہنر پر
کیا نعت کا حق حافظِ احقر سے ادا ہو

حافظ محمد صادق

صلی اللہ علیہ وسلم

تم سرورِ کونین ہو، محبوبِ خدا ﷺ ہو
تم پرتوِ انوارِ ازل، نورِ لقا ہو

تم عالمِ تکوین کی تخلیق کا باعث
تم مہرِ عجم، ماہِ عرب، شاہِ ہُدیٰ ﷺ ہو

اللہ کا فیضان ہے فیضان تمھارا
تم قبلۂ دیں، شاہِ اُمم ﷺ، حق کی رضا ہو

تم امتِ عاصی کے ہر اک غم کا مداوا
عصیاں زدگاں کے لیے عُقدہ کُشا ہو

حسرت ہے یہی میری کہ ہونٹوں پہ ہمیشہ
انوار فشاں زمزمۂ صلِّ علیٰ ہو

راہی کی دعا ہے کہ سرِ عرصۂ محشر
مجھ پر بھی شفاعت کی نظر بہرِ خدا ہو

اقبال راہی

صلی اللہ علیہ وسلم

حق نعتِ پیمبر ﷺ کا بھلا کیسے ادا ہو
خود مدح سرا جن کا دو عالم کا خدا ہو

کچھ اور نہ مانگوں میں، یہی میری دعا ہو
یا رب مری قسمت میں مدینے کی ہوا ہو

اس عہدِ پریشاں پہ نظر ہو مرے آقا ﷺ
"امت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

میں بھی، مرے ماں باپ بھی قربان ہوں تم پر
اولاد مری، کنبہ مرا، تم پہ فدا ہو

جاتا ہے جو تو روضۂ احمد ﷺ پہ رفاقت
آنکھیں تری نمناک ہوں، پیدا نہ صدا ہو

رفاقت علی رفاقت سعیدی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ چہرہ نہ کیوں لائقِ توصیف و ثنا ہو
جو گردِ رہِ شہرِ پیمبر ﷺ سے اَٹا ہو

کیوں میں نے نہ فی الفور درود ان پہ پڑھا ہو
جب نامِ پیمبر ﷺ کا لیا ہو یا سنا ہو

کر پاؤ گے تب مہرِ رسالت سے توقع
کچھ روشنیٔ عجز ہو، کچھ نورِ وفا ہو

جا پہنچا جو قدمینِ پیمبر ﷺ میں مؤدب
کیونکر نہ ترے زیرِ قدم ظلِ ہما ہو

تحویل ہو قبلے کی نہ فی الفور تو کیسے
جب پیشِ نظر رب کے پیمبر ﷺ کی رضا ہو

پھر پھولے پھلے منفعتِ قلب کی کھیتی
گر نشو و نما کے لیے طیبہ کی ہوا ہو

اُس شخص کے ایمان کا کیا کھوج لگاؤں
جو مکے گیا اور مدینے نہ گیا ہو

داروغۂ جنت اُسے خود راستا دے دے
جس شخص نے نام ان ﷺ کا محبت سے لیا ہو

تابوت جو بڑی شان سے جنت کی طرف جائے
دربان جہنم کا اُسے دیکھ رہا ہو

سرکار ﷺ! ہے یہ دھجیاں اعمال کی اوڑھے
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

محمودؔ کرے مدحِ نبی ﷺ تا دمِ آخر
صد شکر جو یہ لوحِ مقدر پہ لکھا ہو

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیمار دلوں کو کوئی اکسیر عطا ہو
سرکار ﷺ ہمیں جذبۂ تعمیر عطا ہو

تاریک ہُوا جاتا ہے ہر جادۂ منزل
مشعل کوئی اے صاحبِ تنویر! عطا ہو

پھر دیکھ لیں ہم عظمتِ رفتہ کا نظارہ
خُدّام کو پھر قوتِ تسخیر عطا ہو

درکار ہے ایمان کی تجدید کا ساماں
اخلاص و وفا، حرفِ اثر گیر عطا ہو

مدت سے ہے سرکار ﷺ یہ مرہونِ حوادث
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

وابستہ رہیں نقشِ کفِ پائے نبی ﷺ سے
مولا یہ دعا ہے، اسے تاثیر عطا ہو

اے کاش! مجھے نعت کے دیوان کی صورت
قرآن کے ہر حرف کی تفسیر عطا ہو

شہزادؔ مجددی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے کاش مجھے درد کی جاگیر عطا ہو
دل کو غمِ محبوب ﷺ کی تنویر عطا ہو

قسمت پہ مری رشک کرے سارا زمانہ
آقا ﷺ کی غلامی کی وہ زنجیر عطا ہو

تذلیل کے اس عہدِ زبوں میں مرے آقا ﷺ
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

ہر لحظہ درودوں میں رہے اور لکھے نعت
شاکرؔ کو بھی وہ طاقتِ تحریر عطا ہو

شاکرؔ کنڈان

صلی اللہ علیہ وسلم

اے قاسمِ تقدیر! یہ توقیر عطا ہو
میں دفن ہوں طیبہ میں، یہ تقدیر عطا ہو
صد حیف، ہوئی وحدتِ ملت کی قبا چاک
ہر فرد کو اب سوزنِ تدبیر عطا ہو
ہو جائے گا سیراب مرے دل کا بھی صحرا
حُبِّ شہِ والا ﷺ کی جو تقطیر عطا ہو
جو کعبؓ و بوصیریؒ کے قصائد کا صلہ تھی
مجھ کو بھی وہی چادرِ توقیر عطا ہو
باطن پہ بھی ہے میرے عصیاں کی سیاہی
اب عفو کی بارش بھی بہ تکثیر عطا ہو
ہو جائیں گی پرنور ذکیؔ! زیست کی راہیں
سرکار ﷺ کا گر پرتوِ تنویر عطا ہو

رفیع الدین ذکی قریشی

صلی اللہ علیہ وسلم

ہو جاؤں شفا یاب میں ہر ایک مرض سے
سرکار ﷺ مری آہ کو تاثیر عطا ہو
آزاد زمانے کی فضاؤں سے بچا کر
کردار کو اسلام کی زنجیر عطا ہو
لکھتا ہوں برستی ہوئی آنکھوں سے ہمیشہ
بنگشؔ کی ہر اک نعت کو تاثیر عطا ہو

محبت خاں بنگش

صلی اللہ علیہ وسلم

جو رُخ پہ محمد ﷺ کے ہے تنویر عطا ہو
یا رب! مرے خوابوں کو یہ تعبیر عطا ہو
حصہ ہے جو عُشاقِ محمد ﷺ کا خدایا!
اُس حسنِ مُساوات کی تنویر عطا ہو
کتنی ہے پریشان و ہراساں یہ بچاری
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"
اس ظلم کی دنیا کو مٹا ڈالیں مسلماں
ایسی کوئی مولا ﷻ انھیں تدبیر عطا ہو
سدرہ سے کہیں آگے بڑھے اپنے پیمبر ﷺ
اس راہ کی کچھ مجھ کو بھی تنویر عطا ہو
اُمت تری برباد ہے، بے حال ہے مولا ﷺ
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

حکیم لال حسین صابر

صلی اللہ علیہ وسلم

آنکھوں کو جو سرکار ﷺ کی تصویر عطا ہو
گویا مجھے ایمان کی تنویر عطا ہو
خوابوں میں تو سرکار ﷺ کا در دیکھ چکا ہوں
اے ربِّ دو عالم! مجھے تعبیر عطا ہو

ڈاکٹر کاظم علی کاظم

صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار ﷺ! ہمیں جرأتِ شبیرؓ عطا ہو
مفتاحِ سرافرازیٔ کشمیر عطا ہو

ہم دہر میں غالب رہیں اے سیّدِ عالم ﷺ
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

سرکار ﷺ ! مے غم کو خوشی، رنج کو راحت
تخریب کو بھی جذبۂ تعمیر عطا ہو

چمکی جو سحر آپ کے انوار سے آقا ﷺ
اُس صبح دل آویز کی تنویر عطا ہو

کرتے رہیں ہم آپ ﷺ کی توصیف شب و روز
یوں حرف کو بیداریٔ تقدیر عطا ہو

سب دیکھ کے کہہ دیں جسے پروانۂ جنت
نازشؔ کو سرِ حشر وہ تحریر عطا ہو

محمد حنیف نازشؔ قادری

صلی اللہ علیہ وسلم

مل جائے اگر علمِ احادیثِ نبی ﷺ کا
گویا کہ مجھے نسخۂ اکسیر عطا ہو

خواہش ہے کہ نکبت سے نہ ناتا رہے باقی
سرکار ﷺ کوئی خواب کی تعبیر عطا ہو

بے وقر و زبوں حال و برہنہ ہے یہ آقا ﷺ
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

سرکارِ دو عالم ﷺ کے گھرانے کے علاوہ
کوئی ہے جسے آیۂ تطہیر عطا ہو

رب صاد کرے اور ہوں مسرور پیمبر ﷺ
محمودؔ کو وہ ندرتِ تحریر عطا ہو

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

بے وقر ہیں ہم حجتِ توقیر عطا ہو
محبوبِ خدا ﷺ راحتِ توقیر عطا ہو

حیثیتِ اُمت ہی نہیں کوئی محل میں
سرکار ﷺ کوئی صورتِ توقیر عطا ہو

چھٹکارا ملے عادتِ دریوزہ گری سے
اس طرح صلاحیتِ توقیر عطا ہو

ہر لحظہ ہے ذلت میں بھی کیفیتِ شدت
کوئی تو ہمیں ساعتِ توقیر عطا ہو

مدت سے ہے یہ خوار و زبوں اے مرے آقا ﷺ
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

محمودؔ ہمارے بھی تو حالات بدل جائیں
آقا ﷺ سے اگر رغبتِ توقیر عطا ہو

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

اے شاہِ عرب ﷺ! رفعتِ توقیر عطا ہو
ہے حسنِ طلب! خلعتِ توقیر عطا ہو

سرکار ﷺ وقار آپ نے انسان کو بخشا
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

ہم چیتھڑے اوڑھے ہیں غم و رنج و تعب کے
سامانِ طرب خلعتِ توقیر عطا ہو

ملبوس ضلالت میں ہیں لپٹے ہوئے کب سے
ہو جنبشِ لب! خلعتِ توقیر عطا ہو

ہم قعرِ مذلت میں ہیں، بے چیز ہی ہے
پیغمبرِ رب ﷺ! خلعتِ توقیر عطا ہو

اقوامِ زمانہ میں نہیں عزتِ مسلم
کیا جانیے کب خلعتِ توقیر عطا ہو

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

جب تخیل مائلِ نعتِ پیمبر ﷺ ہو گیا
اک اُجالا سا مرے سینے کے اندر ہو گیا

ظاہر و باطن پہ جس کے چھا گیا عشقِ رسول ﷺ
وہ زمانے کے حدودِ غم سے باہر ہو گیا

جس کی جھولی پر پڑی اس کی نگاہِ جاں نواز
وہ گدا رتبے میں شاہوں سے فزوں تر ہو گیا

آئنے کے دل پہ کیا بیتی کسی کو کیا خبر
عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا

ہیں محمد مصطفیٰ ﷺ ذاتِ الٰہی کا ثبوت
ایک اُمّی علم و عرفاں کا سمندر ہو گیا

کیمیا ہے عشقِ احمد ﷺ کی لگن دل کے لیے
آئنہ ٹوٹا تو اک فرشِ جواہر ہو گیا

حشر میں دانش رکھیں فردِ عمل لے ڈوبتی
میری بخشش میں معاون دیدۂ تر ہو گیا

احسان دانش

صلی اللہ علیہ وسلم

سرِ خم سرکار ﷺ کے در پر جو خود سر ہو گیا
خود سری اس کی مٹی وہ عجز پیکر ہو گیا

آپ ﷺ کا لطف و کرم جس بے نوا پر ہو گیا
مفلسی جاتی رہی اس کی تونگر ہو گیا

شکر ہے، میں بھی جہاں میں خوش مقدر ہو گیا
الفتِ سرکار ﷺ کا دل میں مرے گھر ہو گیا

خاص شفقت کی نظر جس پر بھی کی سرکار ﷺ نے
وہ گدا اک پل میں ہم دوشِ سکندر ہو گیا

کعبے میں جب آئے پاکیزہ قدم سرکار ﷺ کے
جس میں بُت آباد تھے اللہ کا گھر ہو گیا

دستِ حیدرؓ کو عطا کی ایسی قوت آپ ﷺ نے
قلعۂ خیبر کا مشکل معرکہ سر ہو گیا

آسمانوں سے گزر کر وہ گئے تا لامکاں
ان کی خاطر خود بخود ہی وا ہر اک در ہو گیا

تھے صحابہؓ کس قدر ذی حافظہ سرکار ﷺ کے
آپ نے فرما دیا جو ان کو ازبر ہو گیا

شوق سے بخشا ہمیں اللہ نے اپنا حبیب ﷺ
کس قدر اللہ کا یہ احسان ہم پر ہو گیا

عکس نے عکاس کے جب اخذ جلوے کر لیے
"عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

زندگی اس نے گزاری مدحتِ سرکار ﷺ میں
اس لیے با شہرۂ آفاق انور ہو گیا

انور فیروزپوری

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سایہ افگن مجھ پہ جب دامانِ سرور ﷺ ہو گیا
دور خوفِ آفتابِ روزِ محشر ہو گیا
جو محب و والہِ محبوبِ داور ﷺ ہو گیا
وہ یکے از دوستانِ ربِّ اکبر ہو گیا
منعمِ آفاق کا جو سائلِ در ہو گیا
بے نیازِ خسروانِ دہر یکسر ہو گیا
ایک بندہ نورِ وجہُ اللہ کا مظہر ہو گیا
"عکس خود عکّاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"
زیبِ قامت عبدہٗ کی خلعتِ احسن کیے
عبدِ محبوبِ خدا اللہُ اکبر ہو گیا
ان کے قربِ حق کا کیا ہو گا خرد سے فیصلہ
فاصلہ تو دو کمانوں سے بھی کمتر ہو گیا
کر سکے جبریلؑ شاید کچھ اِس عقدے کو حل
لامکاں کا اک بشر مہمان کیونکر ہو گیا
مظہرِ قدرت ہیں وہ، ان کی نظر کے فیض سے
ذرہ صحرا ہو گیا، قطرہ سمندر ہو گیا
وہ جہاں پہنچے جگہ وہ بن گئی جنت نظیر
وہ جہاں ٹھہرے وہ خطّہ خلد منظر ہو گیا
سُرخ رُو ہوں گے قیامت میں بھی، دنیا میں بھی ہم
اب ہمارا انحصار ان کے کرم پہ ہو گیا
آج طارقؔ کی جو عزت ہے، صلہ ہے نعت کا
یہ خزف ریزہ تھا، رشکِ لعل و گوہر ہو گیا

عبدالقیوم خاں طارقؔ سلطانپوری

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جب درودِ پاک میرے دل کو ازبر ہو گیا
میں غم و آلام کی وحشت سے باہر ہو گیا
اب نہیں رہتا اندھیرا میرے دل کے آس پاس
اب مرا دل عشقِ احمد ﷺ سے منور ہو گیا
گنبدِ خضرا کا آنکھوں میں تصوّر کرتے ہی
رنگ موسم کا جو پیلا تھا، وہ اخضر ہو گیا
اب مجھے دن رات تڑپاتی ہے فرقت آپ ﷺ کی
اب مری آنکھوں میں پیدا اک سمندر ہو گیا
منکرِ معراج اب بھی ہیں تحیّر میں پڑے
فاصلہ برسوں کا طے لمحوں میں کیونکر ہو گیا
ہم صدائے کُن پہ رقصاں ہیں تو حیرت کس لیے
"عکس خود عکّاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

خلشؔ بجنوری

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ان سے ایسا ربط بھی میرا مقدّر ہو گیا
لب ہلائے ہی نہیں، ذکرِ پیمبر ﷺ ہو گیا
وہ حلیمہؓ سعدیہ کی بکریوں کا پاسباں
ہر زمانے میں زمانے بھر کا رہبر ہو گیا
دیکھ لے قرآن پڑھ کر، سورۂ کوثر میں ہے
آپ کا دشمن جو ٹھہرا، خود ہی ابتر ہو گیا
ان کو دیکھا تو حقیقت حرفِ آخر بن گئی
"عکس خود عکّاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"
ان کو سوچا، ان کو لکھّا رحمۃٌ للعالمیں
لطف گویا ان کا بن مانگے ہی مجھ پہ ہو گیا
مرحبا ان کا سراپا، حبّذا ان کا جمال
جس نے بھی دیکھا انھیں جاویدؔ سخنور ہو گیا

غضنفر علی جاویدؔ چشتی

صلی اللہ علیہ وسلم

مظہرِ حسنِ ازل، حسنِ پیمبر ﷺ ہو گیا
"عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"
عرش نے بوسے لیے جب ان کے پائے ناز کے
عرش کا اعزاز پہلے سے فزوں تر ہو گیا
کیوں نہ ہوتا میں فرشتوں کی نظر میں باوقار
جب محمد ﷺ کا کرم میرا مقدر ہو گیا
جب مرے احوال پہ بارانِ رحمت ہو گئی
پھر مرا یہ قطرۂ دل بھی سمندر ہو گیا
دل تو بھر آیا ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ کی یاد میں
تو بتا آخر تجھے کیا دیدۂ تر ہو گیا
قطبؔ مجھ کو کس لیے ہو گرمیٔ محشر کا ڈر
سر پہ جب دامن نبی ﷺ کا سایہ گستر ہو گیا

غلام قطب الدین فریدی

صلی اللہ علیہ وسلم

یوں کرم سرکار ﷺ کا مجھ بے نوا پر ہو گیا
ذرہ سورج بن گیا، قطرہ سمندر ہو گیا
حق نے دیکھا والہانہ پیار سے محبوب ﷺ کو
"عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"
"ایکم مثلی" جو خود سرکار ﷺ نے فرما دیا
امتی کوئی کہاں سے ان کا ہم سر ہو گیا
لب ثنائے مصطفیٰ ﷺ میں کھولنے کی دیر تھی
سوچ اجلی ہو گئی لہجہ منور ہو گیا
جستجوئے نقش پائے ماو راسریٰ مرحبا!
دیدۂ تر چاند تاروں کے برابر ہو گیا
مدحتِ اغیار سے فیضان چھوٹی جاں مری
ذکرِ محبوبِ خدا ﷺ شعروں کا محور ہو گیا

فیض رسول فیضان

صلی اللہ علیہ وسلم

ان کی سالاری میں جو رہرو تھا رہبر ہو گیا
قطرہ جب پہنچا سمندر میں، سمندر ہو گیا
حق نے جب چاہا کہ اپنے آپ کو خود دیکھ لوں
نور سانچے میں ڈھلا، سرور ﷺ کا پیکر ہو گیا
ان کی جس انسان پر شفاف نظریں پڑ گئیں
آئنہ رو، آئنہ دل، آئنہ گر ہو گیا
ان کی سیرت، عظمتِ فکر و عمل کا معجزہ
جو زمانے کے لیے معیار و محور ہو گیا
ان کے ارشاد و ہدایت کا عجب انداز تھا
جو بھی آیا، بحرِ حکمت کا شناور ہو گیا
حجرِ اسود آج بوسہ گاہِ خاص و عام ہے
ایک پتھر بھی مقدس ان کو چھو کر ہو گیا
جذبۂ حبِ نبی ﷺ میں ڈھل رہے ہیں حرف و صوت
نعت کہتے کہتے تابشؔ بھی ثناگر ہو گیا

تابش الوری

صلی اللہ علیہ وسلم

احمدِ مرسل ﷺ کا جس پر فیضِ اطہر ہو گیا
اس کا حافظ اس کا ناصر ربِّ اکبر ہو گیا
قبلۂ مقصود جس کا آپ ﷺ کا در ہو گیا
وہ ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ ہو گیا
جب سے بخشا آپ ﷺ نے اعلیٰ نظامِ زندگی
تب سے اعلیٰ نوعِ انساں کا مقدر ہو گیا
سنتِ احمد ﷺ کی جس نے دل سے کی ہے پیروی
رحمتِ ربی کا حاصل اس کو گوہر ہو گیا
چل درِ احمد ﷺ پہ اخترؔ سر جھکا کر عجز سے
جو درِ احمدؐ پہ پہنچا، وہ سکندر ہو گیا

اختر شیرازی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پائے بوسی آپ ﷺ کی جس کا مقدر ہو گیا
سنگریزہ بھی اگر تھا وہ تو گوہر ہو گیا

روشن آنکھیں اس کی دل اس کا منور ہو گیا
آپ ﷺ کا دیدار جس جس کو میسر ہو گیا

لوٹ کر طیبہ سے جینا اور دوبھر ہو گیا
پہلے سے بڑھ کر یہ دل بے چین و مضطر ہو گیا

آپ کی ہے ذاتِ اقدس میں نمایاں ذاتِ حق
"عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

آپ کو جس نے بھی دیکھا کہہ اٹھا بے اختیار
"عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

آپ کی نظریں جدھر اٹھیں اندھیرے چھٹ گئے
آپ جس رستے سے گزرے وہ معطر ہو گیا

آپ نے جس جس پہ ڈالی ہے نگاہِ التفات
وہ ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ ہو گیا

آپ کی ہر جنبشِ لب ہے پیامِ زندگی
آپ کا ہر نقشِ پا دنیا کا رہبر ہو گیا

سید سلمان گیلانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صدقِ دل سے جب لیا نامِ محمد مصطفیٰ ﷺ
پتا پتا گلشنِ دل کا معطر ہو گیا

میم کے پردے میں چھپ کر بیٹھنے کے باوجود
"عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

آپ ﷺ کے صدقے بشر کو مل گیا اعلیٰ مقام
ذرہ ذرہ نور کے پرتو سے اختر ہو گیا

رحمت علی اختر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تابشِ اسمِ محمد ﷺ سے ہیں روشن چار سُو
ان ﷺ کے عارض سے منور رُوئے خاور ہو گیا

نورِ ختم المرسلیں ﷺ کی مل گئی جس کو جھلک
غیرتِ نجم و قمر اس کا مقدر ہو گیا

ہر صدی ہے رفعتِ ذکرِ پیمبر ﷺ کی صدی
ذکر ان ﷺ کا ہر گھڑی پہلے سے بڑھ کر ہو گیا

جس گدائے رہ نشیں کو بھی نوازا آپ ﷺ نے
وہ تہی مایہ مقدر کا سکندر ہو گیا

ذرے ذرے سے عیاں ہے سرمدی نورِ ازل
"عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

کجکلاہوں منعموں سے ہو گیا ہے بے نیاز
آپ ﷺ کے در کا گدا جب سے یہ نیّر ہو گیا

ضیا نیّر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کہنا جب کسی کا بھی مقدر ہو گیا
وہ تو یوں سمجھو مقدر کا سکندر ہو گیا

رب کو بھی تھا پاس آقا ﷺ آپ کی تقدیس کا
آپ ﷺ کا سارا مدینہ آپ کا گھر ہو گیا

ان ﷺ کا سایہ کیسے ہوتا، وہ سراپا نور ہیں
جن کی تعلیمات سے عالم منور ہو گیا

میرے آقا ﷺ کے پسینے سے بنے ہیں پھول سب
آپ ﷺ کی خوشبو سے ہی عالم معطر ہو گیا

رب کی مرضی میں ڈھلے وہ یوں کہ جیسے آئینہ
"عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

کامران شاہین

صلی اللہ علیہ وسلم

مکتبِ عشقِ نبی ﷺ کا اتنا خوگر ہو گیا
گو پرانا تھا سبق مجھ کو تو ازبر ہو گیا

تھا شبِ اسریٰ امام الانبیاء ﷺ میرا نبی
اُمتوں کے رہبروں میں سب کا رہبر ہو گیا

بزمِ میلاد النبی ﷺ جب میرے گھر میں سج گئی
خوش نما ہر سمت جو منظر تھا خوش تر ہو گیا

نعت گوئی نے بڑھایا دائرہ پہچان کا
شہرتِ موہوم تھی اصغر سے اکبر ہو گیا

دل معطر کر گیا ہے ان کی یادوں کا سحاب
اشک بن کر آنکھ سے ٹپکا گُلِ تر ہو گیا

دھول بن کر ان کی گلیوں میں رہوں گا عمر بھر
اتنی دوری پر تو شوکتؔ جینا دوبھر ہو گیا

سید عبدالعلی شوکت

صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھنا میرے پیمبر ﷺ کی گواہی کے لیے
آدمی کیا کلمہ گو مٹھی میں پتھر ہو گیا

بس گئی ہے دھڑکنوں میں شہرِ طیبہ کی فضا
خانۂ دل ان کی خوشبو سے معطر ہو گیا

آپ ﷺ آئے یوں اجالوں کو گرہ میں باندھ کر
آپ ﷺ کے پرتو سے دشتِ غم منور ہو گیا

نعت کہنے کا شرف جب سے عطا مجھ کو ہُوا
بزمِ یارانِ سخن میں میں سخن ور ہو گیا

دیکھ کر اہلِ نظر نے کہہ دیا بے ساختہ
"عکس خود عکّاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

آپ ﷺ کی قربت میسر ہو گئی جس کو لطیفؔ
مرتبے میں سارے عالم سے وہ برتر ہو گیا

محمد لطیف

صلی اللہ علیہ وسلم

جو درود ان پہ ذکیؔ پڑھنے کا خوگر ہو گیا
باغِ جنت بالیقیں اس کا مقدر ہو گیا

دیکھتے ہی دیکھتے صحرا ہُوا گلشن صفت
جس طرف میرے نبی ﷺ کا رُوئے انور ہو گیا

میں نے جس دن سے ہے دیکھی سبز گنبد کی بہار
مجھ کو اس دن سے ہی پیارا رنگِ اخضر ہو گیا

دو عمر تھے رب سے مانگا اک عمر سرکار ﷺ سے
جو عمرؓ آیا، وہی فاروقِ اکبر ہو گیا

تیرے میرے راس کے اُس کے جیسا وہ کیسے ہُوا
جو بشر ہوتے ہوئے بھی نور پیکر ہو گیا

جس نے بھی سرکارِ ہر عالم ﷺ سے کی ہے دشمنی
کوئی رُسوا ہو گیا اور کوئی ابتر ہو گیا

رفیع الدین ذکی قریشی

صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ﷺ کے کردار کا چرچا جو گھر گھر ہو گیا
ہر جگہ اسلام منصور و مظفر ہو گیا

شیوۂ فقر و غنا سرکار ﷺ سے جس نے لیا
بے نیازِ کثرتِ زر مثلِ بوذرؓ ہو گیا

جس نے تکلیف و اذیت پے بہ پے دی آپ ﷺ کو
صورتِ بوجہل یکسر خاک بر سر ہو گیا

آپ ﷺ کے رُوئے حسیں پر جب نظر اس کی پڑی
چودھویں کا چاند بھی حیران و ششدر ہو گیا

جو پڑا تھا نقشِ پا معراج کی شب آپ ﷺ کا
کہکشاں پر اس کے ماتھے کا وہ جھومر ہو گیا

حافظ محمد صادق

صلی اللہ علیہ وسلم

بالیقیں وہ مستحقِ جامِ کوثر ہو گیا
شانِ محبوبِ خدا ﷺ پہ جو نچھاور ہو گیا

جب ازل کا چاند عالم میں اُجاگر ہو گیا
چپّہ چپّہ اس کے جلووں سے منوّر ہو گیا

کی ہے تخلیقِ محمد ﷺ رب نے اپنے نور سے
"عکسِ خودِ عکّاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

گر پڑے بُت سر کے بل، کعبہ جھکا تعظیم کو
جب ظہورِ تاجدارِ ہفت کشور ﷺ ہو گیا

آپ ﷺ آئے خلق میں بن کر امام الانبیاء
رتبۂ خیر الامم ہم کو میسر ہو گیا

اپنی خوش بختی پہ نازاں کیوں نہ ہو وہ مردِ حق
جس کو دیدارِ حبیبِ ربِّ اکبر ﷺ ہو گیا

ان کے مداحوں میں اے صابرؔ ہے میرا نام بھی
مجھ سا عاصی بھی مقدر کا سکندر ہو گیا

صابر براری

صلی اللہ علیہ وسلم

جلوہ فرما عرش پہ ماوٰ منوّر ہو گیا
کیا سے کیا اک ذات میں وہ نور پیکر ہو گیا

جو بھی دربارِ رسالت میں ہُوا ہے باریاب
رشک کے قابل اسی کا بس مقدر ہو گیا

آخری دم تک لبوں پہ آپ ﷺ ہی کا نام تھا
آپ ﷺ کے دیوانے کا انجام بہتر ہو گیا

ذکرِ آقا ﷺ سے اندھیرے گھر میں آئی روشنی
آپ ﷺ کے جلووں سے میرا گھر منوّر ہو گیا

آپ ﷺ کی یاد آئی تو رونے لگا ایسا نثارؔ
آپ ﷺ پہ قربان یہ اشکوں کا لشکر ہو گیا

نثار اکبر آبادی

صلی اللہ علیہ وسلم

جب مرے جذبوں کا حاصل نور پیکر ہو گیا
خود مرا جزوِ نظر طیبہ کا منظر ہو گیا

عشقِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا جو خوگر ہو گیا
وہ گدائی میں بھی سلطانوں کا ہمسر ہو گیا

جب سفر میں نے کیا ہے رہبری میں آپ ﷺ کی
راہ میں جو مرحلہ پیش آ گیا، سر ہو گیا

جلوہ زا دل میں ہوئے جس دم رسولِ آخری ﷺ
میرے قصرِ دل کا در، فردوس کا در ہو گیا

دہر میں چمکا ہے جب آئینۂ رُوئے نبی ﷺ
"عکسِ خودِ عکّاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

میرے آقا ﷺ کی جو پہنچی ہے صدائے لا الہٰ
گونجے بت خانوں میں برپا شورِ محشر ہو گیا

دل کی تاریکی پہ بھی جب پڑی ان ﷺ کی نظر
میرا دل انوارِ دینِ حق کا مصدر ہو گیا

ایس ایم انعام نجمی (ملیگ)

صلی اللہ علیہ وسلم

بے ہنر بے علم مجھ سا نعت گستر ہو گیا
پست قامت ہر طرح سے تھا، قدآور ہو گیا

بعثتِ سرور ﷺ ہوئی احوال کی اصلاح کو
حال جب دنیائے آب و رگِل کا ابتر ہو گیا

یوں عنایاتِ پیمبر ﷺ مجھ کو مستحضر رہیں
خدمتِ آقا ﷺ میں میرا پیش محضر ہو گیا

خاکِ شہرِ آقا و مولا ﷺ ہے جنت در کنار
قطرۂ آبِ مدینہ رشکِ کوثر ہو گیا

جو کبھی چُوکا نہ بابِ ذکرِ سرور ﷺ میں رشیدؔ
سب ملائک کی نظر میں وہ مُوقّر ہو گیا

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وسلم

لمسِ لب جب اس کو سرور ﷺ کا میسر ہو گیا
محترم تا حشر ہم کو ایک پتھر ہو گیا

گنبدِ اخضر پہ جب پہلی نظر میری پڑی
آنکھ کی پتلی پہ کندہ سارا منظر ہو گیا

ذکر جو گردِ مدینہ کا سخنور نے کیا
وہ عروسِ شعر کے ماتھے کا جھومر ہو گیا

پڑ گئی تھی جانے کب اس پہ شفاعت کی نظر
جانے کب غائب مرے عصیاں کا دفتر ہو گیا

رُخ ہُوا ہے اشہبِ تخییل طیبہ کی طرف
سوچ کا منفرد انداز رہبر ہو گیا

قائلِ اسنادِ بخشش بے گماں وہ سب ہوئے
عشقِ سرور ﷺ کا سبق جس جس کو ازبر ہو گیا

گوشۂ چشمِ عقیدت باوضو ہونے لگا
ابرِ الطافِ نبی ﷺ جب سایہ گستر ہو گیا

راز کیسے اہلِ تحقیق و تفحص پہ کھلے
اُستنِ حنانہ آخر گویا کیونکر ہو گیا

کیا نہیں صورت گری کے فن کا یہ اوجِ کمال
"عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

پردۂ الفت میں آپ آئینہ گر آئینہ تھا
"عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

قربتِ قوسین و اَو ادنیٰ شبِ معراج سے
"عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

زمزمہ پیرائی کی جب حشر میں محمودؔ نے
جلسۂ نعتِ نبی ﷺ، میدانِ محشر ہو گیا

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

مظہرِ نورِ ازل، نورِ ازل میں کھو گیا
"عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

فکر کی رفتار میں لایا گلِ مدحِ نبی ﷺ
طائرِ تخییل میرا، جب بھی طیبہ کو گیا

آنکھ جب کھولی تو ہم طیبہ سے کوسوں دور تھے
ہو گئے بیدار تو کیا، جب مقدر سو گیا

ابرِ الطافِ رسولؐ اللہ ﷺ کے فیضان سے
داغ ہائے معصیت، اشکِ خجالت دھو گیا

جب محبت کم ہوئی سرکار ﷺ سے تو روح تک
خواہشاتِ نفسِ امّارہ کا پھیلاؤ گیا

مشغلہ محمودؔ آقا ﷺ پہ درودِ پاک کا
مزرعِ افکار میں تخمِ ارادت بو گیا

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

ہُوا عالمُ معطّر صبحِ میلادِ پیمبر ﷺ میں
بسا ہے نالۂ جاں سوز بلبل کے گُلِ تر میں

اُٹھیں گی انگلیاں کلمے کی تیری سمت محشر میں
جو پوچھیں گے ہے کس کا دخل آج اللہ کے گھر میں

عجب کیا گر کہیں حضرت ﷺ نے اُمّت کی حفاظت کا
مچلکہ لے لیا دوزخ کے کارندوں سے محشر میں

خدا کا نام حق ہے مصطفیٰ ﷺ کا نام بھی حق ہے
نہاں سرِّ حقیقت ہے مجازِ ذاتِ اطہر میں

کراما کاتبین اُمّید تشریفِ شفاعت میں
کہیں لکھ دیں نہ نام اپنا گنہگاروں کے دفتر میں

نکیر و منکر آئیں قبر میں میری یہی کہتے
کہ سو آرام سے یادِ خدا حبیبِ پیمبر ﷺ میں

غرض ہر جا شفیع و رحمت للعالمیں ﷺ تو ہے
زمیں میں، آسماں میں، جنّتُ الماوی میں، محشر میں

وہ تیری مدح بس ہے جو لکھی خامے نے قدرت کے
نبوت کے صحائف میں، خداوندی کے دفتر میں

ترے ہی نور سے نکلے زمین و آسماں بے شک
نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں

محسن کاکوروی

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ نوری کے مقدر میں، نہ ناری کے مقدر میں
محمد ﷺ کو اتارا ہے خدا نے ایسے پیکر میں

چمک ایسی نہ اختر میں، جھلک ایسی نہ گوہر میں
جسے ہم دیکھتے ہیں حسنِ کردارِ پیمبر ﷺ میں

خدا کے وہ، خدا ان ﷺ کا، ہمارے وہ، ہم ان کے ہیں
یہی لکھا ہوا ہے ہر دو حرفِ کُن کے دفتر میں

ہم ایسے خوش عقیدہ ہیں، خدا بھی ہم سے راضی ہے
صلوٰۃ ان پر ہمیشہ بھیجتے ہیں حالِ ابتر میں

انھی کو زیب دیتی ہے رفعنا کی بلندی بھی
سجی قوسین کی جھالر انھی کے اوجِ افسر میں

مسلماں آپ ﷺ کی سنت سمجھ کر بوسہ دیتے ہیں
زمانہ جانتا ہے، کیا رکھا ہے ایک پتھر میں

بصد شوکت رسالت کو رسائی لامکاں تک ہے
کہاں رکھتے ہیں قوت ایسی جبریلؑ اپنے شہپر میں

خدا بھی دیکھتا رہتا ہے رحمت کی نگاہوں سے
چھپا رہتا ہوں میں بھی آیتِ رحمت کی چادر میں

نبی ﷺ کے فیضِ اقدس سے خدا کا ہم پہ احساں ہے
ہمیں مومن بنایا ہے خدا نے رحمِ مادر میں

کسی بھی قوم میں ایسا شفیع آیا نہیں رزمی
شفیع المذنبیں ہوں گے رسولِ اللہ ﷺ محشر میں

محمد بشیر رزمی

صلی اللہ علیہ وسلم

کرے جو وقف اپنی زندگی مدحِ پیمبر ﷺ میں
ہوائیں خود جلاتی ہیں دیے اس شخص کے گھر میں
فقیر ان کے بہاریں بخشتے ہیں زرد پتوں کو
کہاں ہے اس طرح کا وصف دارا و سکندر میں
کسی کے لمسِ پُر انوار کا فیضان ہے ورنہ
رکھا ہی کیا ہے بیت اللہ تیرے کالے پتھر میں
یہ سورج چاند، تارے، کہکشاں، خیرات ہے ان کی
ارے صاحب بشر اور نور کے ہو کیسے چکر میں
فصاحت ہو تو ایسی ہو، بلاغت ہو تو ایسی ہو
"نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں"
غرض کیا تاجِ شاہی سے، مجھے کیا تخت سے لینا
لکھی ہے نعتِ شاہِ انبیاء ﷺ میرے مقدر میں
ثناء صادق جمیل اُن کی بیاں ہو کس طرح مجھ سے
خدا کا عکس آتا ہے نظر جس نورِ پیکر میں

صادق جمیل

صلی اللہ علیہ وسلم

وہی ہیں مرکزِ پرکارِ عصمت چشمِ داور میں
کہ ہیں سب آیتیں قرآن کی مدحِ پیمبر ﷺ میں
بشر ہو کر گئے وہ عرش پر اور پھر پلٹ آئے
ہوا ظاہر کمالِ آدمیت ان کے پیکر میں
کہاں قوسین کی منزل، کہاں جبریل کا شہپر
مگر تھا ہمسفر ہونا گھڑی بھر کا مقدر میں
انھی کے نور سے روشن مکاں بھی، لامکاں بھی ہے
کہاں ہے روشنی ایسی بھلا مہرِ منور میں
شہنشاہوں سے بڑھ کر ہے مقام ان کے مؤذن کا
کہاں یہ خوبیاں دیکھیں کسی جم یا سکندر میں
اُبھرنے کی کوئی صورت نظر آئے مرے آقا ﷺ
کہ صدیوں سے یہ امت غرق ہے غم کے سمندر میں
زمانہ دشمنِ جاں ہے، کرم فرمایئے ہم پر
دریچہ کھولیے بہرِ خدا دیوارِ بے در میں
اسی کے سامنے سر خم کیا میں نے عقیدت سے
کہ دیکھا جلوۂ عشقِ محمد ﷺ جس سخنور میں
بنا کر رحمتؐ للعالمین بھیجا گیا ان کو
"نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں"
حسنؔ ان کے نواسوںؓ کے غلاموں کا میں نوکر ہوں
زہے قسمت انھی کا ذکر ہوتا ہے مرے گھر میں

حسن عسکری کاظمی

صلی اللہ علیہ وسلم

ہوئے ہیں معجزے کیسے عرب کے دشتِ بے در میں
ابھی تک دانشِ عالم ہے حیرت کے سمندر میں
نبی ﷺ کی جلوہ گاہِ فکر ہے محراب و منبر میں
انھی کی روشنی کے زمزمے پھیلے ہیں ہر گھر میں
عجب امید روشن ہے ہمارے قلبِ مضطر میں
ہمارے ساتھ ہوں گے رحمتِ عالم ﷺ بھی محشر میں
ازل سے تا ابد پیغامِ آفاقی انھی کا ہے
انھی کے قافلے بڑھتے رہیں گے بحر میں بر میں
رسولِ پاک ﷺ کے پرچم تلے آ جائیں گی قومیں
کہ دریاؤں کو بالآخر اترنا ہے سمندر میں
طفیلِ حضرت حسانؓ تابشؔ کی تمنا ہے
محمد ﷺ کی ثنا خوانی رہے اپنے مقدر میں

تابشؔ الوری

صلی اللہ علیہ وسلم

بڑی رعنائیاں ہیں سرورِ کونین ﷺ کے در میں
سمٹ آئی شبیہِ خلد میرے دیدۂ تر میں
شہِ لولاک ﷺ جب کھوئے ہوئے تھے حسنِ داور میں
"نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں"
طوافِ گنبدِ سرسبز قدرِ مشترک ٹھہری
دلِ مشتاق میں اور روضہ پہ بیٹھے کبوتر میں
ثنائے رحمتِ دارین کی سعیٔ مبارک سے
کھلے گلہائے تسکیں مضطرب فکرِ سخنور میں
گہر ہائے حیاتِ سرمدی توں توں سلامی دیں
میں جوں جوں ڈوبتا ہوں نعت کے گہرے سمندر میں
سفر سُوئے مدینہ یوں اگر طے ہو تو، کیا کہنے
درودِ پاک لب پر، شوق دل میں، عاجزی سر میں
لیے کشکول ہاتھوں میں کھڑی ہے روحِ نکہت بھی
لطافت اس قدر ہے شاہِ دیں ﷺ کے جسمِ اطہر میں
مری بے چارگی نے خشک ہونٹوں پہ زباں پھیری
مئے رحمت جونہی فیضانؔ چھلکی من کے ساغر میں

فیض رسول فیضانؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

ہو پس منظر میں جس کے عرش، جنت پیش منظر میں
اک ایسا شہر بھی دیکھا ہے ہم نے ہفت کشور میں
کیا ہے رہنما اس نے جو قاموسِ محبت کو
مفاہیم و معانی ہیں کئی حرفِ ثناگر میں
درِ سرکار ﷺ پہ سر کو جھکانا سرفرازی ہے
بلندی ہفت افلاک جہاں کی ہے جھکے سر میں
ہنا ابرِ عطائے مصطفیٰ ﷺ چترِ کرم گستر
گہر جو تیرتے دیکھے ہمارے دیدۂ تر میں
مجھے جب کوچہ ہائے شہرِ طیبہ یاد آتے ہیں
میں خلوت کے مزے لیتا ہوں ایسے میں، بھرے گھر میں
بہ ہنگامِ قیامت تم گنہگارو! نہ گھبراؤ
قلدانِ شفاعت پاؤ گے سرکار ﷺ کے در میں
ازل سے میرے آقا ﷺ مرکزِ رشد و ہدایت تھے
"نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں"
مقامِ مصطفیٰ ﷺ کی عظمتوں کا یہ تسلسل ہے
"نہاں ہیں ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں"
ہیں مدّاحِ نبی ﷺ اجداد بھی، اولاد بھی، میں بھی
"نہاں ہیں ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں"
یقیں ہے مجھ کو، میری عاقبت محمودؔ ہو جائے
کہیں آ جاؤں جو چشمِ کرم فرمائے سرور ﷺ میں
تسلّط ہے یہاں دانائی نعتِ پیمبر ﷺ کا
کوئی سودا سما سکتا نہیں محمودؔ کے سر میں

صلی اللہ علیہ وسلم

راہِ طیبہ میں مرے دل کی لگی کام آ گئی
نالہ بھی کام آ گیا، فریاد بھی کام آ گئی
بے کسی کام آ گئی، آزردگی کام آ گئی
غم کے طوفانوں میں رحمت آپ ﷺ کی کام آ گئی
میں ہائے اندوہ و غمِ عشقِ نبی ﷺ میں شاد ہوں
ہوش والو! مجھ کو تو دیوانگی کام آ گئی
اب تصوّر میں فروزاں ہے مدینے کا جمال
شکرِ ایزد میری بے بالی و پَری کام آ گئی
زیست کی راہوں میں ظلمت کے سوا کچھ بھی نہ تھا
اے عرب کے چاند ﷺ! تیری چاندنی کام آ گئی
بے خودیٔ شوق میں لب پہ ہے نغمہ نعت کا
مژدہ باد اے دل! کہ تیری بے خودی کام آ گئی
بے محابا لب پہ نامِ شاہِ دیں ﷺ آنے لگا
حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی
نعت سن کر رحمتِ یزداں کو بھی وجد آ گیا
ان کے صدقے حشر کے دن نعت ہی کام آ گئی
کاش مظہرؔ ہم بھی روضے پہ پہنچ کر یہ کہیں
آج دل ٹھنڈا ہوا، دل کی لگی کام آ گئی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

میں یہ سمجھوں گا کہ آنکھوں کی نمی کام آ گئی
آپ ﷺ کی رہ میں جو میری زندگی کام آ گئی

بے سروسامانیوں میں حاضری ہوتی رہی
شہرِ رحمت سے رمری دلبستگی کام آ گئی

فقر سے نسبت ہوئی، جو ہے متاعِ مصطفیٰ ﷺ
کاروبارِ زیست میں بے حاصلی کام آ گئی

حشر میں بھی یہ بنے گی میری بخشش کا سبب
دہر میں جیسے غلامی آپ ﷺ کی کام آ گئی

رحمۃ للعالمین ﷺ چارہ گری کو آ گئے
خلق کی حد تک پہنچی بیکسی کام آ گئی

جب نہ تھی جذبات کے ترسیل کی صورت کوئی
اس گھڑی پلکوں سے اشکوں کی جھڑی کام آ گئی

جب اندھیروں میں بھٹکنے کو تھی تائبؔ زندگی
سیرتِ خیر الوریٰ ﷺ کی روشنی آ گئی

حفیظ تائب

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

زیست میں بھی یہ متاعِ سرمدی کام آ گئی
عرصۂ محشر میں بھی حُبِّ نبی ﷺ کام آ گئی

بادِ رحمت لے اُڑی مجھ کو مدینے کی طرف
بے پری کام آ گئی، خستہ تنی کام آ گئی

درد و شوق و احترام و عاجزی و خامشی
جمع پونجی تھی، سو وقتِ حاضری کام آ گئی

کم ہُنر پر غمگسارِ ہر دو عالم ﷺ کی نظر
بے کسی کام آ گئی، بے چارگی کام آ گئی

خاکِ راہِ طیبہ اُڑ کر آنکھ میں پڑنے لگی
"حد سے گزری تو رمری آشفتگی کام آ گئی"

چشمِ تر سے گوہرِ مقصود جھولی میں گرے
فرقتِ آقا ﷺ میں آنکھوں کی نمی کام آ گئی

دلبرِ صدیق ﷺ کے در کی غلامی کے لیے
نسبتِ فاروقؓ و عثمانؓ و علیؓ کام آ گئی

واصفینِ مصطفیٰ ﷺ کی صف میں شامل ہو گئے
نعت گویانِ نبی ﷺ کو شاعری کام آ گئی

شاہِ دیں ﷺ نے ہر کہیں فیضانؔ کا رکھا بھرم
آپ ﷺ کی رحمت کو جب آواز دی، کام آ گئی

فیض رسول فیضان

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یادِ مولا ﷺ میں جو گزری زندگی کام آ گئی
حُبِّ محبوبِ خدا ﷺ میں بے خودی کام آ گئی

مل گئی توقیر سب لفظوں کو میری نعت سے
مدحتِ خیر البشر ﷺ میں شاعری کام آ گئی

حرف و لب میں جب کوئی اظہار کا یارا نہ تھا
بن گئے آنسو زباں اور خامشی کام آ گئی

بے یقینی کے اندھیروں میں تھا سرگرداں بشر
ان ﷺ کے رخسارِ یقیں کی روشنی کام آ گئی

سرنگوں دہلیزِ پیغمبر ﷺ پہ ہے عقل و خرد
ان ﷺ کی الفت میں مری دیوانگی کام آ گئی

صدقِ دل سے رحمتِ عالم ﷺ پہ جب بھیجا درود
ہر دعا مقبول ٹھہری بندگی کام آ گئی

میں تہی مایہ بہت شرمندہ تھا اعمال سے
یہ تو تھا ان ﷺ کا کرم شرمندگی کام آ گئی

تھا ثنا گویانِ پیغمبر ﷺ میں میرا بھی شمار
محسنِ عالم ﷺ سے یوں وابستگی کام آ گئی

درد و غم کا عشق ہی آخر مداوا بن گیا
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

ضیا نیّر

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صوت مہکی سوچ تابندہ ہوئی کام آ گئی
ان کی مدحت میں جو گزری زندگی کام آ گئی

عمر بھر سرکار ﷺ کا اقرار میں کرتا رہا
قبر کی ظلمت میں بھی یہ آگہی کام آ گئی

جب کسی الجھن نے روکا آپ نے رستہ دیا
جب کوئی مشکل پڑی یادِ نبی ﷺ کام آ گئی

تشنہ ہونٹوں نے مرے لُوٹے ہیں کوثر کے مزے
صدقۂ ذکرِ نبی ﷺ تشنہ لبی کام آ گئی

یہ اویسِ پاکؓ کے چہرے پہ ہے لکھا ہُوا
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

اندھے لَفظوں کو جِلا دی آپ ﷺ کے پیغام نے
کوہِ فاراں پہ جو چمکی روشنی کام آ گئی

میں خدا کو بھا گیا ان کی اطاعت کے طفیل
کُھل گئی ہے بات ان کی پیروی کام آ گئی

جب لکھا ان کا سراپا تب بنی جاؔوِد کی بات
جب کہا ان کا قصیدہ شاعری کام آ گئی

غضنفر علی جاؔوِد چشتی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت گوئی کی تو میری شاعری کام آ گئی
یعنی قسمت جاگ اٹھی اور زندگی کام آ گئی

ہو گئے فاروقؓ داخل حلقۂ اسلام میں
جو دعا نکلی زباں سے آپ ﷺ کی کام آ گئی

خیرِ امت کا ملا صدیقؓ کو اعلیٰ خطاب
عشق میں سرکار ﷺ کے وارفتگی کام آ گئی

رتبۂ اعلیٰ پہ فائز ہو گئے حضرت بلالؓ
شمعِ دیں پر ان کی یوں پروانگی کام آ گئی

ہو گئی منظور جو مانگی سرِ روضہ دعا
میں تو عاصی تھا مگر خوش قسمتی کام آ گئی

اس میں مضمر ہے یقیناً دین و دنیا کی فلاح
جس کسی نے کی نبی ﷺ کی پیروی، کام آ گئی

کافروں کی ہجو گوئی کا دیا مسکت جواب
حضرت حسانؓ کی کیا شاعری کام آ گئی!

کر لیا اس نے تمسک اسوۂ سرکار ﷺ سے
جس بھلے انسان کی نیک اختری کام آ گئی

نیم جاں میں ہجر میں تھا، خواب میں دیکھے حضور ﷺ
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

حافظِ اختر کو بھی اذنِ حضوری مل گیا
آخر اس کی نعت سے وابستگی کام آ گئی

حافظ محمد صادق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تجھ سے اے دنیا، مری دامن کشی کام آ گئی
دامنِ سرکار ﷺ سے وابستگی کام آ گئی

فیض ہے عشقِ نبی ﷺ کا اس اندھیری قبر میں
داغ جو دل پر تھے، ان کی روشنی کام آ گئی

آپ کے ناموس پر قربان ہو جائے اگر
تب میں سمجھوں گا کہ میری زندگی کام آ گئی

سوچتا تھا، کیسے لفظوں میں کروں گا عرضِ حال
چشمِ گریاں میری، وقتِ حاضری کام آ گئی

لے گئی مجھ کو مدینے تک مری آشفتگی
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

میں تو تھا تعزیر کے لائق گناہوں کے سبب
آپ کی رحمت مگر یا سیدی ﷺ کام آ گئی

پیش کرنے کو نہ تھا کچھ حشر میں ان کے حضور
میرے نالے، میری آنکھوں کی نمی کام آ گئی

میں تو ناکارہ تھا لیکن شکر ہے اللہ کا
مدحِ پیغمبر ﷺ میں میری زندگی کام آ گئی

سید سلمان گیلانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے خودی میں نام ان ﷺ کا ہی سہارا بن گیا
"حد سے گزری جب تو یہ آشفتگی کام آ گئی"

کل بھی ان کے فیض سے ملتا تھا رازِ زندگی
رہبری ان ﷺ کی مجھے تو آج بھی کام آ گئی

سید کاشف خلیل

صلی اللہ علیہ وسلم

میری کم علمی، مری کم مائیگی کام آ گئی
مدحتِ آقا ﷺ میں جو کی شاعری، کام آ گئی
آگ جیسی دھوپ میں سر پر رہی سایہ فگن
حشر کے میدان میں نعتِ نبی ﷺ کام آ گئی
جب سفینہ رزق طوفاں بن رہا تھا، اُس گھڑی
یاد تیری سیّدی یا مرشدی ﷺ کام آ گئی
گنبدِ خضرا کے سائے میں جو موت آئے مجھے
میں یہ سمجھوں گا کہ میری زندگی کام آ گئی
آنکھ میں میری اتر آیا ہرے گنبد کا عکس
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"
لے گئی احوال آقا ﷺ تک مرا صادق جمیلؔ
صبح کی ٹھنڈی ہوا سے دوستی کام آ گئی

صادق جمیل

صلی اللہ علیہ وسلم

عشق میں ان کے مٹی تو زندگی کام آ گئی
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"
خواب میں رُوئے منور کی زیارت ہو گئی
یوں محبت میں مری وارفتگی کام آ گئی
مل گئی ہے مجھ کو آقا ﷺ کی شفاعت کی نوید
ان کی چوکھٹ سے مری وابستگی کام آ گئی
ان کے روضے پر حضوری کی بشارت مل گئی
بندۂ مولا ﷺ ہوں، میری بندگی کام آ گئی
اہلِ دانش تو رہے محرومِ فیضانِ نظر
میں تھا سادہ لوح، میری سادگی کام آ گئی
ان کے صدقے آ گئی شانِ کریمی جوش میں
اپنے جرموں پر مری شرمندگی کام آ گئی

محمد لطیف

صلی اللہ علیہ وسلم

تیرہ بختی مٹ گئی جب تیرگی کام آ گئی
اہلِ حق کے مہرِ حق کی روشنی کام آ گئی
دشتِ گمراہی میں گم تھا کاروانِ جستجو!
رہبرِ انسانیت ﷺ کی رہبری کام آ گئی
بہہ رہا تھا آزری ظلمت کے دریا میں شعور!
بن کے ساحل آپ ﷺ کی پیغمبری کام آ گئی
خلد منزل میں ہے شاداں ان شہیدوں کی وفا
آپ ﷺ کے رستے میں جن کی زندگی کام آ گئی
کھینچ لائی آپ ﷺ کی چوکھٹ پہ پاکستان سے
آپ ﷺ کے وارفتہ کی وارفتگی کام آ گئی
رحمتِ دوراں کی رحمت آ گئی ہے جوش میں
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"
آدمی جس دم کھڑا تھا، ظلمتوں کے چوک میں
معرفت کا نور چمکا، آگہی کام آ گئی!

انعام نجمی علیگ

صلی اللہ علیہ وسلم

نسبتِ شہرِ رسولِ ہاشمی ﷺ کام آ گئی
رنج کے طوفان میں یادِ نبی ﷺ کام آ گئی
سال ہا پہلے جو چمکی اک اندھیرے غار میں
دونوں عالم کے لیے وہ روشنی کام آ گئی
میں تھا ذوقِ دید میں محوِ سفر آشفتہ سر
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"
آپ کے دم سے جہاں کو مل گئی راہِ خدا
آدمی کی آپ ﷺ سے وابستگی کام آ گئی
کوئی بھی نیکی نہیں تھی نامۂ اعمال میں
آپ ﷺ سے اخترؔ مری وابستگی کام آ گئی

رحمت علی اختر

صلی اللہ علیہ وسلم

شدتِ حدت میں آنکھوں کی نمی کام آ گئی
پیشِ سرور ﷺ حشر میں شرمندگی کام آ گئی

با ادب رہنے سے آقا ﷺ کا کرم بے حد ہُوا
اُس درِ فیض و عطا پر عاجزی کام آ گئی

رازِ وحدانیتِ خلّاقِ عالم کھل گیا
کیا مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے آگہی کام آ گئی

ہم نے دینا چاہا جب ختمِ نبوت کا ثبوت
آیہ "اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ" کام آ گئی

مجھ کو بلوا ہی لیا سرکار ﷺ نے دربار میں
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

اس میں پھرتے پھرتے حاصل ہو گئی خلدِ بریں
معصیت کاروں کو طیبہ کی گلی کام آ گئی

شوکت و اجلالِ محبوبِ خدا ﷺ کے سامنے
چشمِ نم کی بات، لب کی خامشی کام آ گئی

فرد فیاضی میں جس گھر کے سبھی افراد تھے
اُس گھرانے سے مری وابستگی کام آ گئی

دیکھتے ہی اس کو اُٹھی چشمِ الطاف و کرم
فردِ اعمال اپنی کیسی ہی سہی، کام آ گئی

رُستگاری کی کوئی صورت نہ جب باقی رہی
حشر کے ہنگام میں نعتِ نبی ﷺ کام آ گئی

رقص کرتے حشر میں عاصی یہ گاتے جائیں گے
رحمتِ محبوبِ رب ﷺ کام آ گئی، کام آ گئی

نعت گو محمود سُوئے خلد جب ہوگا رواں
سب پکار اُٹھیں گے، اس کی شاعری کام آ گئی

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وسلم

فرطِ غم سے روح میری جس گھڑی گھبرا گئی
یاد نے بخشا سکوں، یادِ آپ ﷺ کی کام آ گئی

میں نے مشکل میں پکارا جب رسول اللہ ﷺ کو
آپ کی مشفق نظر میری مدد فرما گئی

ظلِّ دامانِ محمد ﷺ کا جہاں آیا خیال
میرے سر پر دوستو رحمت کی بدلی چھا گئی

ذکرِ گلزارِ مدینہ سن کے میں بے خود ہُوا
بے خودی میں ہی مجھے جنت کی خوشبو آ گئی

مجھ سے جب چھیڑا کسی نے ذکرِ محبوبِ خدا ﷺ
روح کو وجد آ گیا، مستی سی دل پر چھا گئی

اُس کے شاہوں نے قدم چومے، وہ افضل ہو گیا
آپ کے در کی گدائی جس کو بھی راس آ گئی

ہو گیا دنیا کی دولت سے دل اس کا بے نیاز
دولتِ عشقِ محمد ﷺ جس کے بھی ہاتھ آ گئی

سر جھکایا جس نے در پر آپ ﷺ کے، تعظیم سے
اس کی قسمت اور بھی کچھ سربلندی پا گئی

مشرکوں کے دل کو جس نے شرک سے کرنا تھا پاک
آمنہؓ کی گود میں وہ پاک ہستی ﷺ آ گئی

گود میں کھیلے حلیمہ سعدیہؓ کی مصطفیٰ ﷺ
یہ سعادت بس حلیمہ سعدیہؓ ہی پا گئی

آپ ﷺ کے صدقے میں بخشے ہی گئے عصیاں شعار
رحمتہ للعالمینی آپ ﷺ کی کام آ گئی

وصل کی شب جب مقامِ قرب پر آقا ﷺ رُکے
اُدْنُ مِنِّی، کی صدا رب کی طرف سے آ گئی

دیکھ کر آشفتگی میری، ہوئے وہ مہرباں
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

شفقتوں سے اپنی مجھ کو بھی نوازا آپ ﷺ نے
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

مجھ کو بھی حاصل ہوا یوں باریابی کا شرف
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

اس کے باعث مجھ پر ان ﷺ کا ہو گیا لطف و کرم
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

کچھ ملا انور کسی کو، اور کسی کو کچھ ملا
میرے حصے میں مگر توصیفِ احمد ﷺ آ گئی

انور فیروزپوری

صلی اللہ علیہ وسلم

جب کبھی جنت مدینے کی مجھے یاد آ گئی
پھر طبیعت ساری دنیا سے مری گھبرا گئی

روشنی مانگی تھی میں نے آپ کے در سے حضور ﷺ
روشنی ایسی ملی، قسمت مری چمکا گئی

آپ ﷺ رکھوالے تھے اس کے جب تلک یہ ساتھ تھی
آپ سے بچھڑی تو بس کشتی بھنور میں آ گئی

وہ گھٹا جس کی زمانے کو ضرورت تھی بہت
وہ عرب کے دشت سے اٹھی، جہاں پر چھا گئی

اس جہاں میں رونے دھونے کے سوا کچھ بھی نہیں
آپ ﷺ کی یاد آ گئی تو دل مرا بہلا گئی

میرے آقا ﷺ! کب ملے اذنِ حضوری آپ کا
جسم کے پنجرے میں میری روح اب گھبرا گئی

اب مرے چاروں طرف ہے موت کے سایوں کا رقص
میرے آقا ﷺ! خوبصورت زندگی گہنا گئی

میں سگِ دربارِ شاہِ دو جہاں ﷺ ہوں اے نثار
میری قسمت دیکھیے کتنی بلندی پا گئی

نثار اکبرآبادی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیسے اُن کو "تم" کہیں ہم وہ کہ ہم جیسے نہیں
آیت آیت ہم کو طرزِ گفتگو سکھلا گئی
رب نے ہم سے یہ کہا تھا "تم وسیلہ ڈھونڈ لو
ان ﷺ کی سنت ہم کو سارا راستہ دکھلا گئی
ان ﷺ کی چاہت میں کوئی حد ہو تو شاہیںؔ ہم کہیں
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"

کامران شاہیںؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لطف جب سرکار ﷺ کی نظرِ کرم فرما گئی
لے کے مجھ کو ساتھ سُوئے طیبہ و بطحا گئی
شدّتِ اُلفت کی مدینے تک مجھے پہنچا گئی
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"
چیتھڑوں میں ڈھل چکا تھا اپنا ملبوسِ عمل
رحمتِ سرکار ﷺ خلعت عفو کی پہنا گئی
حدّتِ تکفیر سے بنجر زمیں جب تپ اُٹھی
تو گھٹا سرکار ﷺ کی رحمت کی ہر سُو چھا گئی
راہ میں اس کو سہارا رحمتِ رب نے دیا
جب گزارش میری سُوئے آقا و مولا ﷺ گئی
غور سے سن لو کہ یہ فرمودۂ سرکار ﷺ ہے
جس نے دنیا پائی اس کے ہاتھ سے عقبیٰ گئی
واسطہ جب میں نے محمودؔ اپنے آقا ﷺ کا دیا
خاک سے میری دعا تا عالمِ بالا گئی

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بن کے درمانِ غم و اندوہ و آلام آ گئی
لے کے طیبہ سے صبا بخشش کا پیغام آ گئی
کب خدا جانے وہ مجھ پر مائلِ الطاف ہوں
اب تو اس عمرِ رواں کی دیکھیے شام آ گئی
خوف کیا عبدُ النّبی کو آیۂ قرآن جب
مژدۂ لَا تَقْنَطُوْا لے کر مرے نام آ گئی
نامۂ بخشش میں سرنامے پہ میرا نام تھا
اُن کی روداد شفاعت جب سرِ عام آ گئی
میرے حالِ زار پر رحمت کو جوش آ ہی گیا
"حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی"
قطبؔ کی یہ نعت اُن کو اس قدر آئی پسند
بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ سے پا کے انعام آ گئی

غلام قطب الدین فریدی

صلی اللہ علیہ وسلم

محبت کی نظر پہنچی جو طیبہ کے گلستاں میں
تو آنکھوں نے خدا کی شان دیکھی شکلِ انساں میں
ہوئے تھے برق زن جو طور پر اور اس کے داماں میں
وہ جلوے بن گئے رحمت جو پہنچے قربِ فاراں میں
غمِ انسانیت کونین سے مایوس جب لوٹا
خدا سے اس کی رحمت مانگ لایا شکلِ انساں میں
متاعِ ہر دو عالم اس کا ہم پلّہ نہ ہو ہرگز
نبی ﷺ کی یاد کا اک ثانیہ رکھ دوں جو میزاں میں
ضیا وَالشمس میں ان کی ادا وَاللّیل میں ان کی
انھیں گر دیکھنا چاہو تو دیکھو نورِ قرآں میں
قدومِ پاک کا فدیہ یہ دل ہے یا رسول اللہ ﷺ
یہی تھا میرے امکاں میں یہی تھا بزمِ امکاں میں
سرُور ان کے تکلّم میں بہشت ان کے تبسّم میں
فضائیں ان کے قدموں میں بہاریں ان کے داماں میں
وہ جلوہ بار ہیں جلوہ نما ہیں جلوہ فرما ہیں
مرے دل میں مرے شعروں میں میری روحِ ایماں میں
انھیں جانو انھیں مانو انھیں ڈھونڈو انھیں دیکھو
رگِ جاں میں حریمِ روح میں قرآں میں ایماں میں
ضیا ان کی رِجا ان کی ادا ان کی عطا ان کی
نظر میں قلب میں آنکھوں میں تن میں روح میں جاں میں
تجلّی ان کی ضو ان کی عطا ان کی کرم ان کا
وہ جھلکے فکرِ ارماںؔ سے وہ چمکے شعرِ ارماں میں

بشارت علی خاں آفریدی ارماںؔ اکبر آبادی

حمدِ باری تعالیٰ

"نظر میں قلب میں آنکھوں میں تن میں روح میں جاں میں"

ہے رقصاں نورِ حق ہر سُو بیاباں میں گلستاں میں
تعجب ہے درونِ کہکشاں جتنا تفکّر ہو
حقائق پھیلتے جائیں محیطِ چشمِ حیراں میں
وہی ہے جس کی یادوں میں چہکتے ہیں طیور اکثر
اسی نے بھر دیے نغمات بھی چوبِ نیستاں میں
یقیناً بے بصر ہے ناسمجھ ہے جو نہ پہچانے
کہ اُس کی آیتیں ہر سُو ملیں ایّامِ دوراں میں
اُسی کے در پہ جھکتا ہوں وہی میرا مربّی ہے
اُسی کی رحمتیں نازل ہوئیں قلبِ پریشاں میں
ہے کس کی حاکمیت مشرق و مغرب میں اے شوکتؔ
وہی اک ذات بے ہمتا ہے بحرِ نورِ عرفاں میں

سید عبدالعلی شوکتؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبت آپ ﷺ کی ہو جاگزیں جس کے دل و جاں میں
سمجھ لے دولتِ کون و مکاں ہے میرے داماں میں
خدا کا قول ہر فرماں ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کا
خدا ہی بولتا ہے آپ ﷺ کے ہر ایک فرماں میں
انھی کے نور سے ہے کائناتِ کُن فکاں روشن
انھی کا نور ہے خورشید میں، ماہِ درخشاں میں
یدِ موسیٰؑ میں بھی سرکار ﷺ ہی کا نور مضمر تھا
جھلک سرکار ﷺ ہی کے حسن کی تھی ماہِ کنعاں میں
رسالت کے گلستاں میں گُلِ یکتا محمد ﷺ ہیں
نہیں گل آپ سا کوئی رسالت کے گلستاں میں
نگاہیں تاب ور بھی دیکھ کر بے تاب ہو جائیں
وہ تابانی ہے محبوبِ خدا ﷺ کے رُوئے تاباں میں
گُلِ رخسارِ احمد ﷺ سی لبِ لعلینِ احمد ﷺ سی
نظر آئی نہیں لالی کسی لعلِ بدخشاں میں
مدینے کے گلستاں کی فضائیں روح پرور ہیں
ہوا جنت کی چلتی ہے مدینے کے گلستاں میں
فقیرانِ محمد مصطفیٰ ﷺ میں جو نظر آئی
سخاوت وہ نہیں دیکھی کسی دنیا کے سلطاں میں
لٹا کر ان کو پل میں، بھر دیے دامن گداؤں کے

جو دُر آئے شہِ کونین ﷺ کے دستِ دُر افشاں میں
اُسے خطرہ نہیں کچھ دورِ آشوب و حوادث کا
جو آ جائے پناہِ ہادیؐ ہر دورِ دوراں ﷺ میں
محمد مصطفیٰ ﷺ جس کے نگہبان و محافظ ہوں
وہ کشتی آ نہیں سکتی کسی گرداب و طوفاں میں
وہ ہر دم ان کا دم بھرتا ہے ان کو یاد کرتا ہے
محبت ہو رسولِ حق ﷺ کی جس قلبِ مسلماں میں
وہ ڈھونڈے سے بھی ملنے کا نہیں اعیانِ یزداں کو
چھپا لیں گے جسے محبوبِ یزداں ﷺ اپنے داماں میں
انھی کے دم سے زندہ ہوں، سرایت اُن کی ہے میری
"نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں"
دل و جاں سے عزیز ان ﷺ کو سمجھتا جو نہیں انور
نہیں ہے پختگی و کاملیت اس کے ایماں میں

انور فیروزپوری

صلی اللہ علیہ وسلم

مقامِ سیّدِ عالم ﷺ ہے قلب ہر مسلماں میں
ہے نسبت سے انھی کی استقامت اہلِ ایماں میں

ہے مظہر حسنِ مطلق کا یہ ذرہ ذرۂ عالم
اسی کا نور ہے جلوہ فگن محبوبِ یزداں ﷺ میں

خزاں آثار تھی دنیا مرے سرکار ﷺ سے پہلے
بہار بے خزاں ہیں وہ زمانے کے گلستاں میں

یہ ہے فیضانِ تعلیماتِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا
سمٹ آئے ہیں دنیا اور عقبیٰ میرے داماں میں

قرینے آپ ﷺ کی ہیں رحمۃٌ للعالمینی کے
کرمؐ فیضانِ خاص و عامؐ الطافِ فراواں میں

بیادِ خواجۂ بطحا ﷺ عجب ہے کیف و سرشاری
"نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں"

اساسِ دینِ حق ہے نسبتِ پیغمبرِ اعظم ﷺ
ہے ذکرِ احمدِ مرسل ﷺ سے جاں ایمان کی جاں میں

مدینے جا کے زائر چھوڑ آیا قلب و جاں اپنے
یہی کچھ زادِ رہ باندھا تھا اس نے اپنے ساماں میں

رسول اللہ ﷺ کے فرمان پہ ہوں گر عمل پیرا
ہدایت کا ہمیں رستہ ملے گا نورِ قرآں میں

ندامت کے پسینے سے جبیں کو میں نے تر پایا
شہِ کونین ﷺ کی نسبت سے جھانکا جب گریباں میں

ہیں شاہد اس پہ ساری آیتیں "والنّاس" تک نیّرؔ
سراپا خُلقِ پیغمبر ﷺ کا دیکھا ہم نے قرآں میں

ضیا نیّرؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

ہو نظم و ضبط پھر پیدا سب اجزائے پریشاں میں
کہ یک جہتی مرے آقا ﷺ! نہیں قومِ مسلماں میں

چمک اور دل کشی ہے جو مرے آقا ﷺ کے دنداں میں
نہ وہ دُرِّ عدن میں ہے نہ ہے لعلِ بدخشاں میں

رسولِ پاک ﷺ کی جب سیرتِ اطہر کو اپنایا
کمی ہونے لگی میرے غم و آلام و احزاں میں

دعائے سرورِ دیں ﷺ سے عمرؓ اسلام لے آئے
لگا ہونے اضافہ اہلِ دیں کی عزت و شاں میں

ازل سے عرش پہ تھا نور جلوہ گر محمد ﷺ کا
جسے جبریلؑ نے سو بار دیکھا نجمِ تاباں میں

بنے گی زادِ رہ میرا ثنائے سرورِ دوراں ﷺ
جہاں سے کُوچ کر جاؤں گا جب شہرِ خموشاں میں

جو تڑپائے گی سورج کی تمازت ابنِ آدم کو
کریں گے سایہ کملی کا نبی ﷺ محشر کے میداں میں

نبی ﷺ تشریف لائے تو ہُوا جشنِ خوشی برپا
محیط و کوہ و میداں میں، گلستان و بیاباں میں

شعارِ زندگی ہے جب ثنائے سرورِ عالم ﷺ
اضافہ مجھ پہ رب نے کر دیا لطفِ فراواں میں

جو سنتا تھا، وہ ہو جاتا تھا جان و دل سے گرویدہ
اثر ایسا تھا شاہِ دیں ﷺ کی گفتارِ گل افشاں میں

نہ تم مومن بنو گے الفتِ احمد ﷺ نہ ہو جب تک
"نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں"

حافظ محمد صادق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسولِ پاک ﷺ جب تشریف لائے بزمِ امکاں میں
بہاریں جھوم کر آئیں دلوں کے باغِ ویراں میں

بنا کر ناخدا بھیجا خدا نے سرورِ دیں ﷺ کو
لگی جب ڈوبنے کشتی بشر کی بحرِ عصیاں میں

مہ و مہر و نجوم و کہکشاں ہیں خوشہ چیں اس کے
جو تابش اور کشش ہے آپ ﷺ کے رخسارِ تاباں میں

نہ کیوں بھیجوں انھیں گجرے درودوں اور سلاموں کے
خدا رطب اللساں توصیف میں ہے جن کی قرآں میں

نقوشِ پا نظر آتے ہیں ایسے شاہِ دوراں ﷺ کے
کھلے ہوں پھول تازہ جس طرح فصلِ بہاراں میں

کروں گا حمد خالق کی، لکھوں گا نعت احمد ﷺ کی
رہے گی روشنی جب تک مری چشمِ فروزاں میں

محبت میں نبی ﷺ کی جس قدر انسان بڑھتا ہے
فروغ اتنا ہی ہو جاتا ہے اس کے نورِ ایماں میں

سرِ مُو بھی نظر آتی نہیں پھولوں کے چہرے پہ
کشش اور تازگی ہے جو نبی ﷺ کے رُوئے خنداں میں

بجز اس کے کوئی جذبہ سما سکتا نہیں اس میں
کہ عشقِ شاہِ دوراں ﷺ ہے مکیں دل کے شبستاں میں

حافظ محمد صادق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُجالا گر نہیں عشقِ نبی ﷺ کا چشمِ گریاں میں
جھلک منزل کی دے کیسے دکھائی دشتِ امکاں میں

کھل اُٹھیں پھول رحمت کے، کرم کے اُگ پڑیں چشمے
مرے آقا ﷺ قدم رنجہ جو فرمائیں بیاباں میں

وجودِ سرورِ دیں ﷺ کی عطا ہے جملہ زیبائش
بجائے خود وگرنہ کیا کشش ہے بزمِ دوراں میں

نگاہِ مصطفیٰ ﷺ کی دین ہیں گہرائیاں ساری
ثنا گوئے نبی ﷺ کے فکر و فنِ عجز ساماں میں

ولائے شاہِ دیں ﷺ جوں جوں فزوں تر ہوتی جاتی ہے
مٹا جاتا ہے توں توں فرق دامان و گریباں میں

شبِ معراج کی ممنون ہے ایک ایک سانس اپنی
نجاتِ امتِ عاصی ہے شامل عہد و پیماں میں

بحمداللہ! نورِ نعت ہے فیضان جلوہ گر
"نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں"

فیض رسول فیضان

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جھلکتا ہے نبی ﷺ کا نامِ نامی چشمِ گریاں میں
یہی ہے وِرد سب سے قیمتی بخشش کے ساماں میں

دکھائی ہر طرف دیتا ہے نامِ مصطفیٰ ﷺ مجھ کو
"نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں"

اعجاز فیروز اعجاز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہی بس آرزو ہے ایک مدت سے دل و جاں میں
ثنائے مصطفیٰ ﷺ کے پھول بکھلتے اس گلستاں میں
یہی اعجاز اسمِ احمدِ مرسل ﷺ کا دیکھا ہے
جواب اب مجھ کو ملتا ہے مری ہر بات کا "ہاں" میں
صدا افلاک میں پھیلی ہوئی صَلِّ عَلیٰ کی تھی
کہ نورِ جاودانی ڈھل رہا تھا شکلِ انساں میں
میں اُن کی پیروی میں جب کسی کے کام آتا ہوں
مقامِ خاص ہو جاتا ہے میرا چشمِ یزداں میں
ضیائے رحمتِ عالم ﷺ سے دُنیا میں اُجالا ہے
یہ وہ سورج ہے جو ڈھلتا نہیں ہے بزمِ دوراں میں
انھی کے ذکر سے اک تازگی ہے روزِ اول سے
"نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں"
معطر ہے فضائے روح توصیفِ محمد ﷺ سے
انھی کی ذات کی خوشبو ہے میرے اس گلستاں میں
لطیف اس وقت لطفِ نعمتِ خالق کی یاد آئے
درودوں کی دھنک جب پھیل جائے چشمِ حیراں میں

محمد لطیف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لہو بن کر سفر کرتی ہے مومن کی رگِ جاں میں
بجز حبِّ نبی ﷺ رکھا ہی کیا ہے دین و ایماں میں
خدایا خواب میں دیدار ہو جائے محمد ﷺ کا
چھلک جانے کو آنسو ہیں وگرنہ چشمِ گریاں میں
اگر بابِ کرم کُھل جائے تو بن جائے بات اپنی
طوالت ہے بہت ورنہ مری فہرستِ عصیاں میں
تمنا تھی، مروں مدحت سرائے مصطفیٰ ﷺ بن کر
ہوئی مقبول میری التجا دربارِ یزداں میں
مرے پاؤں زمیں پر ہیں مگر افلاک پہ نظریں
میں جب سے آ گیا ہوں آپ ﷺ کی بزمِ ثنا خواں میں
ترے فیض و کرم سے یا نبی ﷺ ہے روشنی ہر جا
"نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں"
اگر ہوتے نہ ان کے ناخدا سرکارِ ہر عالم ﷺ
بھٹکتی رہتی ہماری کشتیاں گرداب و طوفاں میں
چلے گی تا ابد اختر ہواؤں کے مقابل بھی
بڑی ہے استقامت آپ ﷺ کی شمعِ فروزاں میں

رحمت علی اختر

صلی اللہ علیہ وسلم

تمازتِ حشر میں کیسی بھی ہو خورشید رخشاں میں
ہمیں کیا، ہم تو ہوں گے مصطفیٰ ﷺ کے ظلِ داماں میں

پیمبر ﷺ کی محبت اور الفت شہرِ طیبہ کی
بجائے خوں رواں ہے میرے ہر تارِ رگِ جاں میں

تصوّر میں طوافِ روضۂ سرور ﷺ کیے جاؤں
سبق میرے لیے ہے گردشِ گردونِ گرداں میں

رسولِ خالقِ عالم ﷺ کی رحمت کا اثر دیکھا
نگوں سر میں، نگاہِ عجز میں، دستِ پشیماں میں

رسولِ پاک ﷺ کی مدحت کے جن سے لفظ بنتے ہیں
لکیریں وہ لگائیں رب نے دستِ منقبت خواں میں

یہ ہیں اور وہ نہیں احسان مندِ آقا و مولا ﷺ
بھی تفریق تو رکھی گئی انسان و حیواں میں

معلوم اُس جگہ ہوں یا نہ ہوں گلیاں مدینے کی
چلا تو جاؤں نعتوں کے تصدّق باغِ رضواں میں

نقوشِ پائے سرور ﷺ کی ضیا بخشی کے کیا کہنے
چمک ایسی کہاں مہرِ درخشاں، ماہِ تاباں میں

ہے متمکن پیمبر ﷺ کی محبت فضلِ خالق سے
"نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں"

جو قسمت ساتھ دے میرا تو باتیں اُن ﷺ کی گھر کر لیں
"نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں"

جمالِ گنبدِ خضرا کی ہیں رعنائیاں داخل
"نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں"

نگاہِ لطف جب محمودؔ کے سرکار ﷺ نے ڈالی
فرشتوں کو نظر کچھ بھی نہ آیا فردِ عصیاں میں

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

نظر آتا ہے جو رحماں میں اور محبوبِ رحماں ﷺ میں
سمجھنا اُس تعلّق کا، نہیں انساں کے امکاں میں

نبی ﷺ کی خاکِ پا اُس سے کہیں ارفع تریں نکلی
بلندی کا تصوّر جو بھی تھا فکرِ سخنداں میں

لگا ہم کو کہ وہ نعتِ پیمبر ﷺ گنگناتے ہیں
پرندوں کے سنے جو چہچہے صبحِ گلستاں میں

مدد بڑھ کر قیامت میں بھی کی سرکار ﷺ نے میری
ندامت کی نمی پائی جو میرے اشکِ لرزاں میں

کمالِ حسن، آقا ﷺ نے کہا ہے حسنِ سیرت کو
بلالؓ و ابنِ یاسرؓ سا کہاں ہے یوسفستاں میں

شکوہ و طمطراق و جاہ آقا ﷺ کے گدا جیسا
کہیں آیا نظر محمودؔ تم کو میر و سلطاں میں؟

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

یُوں ہوئی یادِ رُخِ محبوب ﷺ مہمانِ حیات
آنسو آنسو بن گیا شمعِ فروزانِ حیات

میری جانب بھی ہو شانِ لطف اے جانِ حیات
وہ نگاہیں جو بدل دیتی ہیں عنوانِ حیات

کر دیا پُر گوہرِ مقصد سے دامانِ حیات
یا نبی ﷺ تم بن کر آئے ابرِ نیسانِ حیات

تم نے آ کر سوزنِ رحمت سے کی بخیہ گری
پارہ پارہ ہو چکا تھا ورنہ دامانِ حیات

زندگی کے آپ نے سمجھائے اَسرار و رموز
آپ سے پہلے کے حاصل تھا عرفانِ حیات

تم نے قیدِ جہل سے بخشی نجات دائمی
ہر نفس تھا خلق کو زنجیرِ زندانِ حیات

ان کی دُھن، ان کی لگن، ان کی تمنا، ان کی یاد
مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات

تیرے صدقے اے بہارِ فرقتِ کوُئے حبیب ﷺ
ہے پھلا پھولا، خدا رکھے گلستانِ حیات

شانۂ اَخلاق سے تم نے سنوارے پیچ و خم
ورنہ تھی اُلجھی ہوئی زلفِ پریشانِ حیات

اے دیارِ مصطفیٰ ﷺ میں مَرنے والے خوش نصیب
کس حسیں انداز سے بدلا ہے عنوانِ حیات

علامہ اختر الحامدی

صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ﷺ کے دستِ عطا میں ہے قلمدانِ حیات
آپ کو لکھوں، مرے آقا ﷺ میں عنوانِ حیات

آج بھی نوکِ زباں پر ہے ستاروں کا ہجوم
ہیں منور آج بھی تارِ گریبانِ حیات

کب قلم ہے لائقِ اظہارِ وصفِ مصطفیٰ ﷺ
لفظ یہ بے ربط میرے کب ہیں شایانِ حیات

ایک اک ساعت کتابِ زندگی کا معجزہ
ایک اک لمحہ پیمبر ﷺ کا ہے عرفانِ حیات

سر برہنہ ہُوں سرِ مقتل میں کب سے یا نبی ﷺ
ہو رفو نظرِ کرم سے چاکِ دامانِ حیات

میری نسلوں کے پیمبر ﷺ حشر تک مہکا رہے
آپ ﷺ کے انفاسِ اطہر سے گلستانِ حیات

بعد مرنے کے زیارت سے مشرف، چشمِ نم
اور بھی پختہ ہُوا ہے قصرِ ایقانِ حیات

کس لیے ہاتھوں پہ سورج کو سجا لیتی ہوا
ان ﷺ کے نقشِ پا سے روشن ہے شبستانِ حیات

قرض پہلے ہی بہت ہے اُمتِ مرحوم پر
جبر کے موسم طلب کرتے ہیں تاوانِ حیات

ہر خزانے کی انھیں بخشی گئی ہیں کنجیاں
ان ﷺ کی چوکھٹ سے عطا ہوتے ہیں ارکانِ حیات

چند آنسو ہیں یہ اُمت کے فقط زادِ سفر
"مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات"

صرف نعتِ مصطفیٰ ﷺ سچا حوالہ ہے ریاضؔ
دوسرے یہ سب حوالے ہیں رقیبانِ حیات

ریاض حسین چودھری

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نورِ محبوبِ خدا ﷺ ٹھہرا جو عنوانِ حیات
جگمگا اٹھا یکایک رُوئے دیوانِ حیات

مسکنِ یادِ نبی ﷺ ہے قلبِ شادانِ حیات
طالبِ دیدِ نبی ﷺ ہے چشمِ حیرانِ حیات

عشقِ ختم المرسلین و اُسوۂ میرِ اُمم ﷺ
ایک دینِ زندگی ہے ایک ایمانِ حیات

زندگانی ہے عبارت آپ ہی کی ذات ہے
ہے ثنا خوانِ پیمبر ﷺ ہی ثنا خوانِ حیات

یوں گلِ چیدہ سرِ شاخِ ہو ہاشم کھلا
لہلہا اٹھا مسرت سے گلستانِ حیات

اے شہیدانِ روائے مصطفیٰ ﷺ! پائندہ باد
زندگانی تم پہ صدقے، تم ہو مردانِ حیات

دیکھ کر آیاتِ خالق جب ہوئے واپس حضور ﷺ
پہلے سے کچھ اور دوبالا ہوئی شانِ حیات

سارے عکس و نقش ہیں مہرِ حرا سے مستنیر
فیضیابِ جلوۂ رحمت ہے ایوانِ حیات

زیست کی تجدید ہے میلاد کا دن ہر برس
جابجا ہوتا ہے دُنیا بھر میں اعلانِ حیات

دل میں بھی ان کا خیال، آنکھوں میں بھی ان کا جمال
"مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات"

نعت سے پہلو تہی فیضانؔ میں کیسے کروں
نعت ہے میرے لیے گویا دل و جانِ حیات

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ارضِ طیبہ جا کے ہی ہوتا ہے امکانِ حیات
ہیں مرے آقا ﷺ ہی روحِ زندگی جانِ حیات

خوشبوئے ذکرِ پیمبر ﷺ سے معطّر ہے فضا
ہے اٹا گلہائے مدحت سے یہ دامانِ حیات

زندہ رہنے کو حوالہ ہے مدینے کا بہت
یہ حوالہ ہی ہے وجہِ شوکت و شانِ حیات

سرمدی نورِ ازل پھوٹا تھا فاراں سے کبھی
ہے منور آج بھی اس سے خیابانِ حیات

جس بہارِ بے خزاں سے مہکی ہے ارضِ عرب
نکہت افزا اس سے ہے اب بھی گلستانِ حیات

سکّۂ حبِّ نبی ﷺ ہی کام آتا ہے جہاں
ہے کھلی بازارِ عالم میں وہ دکّانِ حیات

رحمۃٌ للعالمیں ہیں آپؐ ہی اور آپ کی
رحمۃٌ للعالمینی ٹھہری عنوانِ حیات

اس میں گر ہو جائے شامل جذبۂ عشقِ نبی ﷺ
درد پھر خود آپ بن جاتا ہے درمانِ حیات

زادِ رہ ہے چشمِ گریاں، قلب و جانِ سوختہ
"مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات"

نعمتِ عظمیٰ ہیں نیّرؔ مصطفیٰ ﷺ خیر الوریٰ
اَن گنت ہے نعمتوں سے یوں تو پُر خوانِ نعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ ﷺ حسنِ زندگی ہیں، آپ عنوانِ حیات
آپ ﷺ کے دم سے ہوا روشن شبستانِ حیات
آپ ﷺ سے ایسا بندھا ہے میرا دامانِ حیات
آپ ﷺ دینِ قلب و جاں ہیں، آپ ایمانِ حیات
آپ ﷺ نے آزاد کر ڈالے غلامانِ حیات
ٹوٹنے والی نہ تھی زنجیرِ زندانِ حیات
آپ ﷺ کی رحمت کا اک ذرّہ سا سکتا نہیں
تنگ آتا ہے نظر، اس وجہ دامانِ حیات
آپ ﷺ جانے کب بلا لیں مجھ کو اس اُمید پہ
باندھ کر اک عمر سے بیٹھا ہوں سامانِ حیات
نزع کے وقت آپ کے رُخ کی تلاوت ہو نصیب
سارے ارمانوں پہ بھاری ہے یہ ارمانِ حیات
آپ کی ناموس پہ مرنے سے ملتا ہے دوام
کس طرح یہ راز سمجھیں گے غلامانِ حیات
ہو گیا ثابت شبِ معراج یہ صادق جمیل
آپ ﷺ روحِ دو جہاں ہیں، آپ ہیں جانِ حیات

صادق جمیل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاکِ طیبہ سے رقم کرتا ہوں عنوانِ حیات
ذکرِ آقا ﷺ سے سجاتا ہوں میں ایوانِ حیات
حرمتِ اسمِ محمد ﷺ کے لیے دیدہ ورو!
توڑ سکتا ہوں میں پابندی و پیمانِ حیات
مسجدِ نبوی ﷺ میں بیٹھا ہوں میں جالی کے قریں
دم نکل جائے یہیں، بس ہے یہ ارمانِ حیات

شاکر کنڈان

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب سے پھیلایا درِ اقدس پہ دامانِ حیات
بے نیازِ ہر دو عالم ہم ہوئے جانِ حیات ﷺ
روشنی ہی روشنی ہے میرے گھر میں یا نبی ﷺ
آپ ﷺ کی رحمت سے مہکا ہے گلستانِ حیات
آپ ﷺ سے نسبت ہمارے واسطے اعزاز ہے
"مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات"
آپ ﷺ کے روضے کی جالی چوم لی جس آنکھ نے
اس نے رکھا ہی نہیں پھر کوئی ارمانِ حیات
آپ کے اخلاقِ حسنہ کی نہیں آقا ﷺ! مثال
آپ ﷺ سے اچھا کہاں ہے کوئی عنوانِ حیات
ہم فقیروں کو دوبارہ حاضری کا اذن ہو
ہو میسر کملی والے ﷺ ہم کو عرفانِ حیات
خیر کا رستہ دکھایا آپ ﷺ نے انسان کو
اس سے بڑھ کر اور کیا سجّاد احسانِ حیات

سجّاد مرزا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنا ایماں، اپنا فن، اپنا دبستانِ حیات
ان ﷺ کے رنگ میں رنگ لیا ہے سب گلستانِ حیات
ان کے خدّوخال، ان کی یاد دل میں بس گئی
"مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات"
ہیں محمد مصطفیٰ صلِّ علیٰ کی برکتیں
پایۂ تکمیل تک پہنچے ہیں ارمانِ حیات
رحمتِ عالم، شفیع المذنبیں، خیر الانام ﷺ
گونج اُٹھا ہے انھی ناموں سے ایوانِ حیات
ہے دعا شوکت، خدا توفیق دے اعمال کی
ان کا قرآں، ان کی سنّت میرا عنوانِ حیات

سید عبد العلی شوکت

صلی اللہ علیہ وسلم

جب لکھا قرطاس پر خامہ نے عنوانِ حیات
اے خوشا! صلِ علیٰ یاد آئے وہ جانِ حیات ﷺ
زندہ رکھتی ہے مجھے مدحت شہِ کونین ﷺ کی
زیست پر میری نہیں ہے کچھ بھی احسانِ حیات
پھول ہیں ہر سُو محبت کے ادب کے چاہ کے
ان ﷺ کی سیرت سے ہے مہکا مہکا بستانِ حیات
نورِ احمد ﷺ سے منور گوشہ گوشہ دہر کا
ان کی خوشبو سے معطر ہے گلستانِ حیات
صاف ظاہر ہے حدیثِ سیدِ لولاک ﷺ سے
ہے قلمرو آپ کی سارا قلمدانِ حیات
زندگی ہے آپ کی موجودگی سے زندگی
آپ ﷺ اپنے ساتھ لے کر آئے امکانِ حیات
قبر میں سرکار والا ﷺ کی زیارت کے لیے
توڑ کر جاؤں گا کب یا رب میں زندانِ حیات
ان ﷺ پر ان کی آل پر اصحابؓ پر نازش درود
"مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات"

محمد حنیف نازش قادری

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ دعا ہے مصطفیٰ ﷺ ہو جائیں پرسانِ حیات
چاک ہوتا جائے گا ورنہ گریبانِ حیات
جو ہیں تیرے باعثِ تخلیق ان کو یاد کر
گونجتا ہے بزمِ دنیا میں یہ اعلانِ حیات
الفتِ خلاق و تخلیقِ پیمبر ﷺ پر ہُوا
حسنِ ایقانِ وجود اور حسنِ ایقانِ حیات

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ﷺ وجہِ دوسرا ہیں آپ عنوانِ حیات
آپ ﷺ کے در کی غلامی باعثِ شانِ حیات
ہر گھڑی دل میں سجاؤں آپ ﷺ کی چاہت کے پھول
ہر گھڑی رکھوں معطر اپنا گلدانِ حیات
آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی آپ کا ذکرِ جمیل
جانِ فن، جانِ ادب، جانِ سخن، جانِ حیات
کیا کہوں میں آرزوئے مصطفیٰ ﷺ کیا چیز ہے
اب مجھے اچھا بہت لگتا ہے ارمانِ حیات
دل میں ان ﷺ کی یاد لب پر نعت کا رکھتا گلاب
دیکھ لو خالی نہیں ہے میرا دامانِ حیات
بس تمنا آپ ﷺ کی دل میں لیے پھرتا ہوں میں
"مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات"
آپ ﷺ کی سیرت نے سیدھی راہ دکھلائی مجھے
آپ ﷺ کی نسبت نے بخشا مجھ کو عرفانِ حیات
نعت کا جاوؔد خیال آئے تو لب چپ ہی رہیں
بھیگ جاتی ہیں مگر اشکوں سے چشمانِ حیات

غضنفر علی جاوؔد چشتی

صلی اللہ علیہ وسلم

زندگی رب کی عطا کردہ ہے آقا ﷺ کے طفیل
رب کرے ہو جائے سب لوگوں کو عرفانِ حیات
رحمتِ سرور ﷺ سے اک مضمون پر ہیں مشتمل
ساری منظومات، سب اشعار دیوانِ حیات
موت کا محمودؔ خواہش مند ہے طیبہ میں یوں
ہو چکا ہے اس کو علمِ رازِ پنہانِ حیات

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وسلم

مدحِ پیغمبر ﷺ کیے جاتے ہیں دورانِ حیات
"مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات"
مشغلہ بھی میری کتابِ زندگی کا نعت ہے
اور یہی سرنامۂ ابواب و عنوانِ حیات
مان لو آقا ﷺ کے فرمودات و ارشادات کو
مومنوں کے واسطے تو ہے یہ فرمانِ حیات
یادِ آقاؐ، ذکرِ سرورؐ، وردِ نامِ مصطفیٰ ﷺ
موت، ان کاموں میں آ جائے تو ہے آنِ حیات
حفظِ ناموسِ حبیبِ کبریا ﷺ ہے زندگی
غازی علم الدینؒ تھا بس مرتبہ دانِ حیات
ایک اک لمحہ نبی ﷺ کی مدح کا حاصل ہُوا
مجھ پہ کچھ کم تو نہیں یارو! یہ احسانِ حیات
عترتؓ و اصحابؓ سرور ﷺ کی ثنا خوانی کروں
کوئی تو ہو جائے مجھ سے کام شایانِ حیات
روح و جاں میں نور یوں اُترا نبی ﷺ کے شہر کا
نور افزا ہو گئی شمعِ فروزانِ حیات
زندگی پائی ہے جب ان ﷺ کے وسیلے سے، تو ہیں
مدح خوانانِ پیمبر ﷺ، مدح خوانانِ حیات
کیا ہیں امکاناتِ نعتِ سرورِ کونین ﷺ کے
سوچتا رہتا ہوں میں تا حدِّ امکانِ حیات
پائے گا پروانہ آزادی کا روضے کے قریب
روح کا طائر کہ ہے محبوسِ زندانِ حیات
خاکِ طیبہ اب کرم فرمائے گی محمودؔ پہ
موت کی جانب نظر آتا ہے رُجحانِ حیات

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ﷺ کے شیدائیوں کو ڈس رہے ہیں حادثات
رحمۃ للعالمیں ﷺ کیجے نگاہِ التفات
آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی نعمتِ کونین ہے
آپ ﷺ ہیں سرمایۂ جاں، روح و دل کی کائنات
سینہ بریاں، چشم گریاں ہے، نبی ﷺ کے ہجر میں
"مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات"
بات اُن کی، یاد ان کی، ذکر ان کا اے خوشا
"مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات"
آرزوئے دید، ذوقِ حاضری، عرضِ کرم
"مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات"
آپ ﷺ نے ذوقِ سفر کو یہ لطافت بخش دی
اب ہے میرے ہر قدم پہ ایک شہرِ ممکنات
سربکف نکلا ہے جو گھر سے نبی ﷺ کے عشق میں
موت نے چھڑکے ہیں اس کے سر پہ گلہائے حیات
کیں غمِ محبوبِ سبحانی ﷺ میں تڑپوں رات دن
کاش دنیا کی خوشی سے مجھ کو مل جائے نجات
مشرق و مغرب ہی کیا سرکار ﷺ سے ہیں فیضیاب
آپ ﷺ کے جلووں سے تابندہ ہے روحِ شش جہات
کروٹوں سے اب دلِ مضطر کے آتی ہے صدا
دن مرا مکہ میں گزرے تو مدینہ میں ہو رات
دشتِ گمراہی میں گم تھی جستجوئے زندگی
نقشِ پا سے آپ ﷺ کے روشن ہوئی راہِ نجات
موت کیا ہے؟ زندگی کا اک پڑاؤ ہے حمیدؔ
کاش ہو در پہ نبی ﷺ کے یہ حسیں تر واردات

پیرزادہ حمید صابری

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مرحبا صد مرحبا! تشریف لائی جب وہ ذات
بجھ گیا آتشکدہ اور گر پڑے لات و منات
رشتہ جوڑا اس طرح مخلوق کا خالق کے ساتھ
اہلِ دنیا کو ملی باطل خداؤں سے نجات
پڑ گئی جس پر بھی اُن کی ایک چشمِ التفات
مل گئی اس کو غمِ دنیا و عقبیٰ سے نجات
ہے مُزیّن نعت گوئی کے سبب جس کی حیات
جنتوں ماوا مقدر اُس کا ہے بعد از ممات
فرقتِ طیبہ میں جب آنکھوں سے بہتی ہے فرات
تب کہیں جا کر رقم ہوتی ہے اک شفّاف نعت
آمدِ سرکار ﷺ کا اعجاز بھی ہے دیدنی
دُم دبا کر بھاگتی آئی نظر تاریک رات
ان ﷺ کے اوصافِ حمیدہ ہوں بیاں، ممکن نہیں
بے حساب ان کے محاسن، لاتعد ان کی صفات
اہلِ ایماں کی نظر میں حُسنِ یوسفؑ کچھ نہیں
ہے نبی ﷺ کے حسن کی خیرات حسنِ کائنات
چٹکیاں لیتا ہے دل میں کیوں بچھڑ جانے کا غم
جنتِ طیبہ میں آ کر دن گزر جائیں جو سات
نعت گوئی اس لیے کرتا ہوں میں شام و سحر
نعت گوئی حشر میں ہو جائے گی وجہِ نجات
گو بظاہر میری جھولی میں کوئی نیکی نہیں
ہُر ہیں لیکن نعت کے پھولوں سے اوراقِ حیات
جب ذکیؔ مرنے لگے تو یاد اُن کی دل میں ہو
اور ہو یا رب! زباں پر السّلامُ وَالصّلوٰۃ

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وردِ اسمِ مصطفیٰ ﷺ ہے میری ساری کائنات
بخششوں کا یہ وسیلہ ہے، یہ ہے راہِ نجات
فخر ہے مجھ کو غلامی پر رسولِ پاک ﷺ کی
"مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات"
سوچ تو اک دائرہ ہے، شان کیسے ہو بیاں
دائرہ در دائرہ در دائرہ ہیں معجزات
وہ فصاحت، وہ بلاغت، وہ بصارت، وہ رموز
معجزہ در معجزہ در معجزہ ہے اُن کی ذات
ذکر کا اعجاز ہے جو آگہی بڑھتی گئی
سلسلہ در سلسلہ در سلسلہ چلتی ہے بات

اعجاز فیروز اعجاز

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دل میں ان کی آرزو، ہونٹوں پہ جاری ان کی نعت
"مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات"
معتبر ٹھہرا زمانے کی نگاہوں میں وہی
جس نے رکھی ہے سدا پیشِ نظر آقا ﷺ کی ذات
ہادیٔ برحق ﷺ کی چوکھٹ پہ جھکایا جس نے سر
مل گئی اس آدمی کو دہر کے غم سے نجات
مصطفیٰ ﷺ کو میرے گر تخلیق فرماتا نہ رب
یہ زمین و آسماں ہوتے، نہ ہوتی کائنات
نعت لکھتے وقت یہ محسوس ہوتا ہے مجھے
جیسے دنیا بھر کی دولت لگ گئی ہو میرے ہاتھ
تو ہے شہکارِ خدا اے رحمت للعالمیں ﷺ
تیری رحمت کے سہارے چل رہی ہے کائنات
نعت گویانِ نبی ﷺ میں تو جو شامل ہے لطیفؔ
اس کا باعث ہے پیمبر ﷺ کی نگاہِ التفات

محمد لطیف

صلی اللہ علیہ وسلم

روشنی لیتا رہے اسوہ سے جو حسنِ حیات
پیش آ سکتی نہیں ہیں اس کو کوئی مشکلات
آپ ﷺ نے آ کر بتایا جب ہمیں تفصیل سے
تو کھلا سب امتیاز منکرات و طیبات
ربِّ واحد سے ہوئی آگاہ خلق آپ آئے تو
ورنہ مسجودِ جہاں تھے روز و شب لات و منات
روز و شب لکھتا رہوں گا میں ثنائے مصطفیٰ ﷺ
ساتھ دے گی جب تلک میری حیاتِ بے ثبات
ہیں رنگین حسنِ پیغمبر ﷺ مظاہر حسن کے
اس لیے رعنا و جاذب ہے یہ بزمِ شش جہات
حمدِ رب، نعتِ نبی ﷺ، نانِ جویں، دل کا سکوں
"مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات"
حافظ اختر کو جلوہ خواب میں دکھلائیے
تا کہ اہلِ دل کو بتلائے وہ دل کی واردات

حافظ محمد صادق

صلی اللہ علیہ وسلم

جلوہ فرما ہو گئی جس وقت پیغمبر ﷺ کی ذات
گر پڑے فرشِ زمیں پر ایک دم لات و منات
خالقِ ارض و سما چاہے تو ان کے لب کھلیں
رحمۃ للعالمیں ﷺ کی بات ہے خالق کی بات
انبیاء و مرسلینؑ رب میں بھی لاریب و شک
معتبر ہیں ہر طرح سے آپ ﷺ کی ذات و صفات
مطمئن ہے دل ہمارا ایک حرفِ نعت سے
"مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات"
آپ ﷺ کے صدقے مہ و خورشید و اختر کا وجود
آپ ﷺ کی خاطر ہوئی تخلیق ساری کائنات

رحمت علی اختر

صلی اللہ علیہ وسلم

جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر
ماہِ میلادِ مبارک کا ہلال آیا نظر
صَرفِ نظارہ ہیں خوبانِ جہاں آفاق میں
کون زیرِ عرشِ رب یہ خوش جمال آیا نظر
پھر ربیع الاول آیا، پھر مسلماں شاد ہیں
عیدِ میلادُ النبی ﷺ کا پھر ہلال آیا نظر
چاند دیکھا، سینے روشن، دل منور ہو گئے
اے عرب کے چاند ﷺ یہ تیرا کمال آیا نظر
ہے نوید فتح و نصرت آمدِ ماہِ ربیع
جبر و ظلم و جور میں ہر جا زوال آیا نظر
دے ہمیں "عیدی" میں امن جاوداں ربِّ کریم
عیدِ میلادِ محمد ﷺ کا ہلال آیا نظر
جب ازل میں بن کے مہر و ماہ چمکے انبیاءؑ
آمنہؓ کا لال ﷺ سب میں بے مثال آیا نظر
اے ضیا شیدائیانِ مصطفیٰ ﷺ کو دے نوید
منعقد جشنِ ولادت ہو، ہلال آیا نظر

علامہ ضیاء القادری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ ﷺ کی شکل میں حق کا جمال آیا نظر
سیرتِ اطہر میں ہر اوجِ کمال آیا نظر

کائنات اُس کے لیے تسخیر فرمائی گئی
اُس کے قدموں میں نظامِ ماہ و سال آیا نظر

وہ ہیں جس کے باطنی انوار بے حد و شمار
زیست کے ہر دائرے میں بے مثال آیا نظر

شانِ استقلال ہر غزوے میں پائی دیدنی
رُوئے انور مشکلوں میں بھی بحال آیا نظر

خاندانی نفرتوں کے بت ہوئے سب پائمال
خانۂ کعبہ کی چھت پر جب بلالؓ آیا نظر

اہلِ طائف کو دعا دیتا تھا ہو کر زخم زخم
وادیٔ نخلہ میں جب رحمت خصال ﷺ آیا نظر

چلتا تھا اُس کے اشارے پر کھلونا چاند کا
مہد میں جب آمنہ بی بیؓ کا لال ﷺ آیا نظر

جب حیاتِ زندگی افروز پر ڈالی نظر
پُر سدا پھولوں سے دامانِ خیال آیا نظر

زخم ہوں ظاہر کے وہ تائبؔ کہ باطن کے ہوں گھاؤ
اُسوۂ احسن میں سب کا اندمال آیا نظر

حفیظ تائبؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مکہ میں جب وہ حبیبِ ذوالجلال ﷺ آیا نظر
سب کے سب باطل خداؤں پر زوال آیا نظر

مجھ کو مکّہ میں جلالِ ذوالجلال آیا نظر
اور مدینے میں جمالِ خوش جمال آیا نظر

خلدِ طیبہ میں عجب رنگِ جمال آیا نظر
یعنی عکسِ حسنِ ربِّ لم یزال آیا نظر

ہر کوئی شہرِ نبی ﷺ میں خوش خصال آیا نظر
اس کے قول و فعل میں اک اعتدال آیا نظر

ان کے ہی خُلقِ عظیم اور اُسوہ کا اعجاز ہے
ایک اک اہلِ مدینہ باکمال آیا نظر

وہ بصد حسنِ عقیدت اُن پہ قرباں ہو گیا
جس کو عشقِ سرورِ دیں ﷺ کا مآل آیا نظر

زائرِ طیبہ کی چشمِ گوہر افشاں میں مجھے
روضہ کی دیدِ مکرّر کا سوال آیا نظر

ان کے بارانِ کرم نے میرا چہرہ دھو دیا
میرے ماتھے پر جو عکسِ انفعال آیا نظر

میرے ذہنِ تار میں آیا جو روضے کا خیال
یہ خیال اچھا مجھے روشن خیال آیا نظر

سیرِ گلشن کو میں جب بھی صحنِ گلشن میں گیا
شاہِ خوباں ﷺ کا مجھے ہر سُو جمال آیا نظر

ان کی رحمت ہی کو دی آواز میں نے اے ذکیؔ
سر پہ جب بھی سایۂ حزن و ملال آیا نظر

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

صلی اللہ علیہ وسلم

کتنی صدیوں بعد وہ صاحب جمال ﷺ آیا نظر
سیّد والا صفات و باکمال آیا نظر
جملہ انس و جاں تھے جس کے منتظر وہ سر بہ سر
رحمت حق ﷺ شانِ ربِ لایزال آیا نظر
چشم گیتی کو اچانک روشنی میں ایک دن
"جلوۂ محبوبِ ربِ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
ہر زمانے کا پیمبر ﷺ، محسنِ انسانیت
صورتِ ماضی و استقبال و حال آیا نظر
وہ کہ ہے پیمانۂ امروز و فردا سے الگ
ماورائے صبح و شام و ماہ و سال آیا نظر
جامعِ جملہ خصائص ہر دو عالم میں حضور ﷺ
مجتمع اس ذات میں ہر اک کمال آیا نظر
ہیں اساسِ زندگی وہ سرور و مولائے کل ﷺ
ایک پل جینا بنا جن کے محال آیا نظر
امتِ خیر البشر ﷺ میں کب سے ہے قحط الرجال
بندۂ حق ان میں نیرؔ خال خال آیا نظر

ضیا نیرؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

آستانِ صاحبِ جود و نوال آیا نظر
غم زدہ کوئی نہ کوئی پُرملال آیا نظر
بے بدل مجموعۂ حسن و جمال آیا نظر
"جلوہ محبوبِ ربِ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
ہر علو کردارِ محبوبِ خدا ﷺ کا لازمہ
سیرتِ سرور ﷺ میں ہر اوج کمال آیا نظر
مسجدِ اقصیٰ ہو، بزمِ خلوتِ قوسین ہو
ہر جگہ وہ شاہِ خوباں بے مثال آیا نظر
کوئی قرنیؓ کی طرح دیکھا گیا ان کا محب
فارسیؓ آیا نظر کوئی بلالؓ آیا نظر
ان کے مداحوں نے ان کو جانِ ہر خوبی کہا
ان کے مشتاقوں کو ان میں ہر کمال آیا نظر
ان کے دیوانوں نے آسانی سے کر ڈالا وہ کام
جو خرد مندانِ عالم کو محال آیا نظر
سامنے ان کے ہزاروں ہاتھ تھے طارقؔ دراز
پھر بھی داتا کو مرا دستِ سوال آیا نظر

طارق سلطانپوری

صلی اللہ علیہ وسلم

مجھ کو وہ طیبہ کی نگری میں جمال آیا نظر
"جلوۂ محبوبِ ربِ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
کارزارِ جنگ میں شاہِ دو عالم ﷺ کا ہمیں
عسکریت کا عجب اوج و کمال آیا نظر
جب حنینی معرکے میں اک غلط فہمی ہوئی
چہرۂ رحمت پہ لوگوں کو جلال آیا نظر
جاگ اٹھا سویا ہوا میرا مقدر خواب میں
جب کہ آقا ﷺ کا مجھے حسنِ جمال آیا نظر

شاکرؔ کنڈان

صلی اللہ علیہ وسلم

کنکروں کا بندگی میں کمال آیا نظر
رابطہ سرکار ﷺ سے ان کا بحال آیا نظر
گنبدِ خضریٰ کے پہلو میں جو میں بیٹھا کبھی
ہر طرف شاہِ دو عالم ﷺ کا جمال آیا نظر
"یا محمد مصطفیٰ صلِ علیٰ" میں نے پڑھا
جب سفر میں مرحلہ کوئی محال آیا نظر
سرورِ کونین ﷺ کی تعلیم یاد آنے لگی
جس جگہ بھی کچھ مجھے رزقِ حلال آیا نظر
میرے آقا ﷺ نے جواب اس کا محبت سے دیا
میری آنکھوں میں انہیں جب بھی سوال آیا نظر
دے کے جنت کی بشارت آپ ﷺ نے خوش کر دیا
میری پیشانی پہ جب حُزن و ملال آیا نظر
جس طرف بھی میں نے دیکھا شہرِ طیبہ جھوم کر
"جلوہ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
میں نے رو رو کر دعائے مغفرت مانگی وہاں
مجھ کو جب حسرتؔ گناہوں کا مآل آیا نظر

محمد یونس حسرت امرتسری

صلی اللہ علیہ وسلم

میں درِ اقدس پہ جا کر پڑھ رہا تھا جب درود
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
روضۂ اطہر پہ جا کر بس رہی اتنی خبر
"جلوہ محبوبِ ربِ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
احمدِ مرسل ﷺ کے در پہ یہ ہوا مجھ پہ کرم
"جلوۂ محبوبِ ربِ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
جب بھی غم کے بوجھ سے تھک کر پکارا ہے شفیقؔ
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

پروفیسر محمد شفیق احمد کھوکھر

صلی اللہ علیہ وسلم

کشفِ گریہ میں مجھے ایسا کمال آیا نظر
"جلوہ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
ہو گئے محبوبِ ربِّ کبریا ﷺ خود بھی ملول
جب بھی مظلوموں کے چہروں پہ ملال آیا نظر
خاکِ پائے مصطفیٰ ﷺ نے آسرا مجھ کو دیا
جب بھی اپنی ذات کا مجھ کو زوال آیا نظر
جب بھی میں نے تجزیہ دونوں جہانوں کا کیا
مجھ کو اسمِ مصطفیٰ ﷺ ہی بے مثال آیا نظر
رحمتوں کی روشنی کا ہونے لگتا ہے نزول
جب بھی میلادِ محمد ﷺ کا ہلال آیا نظر
جو گدا بھی سرورِ کونین ﷺ کے در کا ہُوا
نعمتِ صدق و صفا سے مالا مال آیا نظر
پھول کی خوشبو، کلی کا بانکپن، غنچوں کا حسن
مجھ کو ہر اک چیز میں اُن کا جمال آیا نظر
اُس سا خوش قسمت نہ ہو گا کوئی دنیا میں لطیفؔ
گنبدِ خضریٰ پہ جو بھی شخص ڈال آیا نظر

محمد لطیفؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

جھک گیا تھا کعبۂ خالق وہیں تعظیم کو
آمنہؓ کی گود میں جب ایک لالؐ آیا نظر
خوابِ غفلت سے اُٹھے تو بخت روشن ہو گئے
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

بابو محمد رمضان شاہدؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوش خیال و خوش جمال و خوش خصال آیا نظر
ان کا پیکر ہر طرح سے بے مثال آیا نظر
میں نے جب دل کے مدینے میں پڑھا صلِ علیٰ
مجھ کو ہر شریان میں ان کا جمال آیا نظر
مستقل آنکھوں میں اُس کی سبز موسم بھر گئے
گنبدِ خضریٰ پہ جو اک بار ڈال آیا نظر
ہر طرف شہرِ نبی ﷺ میں بٹ رہی تھی روشنی
ان کے در کی خاک سے میں بھی اُجال آیا نظر
لے گئی سبقت سیاہیٔ شب کی دن کے نور پہ
حسن والوں سے کہیں آگے بلالؓ آیا نظر
جالیوں سے جب جدائی کی گھڑی وارد ہوئی
سلسلہ سانسوں کا مجھ کو پائمال آیا نظر
چاند تاروں، آبشاروں، کوہساروں میں جمیلؔ
"جلوۂ محبوبِ ربِ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

صادق جمیلؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر طرف مجھ کو مدینے میں جمال آیا نظر
"جلوۂ محبوبِ ربِ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
نعت گو تو اور بھی دنیا میں آئے بے شمار
کیا کوئی حسانؓ جیسا خوش مقال آیا نظر
جب خدا کے نور کا دل میں مرے آیا خیال
سرورِ عالم ﷺ کا نورِ بے مثال آیا نظر
"یا شفیع المذنبیں ﷺ امداد" کہنا ہی پڑا
نامۂ اعمال جب وقتِ وصال آیا نظر
روضۂ سرکار ﷺ پہ جب سوزؔ ہو گی حاضری
خواب میں وہ ماہِ تاباں اور وہ سال آیا نظر

ڈاکٹر سردار سوزؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باعثِ تسکینِ جاں اُن کا جمال آیا نظر
چارہ سازِ رنج و غم ان کا خیال آیا نظر
کب کوئی لوٹا وہاں سے ہاتھ خالی آج تک
کب کسی لب پہ کبھی حرفِ سوال آیا نظر
سر پہ کوڑا پھینکنے والی بھی تائب ہو گئی
آپ سا کوئی کہاں پُرسانِ حال آیا نظر
آپ ﷺ کے نقشِ قدم جب سامنے رکھ کر چلا
ہو گیا آساں سفر جو بھی محال آیا نظر
ان کی خاطر ہر گھڑی ٹھہری گزشتہ سے بھلی
ان کا ہونا دو جہاں میں بے مثال آیا نظر
جب پڑھا قرآن کو ترتیل سے تجوید سے
آپ ﷺ کو بخشا گیا ہر اک کمال آیا نظر
دیکھنا آیا تو جاوؔد میں نے دیکھا ہر طرف
"جلوۂ محبوبِ ربِ ذوالجلال آیا نظر"

غضنفر علی جاوؔد چشتی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں تو ہر ذرے میں خالق کا جمال آیا نظر
پہ جمالِ سرورِ ﷺ دیں بے مثال آیا نظر
جب بامعانِ نظر تاریخ دیکھی دہر کی
تو عرب کا چاند سب سے خوش خصال آیا نظر
خُلق کا ہو، صدق کا ہو، پیار کا ہو، رحم کا
سیرتِ خیر البشر ﷺ میں ہر کمال آیا نظر
طعن و تشنیعِ عدو سن کر نہ گھبرائے ذرا
اور نہ رخ پہ آپ ﷺ کے کوئی ملال آیا نظر
از زمیں تا آسماں ہر ذرۂ تخلیق میں
"جلوۂ محبوبِ ربِ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

حافظ محمد صادقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جب بھی کوئی بے نوا و خستہ حال آیا نظر
جوش پہ آقا ﷺ کا دریائے نوال آیا نظر
دل نے کی حمدِ خدا، بھیجا پیمبر ﷺ پہ درود
آنکھ کو جب بھی کوئی صاحب جمال آیا نظر
اک نظر سے دیکھنے والا فقیر و شاہ کو
کون جُز مولائے سلمانؓ و بلالؓ آیا نظر
جب دُعا میں واسطہ میں نے دیا سرکار ﷺ کا
عرش کو چھوتا ہوا دستِ سوال آیا نظر
فقر کو جب فخر ٹھہرایا رسولِ پاک ﷺ نے
سر بسجدہ دنیوی جاہ و جلال آیا نظر
سبز گنبد سوچ کر دیکھا جو کعبے کی طرف
''جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر''
وصف جو بھی نعت گو فیضان میں روشن ہوا
غور سے دیکھا تو نسبت کا کمال آیا نظر

فیض رسول فیضانؔ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپ ﷺ جب معراج کی شب حق سے ملنے کو گئے
وصل کے لمحوں میں بھی اُمت کا حال آیا نظر
حجرِ اسود نصب یوں کروایا، خوں ریزی ٹلی
آپ ﷺ سے حسنِ تدبّر کا کمال آیا نظر
''رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ'' سرکار ﷺ فرماتے رہے
اپنی اُمت کی خطاؤں پہ ملال آیا نظر
دشمنوں کو بھی دعائے خیر جو دیتا رہا
وہ نبی ﷺ ساقیؔ جہاں میں خوش خصال آیا نظر

غلام رسول ساقیؔ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

انبیاءؑ کا جس گھڑی حُسنِ کمال آیا نظر
آمنہؓ کا لال ﷺ سب سے بے مثال آیا نظر
کیا کہوں عشقِ نبی ﷺ میں کون سا یہ موڑ ہے
دل کے آئینے میں ہر جانب بلالؓ آیا نظر
دشتِ کربل میں حسینؓ ابنِ علیؓ کے روپ میں
''جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر''
میرے دامانِ طلب کو روشنی سے بھر دیا
اُس مہِ تاباں ﷺ کو جب دستِ سوال آیا نظر
مقصدِ تخلیقِ انساں ہو گیا مجھ پہ عیاں
جب مدینے کے گلی کوچوں پہ ڈال آیا نظر
آ بسے منظر مری آنکھوں میں قاسمؔ خلد کے
گنبدِ خضریٰ کے رنگوں میں جو ڈھال آیا نظر

جاوید قاسمؔ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عید کے دن شفقتِ پدری کا ذمہ لے لیا
جب کسی معصوم چہرے پہ ملال آیا نظر
جنبشِ انگشت سے مہتاب دو ٹکڑے ہوا
معجزہ میرے نبی ﷺ کا بے مثال آیا نظر
کفر و باطل کے گھنیرے ظالمانہ دور میں
کب کوئی ان کے سوا پُرسانِ حال آیا نظر
ایک ذرے کا مقدر بھی ستارہ بن گیا
میرا ہادی، میرا آقا ﷺ جس پہ ڈال آیا نظر
بخت جاگ اُٹھا حلیمہ سعدیہؓ کی گود کا
اُس کو جس دم آمنہ بی بیؓ کا لال ﷺ آیا نظر
چشمِ دل اپنی کھلی تو اس جہاں میں ہر طرف
''جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر''

رحمت علی اخترؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ ﷺ کے در پہ جو آشفتہ حال آیا نظر
بے نیازِ رنج و اندوہ و ملال آیا نظر

وہ شفیعِ عاصیاں ﷺ کا ہے درِ عفو و عطا
زخمِ عصیاں کا جہاں پر اندمال آیا نظر

آقا و مولا ﷺ نے میری سب خطائیں بخش دیں
میری پلکوں پر جو آبِ انفعال آیا نظر

ہم وہیں ٹھہرے وہیں پر ہم نے دھرنا دے دیا
التفاتِ سرور ﷺ کا جس جا احتمال آیا نظر

ہے نجف، کرب و بلا، بغداد، اجمیر و دمشق
جس جگہ طیبہ کا کچھ رنگِ جمال آیا نظر

ہر نظام افراط و تفریطِ ضوابط کا شکار
دینِ سرور ﷺ ہی میں حُسنِ اعتدال آیا نظر

دور تک نظارہ کرنے کے ہوئی قائل نگاہ
آنکھ کی پُتلی میں جب رنگِ بلالؓ آیا نظر

وہ مزار آمنہؓ ہے وہ مزار فاطمہؓ
میرے آقا ﷺ کا جہاں عکسِ جمال آیا نظر

رب نظر آیا انھیں لاریب جن افراد کو
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

تب ہُوا قربان حُرّ ابنِ علیؓ پر جب اسے
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

بالیقیں محمودؔ کو مدحِ نبی ﷺ کرتے ہوئے
عاجزی میں اور خجالت میں کمال آیا نظر

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس لیے ہے میری پونجی میرا سرمایہ نظر
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

اس کی آنکھوں میں اتر آتا ہے عکسِ شہرِ نور
آبِ اشکِ عشقِ احمد ﷺ سے جو دھو لایا نظر

ہو گیا جو فیض یابِ سیرتِ خیر الوریٰ ﷺ
بھائی کی صورت اسے آتا ہے ہمسایہ نظر

ہو گیا سب بے اثر نامِ محمد ﷺ کے طفیل
سحر، ٹونا، ٹوٹکا، آسیب، جن، سایہ، نظر

سب سے بڑھ کر کون سی شے کی حفاظت ہے اہم
میں نے پوچھا مرشدِ کامل سے، فرمایا "نظر"

اِس برس رمضان میں نازشؔ کی ہو جب حاضری
آئے دربارِ نبی ﷺ میں میرا ماں جایا نظر

محمد حنیف نازشؔ قادری

صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ﷺ بالائے زمیں ہیں اور سایہ چرخ پر
آپ ﷺ اہلِ دل کی نظروں میں ہیں مافوق البشر
آپ ﷺ سے کرتے ہیں کسبِ روشنی شمس و قمر
گردِ راہِ شاہِ دیں ﷺ ہے گردشِ شام و سحر
رحمتِ عالم ﷺ نے جب ڈالی ہے اُڑتی سی نظر
کفر کے اشجار پہ مہکے ہیں ایماں کے شجر
آپ ﷺ کے شیداؤں کے حالات ہیں مخدوش تر
رحمۃ للعالمیں ﷺ فرمائیں رحمت کی نظر
اے معینِ بے کساں ﷺ للہ پھر کیجے مدد
کفر کی یلغار ہے پھر عالمِ اسلام پہ
خود پسندی کے مرض میں مبتلا ہیں اُمتی
اے مسیحائے جہاں ﷺ بس اک مسیحانہ نظر
عشق کی آنکھوں سے جب دیکھا جہانِ ممکنات
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
صدق دم جس دم پڑھا ہے ہم نے قرآنِ مبیں
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
کاروانِ غیر کا اس میں گزر ممکن نہیں
شہرِ دل میں چل رہی ہے شاہِ دیں ﷺ کی رہگزر
میری آنکھیں کر رہی ہیں سبز گنبد کا طواف
اور ہے دل کے حرا میں جلوۂ خیر البشر ﷺ
اک نبی ﷺ کے اُمتی ہو ایک رستے پر چلو
اختلافِ باہمی کی رہگزر کو چھوڑ کر
معتقد جو ہو گیا سرکارِ دیں ﷺ کا اے حمیدؔ
وہ خدائے لم یزل کے روبرو ہے معتبر

پیرزادہ حمید صابری

صلی اللہ علیہ وسلم

آنسوؤں سے لکھ رہا ہوں کاسۂ اُمید پہ
خیر کا مخزن عطا فرمایئے خیر البشر ﷺ
سبز گنبد کی تجلی دیکھتا ہوں ہر طرف
میری آنکھوں میں نظر ہے آپ کا فیضِ نظر
آپ ﷺ کے جلوؤں میں دیکھا جلوۂ ربِّ العلا
آپ سے پہلے نگاہِ جستجو تھی بے خبر
کہکشاں ہے آپ ﷺ کے رستے کا تابندہ غبار
اور نقوشِ پائے محبوبِ خدا ﷺ شمس و قمر
دشتِ گمراہی میں جب نظریں بھٹک کر رہ گئیں
رہبری کو آ گئے ہیں دین و دل کے راہبر
والہانہ جب بھی چلتا ہوں مدینے کی طرف
دیکھتا ہوں فرش پہ عرشِ بریں کی رہگزر
آپ ﷺ کے نقشِ قدم کا کیا یہ کم احسان ہے
آفتابِ آگہی سے ہو گئے ہم بہرہ ور
آپ ﷺ کے دریائے رحمت کا جب آیا ہے خیال
میں نے اشکوں سے تراشے ہیں اُمیدوں کے گہر
آپ ﷺ کا ابرِ کرم برسے تو شادابی ملے
میرے نخلِ آرزو کی ٹہنیاں ہیں بے ثمر
نورِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا کرم ہے یہ بشیرؔ
کفر کی راتوں میں چمکی جذبِ ایماں کی سحر

بشیر رحمانی

صلی اللہ علیہ وسلم

جب بھی یاد آئی مجھے راحت فخرِ خیر البشر ﷺ
موتیوں سے بھر گیا پل بھر میں دامانِ نظر
آپ ﷺ کی توصیف ہے فکرِ بشر سے ماورا
آپ ﷺ ہیں افضل تریں انسان، قصہ مختصر
آپ ﷺ کے جود و سخا، لطف و کرم بے انتہا
آپ ﷺ سراپا عطا ہیں، آپ رحمت سربسر
اس جگہ ذرے کو ملتا ہے مزاجِ آفتاب
جو بھی پہنچا ان کے در پر ہو گیا ہے معتبر
ہر طرف سے یورشِ الحاد و کفر و شرک ہے
یا نبی ﷺ چشمِ کرم ہو میرے پاکستان پر
تو اگر چاہے ذکی! سب رنج و غم کافور ہوں
اہتمامِ نعت کر یا حمد کی تدبیر کر

رفیع الدین ذکی قریشی

صلی اللہ علیہ وسلم

ایک مدت کی دعاؤں کا ملا ہے یہ ثمر
"جلوۂ محبوبِ ربِ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
آپ ﷺ ہی کے نور کی مظہر ہے ساری کائنات
فیض پاتے ہیں اسی دربار سے شمس و قمر
دیکھ کر جن کو صحابہؓ نذر کر دیتے تھے جاں
آج تک سرکار ﷺ کی ہے اُن اداؤں کا اثر
لامکاں کی خاص خلوت اور خالق سے کلام
مرتبہ محبوب ﷺ سا کب پا سکا کوئی بشر
ہیں وہی لمحات، حاصل عمر کے لمحات کا
آپ کے قدموں میں جو لمحات ہوتے ہیں بسر

رفاقت علی رفاقت سعیدی

صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر اسرا کا کروں تو بس کروں گا اس قدر
دو کمانوں سے قریں حق اور نبیؐ حق نگر ﷺ
میرے آقا ﷺ سا کوئی پایا کسی نے تو کہے
چھان لیں اہلِ نظر نے سب تواریخ و سیر
محفلِ سرور ﷺ کے حاضر باش تھے حضرت اویسؓ
یوں، زیارت کر نہ پائے تھے نبی ﷺ کی عمر بھر
ان کی فرقت میں ہوا گریہ کناں سوکھا تنا
یہ مرے سرکار ﷺ کا تھا ایک اعجاز نظر
رحمتِ خالق نے گھیرے میں لیا اس شخص کو
جو ہوا شہرِ نبی ﷺ کی سمت سرگرمِ سفر
جالیوں کے آگے جا کر جب زباں کھلتی نہیں
ٹوٹتی ہے اس جگہ پر خامشی کو چشمِ تر
یہ روایت ہے کہ پیدا ہوتے ہی جبریلؑ کو
"جلوۂ محبوبِ ربِ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
وہ صحابہؓ ہیں جنھیں ایمان کی آنکھوں کے ساتھ
"جلوۂ محبوبِ ربِ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
سچ ہے، مجھ کو صحنِ کعبہ میں بھی دورانِ قیام
"جلوۂ محبوبِ ربِ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"
تر زباں محمودؔ مدحِ مصطفیٰ ﷺ میں کیوں نہ ہو
جب ہے الطاف و عنایاتِ نبی ﷺ سے بہرہ ور

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وسلم

اک رند ہے اور مدحتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

تو صبحِ ازل آئینۂ حسنِ ازل بھی
اے صلِ علیٰ صورتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

اے خاکِ مدینہ تری گلیوں کے تصدّق
تو خلد ہے، تو جنتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

ظاہر میں غریب الغربا پھر بھی یہ عالم
شاہوں سے سوا سطوتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

اس طرح کہ ہر سانس ہو مصروفِ عبادت
دیکھوں میں درِ دولتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

کونین کا غم یادِ خدا، وردِ شفاعت
دولت ہے یہی دولتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

راس امتِ عاصی سے نہ منہ پھیر خدایا
نازک ہے بہت غیرتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

اے جان بلب آمدہ، ہشیار خبردار
وہ سامنے ہیں حضرتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

کچھ اور نہیں کام جگر مجھ کو کسی سے
کافی ہے بس اک نسبتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

جگر مراد آبادی

صلی اللہ علیہ وسلم

دوزخ سے فزوں فرقتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
جنت سے فزوں قربتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

ہر فکر سے، تخییل کی ہر جست سے بالا
دیکھے تو کوئی سطوتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

اُمّی کی حکایت کو سنو غارِ حرا سے
ہے اس پہ عیاں حکمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

امت کے لیے مضطرب ایسا، تڑپ اتنی
صدقے ترے اے رافتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

وہ ذرۂ خاکی ہو کہ نیّر ہو فلک کا
ہے فیض کشِ جلوتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

ٹھہرے نہ جہاں حق کے سوا ایک نبی بھی
کہتے ہیں اُسے خلوتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

رفعت جسے بخشی گئی تذکار ہے ان کا
ہے تا بہ ابد شہرتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

مفلس ہوں، تہی دست ہوں، لاچار ہُوا ہوں
"ہاں! کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

عاصی پہ ابھی وا ہو گناہوں کی حقیقت
"ہاں! کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

اک ایک مٹے رنج و الم قلبِ حزیں سے
"ہاں! کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

مجھ پہ یہ کرم ان کا حزیں خاص ہے ورنہ
میں اور کہاں مدحتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

حزیں کاشمیری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرمایہ مرا الفتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
اعزاز مرا نسبتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

توحید نے بھی درس دیا ان کے ادب کا
ایمان کی جاں الفتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

قَوسَین، فَتَرضٰی، وَرَفَعنا، فَتَدَلّٰی
کی حق نے بیاں عظمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

مومن ہے وہی جان سے اولاد سے بڑھ کر
پیاری ہے جسے عزتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

دشوار ہے کیا ان کے غلاموں کی رسائی
جنت ہے تو ہے جنتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

سُبکی نہ ہو اقوامِ زمانہ میں ہماری
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

تابندہ رہے گا افقِ وقت پہ دائم
مہرِ حَشَم و عظمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

ہر دور کے ہر درد کا ہے آخری چارہ
علم و عمل و حکمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

کیا فائدۂ عمرِ رواں فرقتِ شہ ﷺ میں
کیا زندگی بے رویتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

طارق سلطانپوری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا کوئی کہے مدحتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
لَوْلَاکَ لَمَا عظمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

مہکار، ضیا، رنگ، وفا، مہر، سہارا
ہے سب سے جدا سیرتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

جس طرح مرے سامنے قرآن کھلا ہو
ہے پیشِ نظر صورتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

وہ آخری اک پھول نبوت کے چمن کا
ہے اب بھی نئی نکہتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

وہ اور سدا نعت کی صورت مرے لب پہ
میں اور بجا خدمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

کافر ہو کوئی دیکھے جو اب اور کسی کو
ہے پیشِ نظر صورتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

میں بھی تو گنہگار ہوں، سرتاپا خطا ہوں
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

یہ رتبہ کسی اور کے حصے میں نہ آیا
ہے طاعتِ حق، طاعتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

مل جائے جسے سارے زمانے ہیں اسی کے
ہے چیز بڑی نسبتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

رشک آئے نہ کیوں عرش کو طیبہ کی زمیں پہ
دیکھے تو ذرا جنتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

ہے آب چھوا ساوہ بجھی آتشِ فارس
اللہ رے یہ ہیبتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

غضنفر جاوید چشتی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جس وقت ہوئی بعثتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
عالم میں رچی نکہتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

گردش کبھی نکلے نہ تعاقب میں ہمارے
اپنائیں اگر سیرتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

اُن سب پہ ہوئی رحمتِ انوار کی بارش
حاصل تھی جنہیں قربتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

اُس شخص کی بخشش ہے بہر طور یقینی
جو دل سے کرے مدحتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

عالم پہ محیط ان کی عنایت کا ہے پرتو
دیکھیں تو ذرا وسعتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

جس نور کے سانچے میں ڈھلی ہے بشریت
وہ نور بنا صورتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

اُمید کی کشتی ہے رواں جانبِ طیبہ
نازاں ہوں کہ ہے نسبتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

معراج کی شب اوج پہ تھا نور کا عالم
دیکھے تو کوئی رفعتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

ہم لوگ ہیں سوکھے ہوئے اشجار کی صورت
''ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ''

اب تو ہے شب و روز لطیفؔ اک یہی خواہش
دامن میں رہے الفتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

محمد لطیف

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سر پہ ہے مرے رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
لکھتا ہوں جو میں مدحتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

لاریب مقرّب ہے وہی شخص خدا کا
حاصل ہے جسے قربتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

اصحابِؓ پیمبر ﷺ ہیں درخشندہ ستارے
کشتی کی طرح عترتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

دل میں ہے اگر جنتِ ماوا کی تمنا
رکھ پیشِ نظر سنتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

وہ لطفِ نظر ہو کہ وہ رحمت کی نظر ہو
''ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ''

جاتے ہیں مدینے میں شہنشاہ بھی جھک کر
دیکھو تو ذرا سطوتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

جب حشر میں ہو گا نہ کوئی ہمدم و پُرساں
کام آئے گی تب رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

حسرت ہے یہی دل میں ذکیؔ! تا دمِ آخر
لکھتا ہی رہوں مدحتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

رفیع الدین ذکی قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عاصی جو کرے مدحتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
کھل جائے درِ جنتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

قرآں نے پکارا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
اللہ رے یہ رفعتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

اللہ کے محبوب ہیں اور اس کے علاوہ
کیا جانے کوئی عظمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

حبِ شہِ والا ہے دل و دیں کا اثاثہ
سرمایہ مرا الفتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

گلزارِ دل و جاں میں ہے ایمان کی خوشبو
اک معجزہ ہے نکہتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

کچھ غم نہیں مجھ کو جو مخالف ہے یہ دنیا
حامی ہے مری شفقتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

سنت کو اگر اوڑھ لے اب زندہ نبی ﷺ کی
مر سکتی نہیں امتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

وہ نورِ ازل اور میں ہوں بندۂ خاکی
کیا خاک سے ہو مدحتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

زحمت زدہ مخلوق کے ہونٹوں پہ صدا ہے
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

ہاں کوئی کرم کوئی عطا کوئی عنایت
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

اے مشفقِ عالم کوئی شفقت کی تجلی
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

جس وقت حمیدؔ آتے ہیں طوفانِ مصائب
کرتے ہیں مدد حضرتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

پیرزادہ حمیدؔ صابری

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جب کہنے لگا مدحتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
سوچوں کو ملی نکہتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

مجھ جیسے گنہگار کو بخشش کا ہیں مژدہ
الطافِ خدا رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

نابود ہوئے کفر و جہالت کے اندھیرے
جس وقت ہوئی بعثتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

آتی ہے درودوں کی صدا عرشِ بریں سے
اللہ غنی عظمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

سجدے میں گئیں عالمِ بالا کی نگاہیں
آئی جو نظر رفعتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

درکار لطافت ہے جو خوابوں کے بدن کو
بیدار کرو سنتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

زحمت کا اک آسیب مجھے گھور رہا ہے
رحمت کی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

کیونکر نہ حمیدؔ اس پہ فدا خلدِ بریں ہو
جس جا ہے کھلی تربتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

حمیدؔ صابری

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تفریق میں ہے اُمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

سرکار ﷺ کی آمد سے ہوئی دہر میں رونق
کیا شان تھی کیا شوکتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

ناداروں کا وہ بوجھ اٹھاتے تھے شب و روز
کیا خوب تھی یہ فطرتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

اللہ نے دی فتحِ مبیں کی جو بشارت
دنیا پہ کھلی عظمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

غلام رسول ساقی

صلی اللہ علیہ وسلم

کیا شان ہے کیا شوکتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
قرآن ہے سب مدحتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

قرآن کی آیات یہ دیتی ہیں گواہی
ہے طاعتِ رب طاعتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

معلوم ہے جبریل کو یا عرشِ بریں کو
کیا اوج ہے کیا رفعتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

مخصوص ترے واسطے ہے رحمتِ باری
خوش بخت ہے تو امتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

ہیں نعمتیں جتنی بھی میسر ہمیں ہر دم
دراصل ہے یہ دعوتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

پیہم نہ سہی جلوے مقدر میں ہمارے
''ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ''

حسّانؓ کی سنت ہے جمیلؔ آج بھی جاری
کرتے ہیں سبھی مدحتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

صادق جمیل

صلی اللہ علیہ وسلم

دھڑکن میں بھی ہے اسمِ محمد ﷺ کا وظیفہ
لب پر بھی رہی مدحتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

وہ فرد بہت لائقِ توصیف و ثنا ہیں
حاصل تھی جنھیں قربتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

جھک جاتے ہیں شاہوں کے بھی سر آپ کے در پر
یہ شان، یہ ہے عظمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

سورج کا پلٹنا ہو کہ ہوں چاند کے ٹکڑے
ہر چیز پہ تھی قدرتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

چہرے پہ سجا رکھی ہے اب میں نے بھی حسرت
یہ ریش کہ ہے سنتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

یونس حسرت امرتسری

صلی اللہ علیہ وسلم

لب پر ہے مرے مدحتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
اب وجد میں ہے رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

قوسین کی مسند پہ ہے جلووں کی نمائش
یہ عرش پہ ہے حرمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

برپا ہے جہاں بزمِ ولا صَلِّ علیٰ کی
مہکی ہے وہیں نکہتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

ہو جاؤ اگر عرشِ معلّیٰ کے مسافر
نظروں پہ کھلے رفعتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

مفلوج ہیں سوچیں بھی اپاہج ہے خرد بھی
کیسے ہو بیاں عظمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

رہتے ہیں بہر طور مرے دل کے نگر میں
خلوت میں بھی ہے جلوتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

تابندہ ہے جلووں سے مرا قصرِ تخیّل
دوری میں بھی ہے قربتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

دہلیز پہ غیروں کی مرا سر نہ جھکے گا
ہمدم ہے مری غیرتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

کس طرح بشیرؔ آئیں میرے پاس حوادث
حاصل ہے مجھے قربتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

بشیر رحمانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ممدوحِ خدا حضرتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
کیا خوب ہے یہ عظمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

معراج میں تو چشمِ نبی ﷺ جھپکی، نہ تھکی
رویت میں تھی محویّتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

اشغالِ عباداتِ شبانہ سے تھا مطلوب
اظہارِ عبودیّتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

قرآن میں وہ لفظ فَتَرضٰی سے عیاں ہے
خالق سے جو ہے قربتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

از روئے حدیث، آپ نے دیکھا کہ ہوئی ہے
ایماں کی اساس الفتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

جو فاصلہ قَوسَین کا تخئیل میں لائے
وہ جان لے حیثیّتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

ہے لائقِ صد عزّت و توقیر و کرامت
میرے لیے ہر نسبتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

اصحابِ پیمبر ﷺ پہ خدا یوں ہوا راضی
ان کو جو رہی صحبتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

حاصل ہوئی گویا مجھے کونین کی دولت
دیکھا جو درِ دولتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

محمودؔ تفاخُر ہے تعارُف پہ کہ ہُوں میں
دریوزہ گرِ شفقتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ارمان اگر ہے تو ہے ارمانِ مدینہ
پھرتا ہے نگاہوں میں گلستانِ مدینہ

اب راہ بھٹکنے کا بھی امکان کہاں ہے
ہے دل کے شبستاں میں چراغانِ مدینہ

چلتے ہیں زمیں پر تو ہے فردوس میں آواز
منزل بقدم راہ نوَردانِ مدینہ

ہاں! دل کے مدینہ میں کبھی گھوم کے دیکھو
پائندہ و زندہ ہیں نیاگانِ مدینہ

ہم آپ ﷺ کے ہیں، آپ ہمارے ہیں، خدارا
ہو جائے کسی دن سروسامانِ مدینہ

فیضان کے دروازے کھلے رہتے ہیں ہر آن
ہر آن سرِ عام ہے فیضانِ مدینہ

کچھ جا کے پلٹ آئے ہیں، کچھ جانے لگے ہیں
رحمت کی نظر ہم پہ بھی سلطانِ مدینہ ﷺ

مٹی بھی مہکتی ہے، چمن جس میں کھلا ہو
ذیشان بنا دیتے ہیں ذیشانِ مدینہ ﷺ

مومن کے سوا کوئی نہ رہ پائے عرب میں
نافذ ہے ابھی تک یہی فرمانِ مدینہ

انصار کی تقدیر وہیں جاگ اٹھی، جب
اللہ کے مہماں ہوئے مہمانِ مدینہ ﷺ

دل بھی مدنی، جان بھی رزمیؔ مدنی ہے
رہتے ہیں مدینہ میں دل و جانِ مدینہ

صلی اللہ علیہ وسلم

مدت سے مرے دل میں ہے ارمانِ مدینہ
سرکار ﷺ! بنائیں مجھے مہمانِ مدینہ

آرام گہِ سیدِ عالم ﷺ ہے یہ دھرتی
ہے عرشِ معلیٰ بھی ثنا خوانِ مدینہ

ہستی ہے تری باعثِ تخلیقِ دو عالم
اے جانِ جہاں، جانِ زمن، جانِ مدینہ ﷺ

پہلے کوئی صدیقؓ کی صورت اسے دیکھے
پھر سوچے کوئی منزلت و شانِ مدینہ

شاہنشہی و کجکلہی زیرِ نگیں ہے
اللہ غنی! اوجِ غلامانِ مدینہ

عشقِ نبوی، شوقِ لقا، حسرتِ پرواز
عاجز کو یہی ہے سروسامانِ مدینہ

ممدوحِ خداوند ہے ذاتِ شہِ طیبہ ﷺ
سرنامۂ دارین ہے ایوانِ مدینہ

بس ایک نظر سے بھی سنور جائیں گے حالات
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

فیضانؔ! زمیں اور فلک کا یہ توازن
مجھ کو تو نظر آئے ہے احسانِ مدینہ

فیض رسول فیضانؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

درکار ہے فیض آپ کا سلطانِ مدینہ ﷺ
موضوع مری نعت کا ہے شانِ مدینہ

اک عمر سے ہے دل میں تمنائے زیارت
مدت سے مرے دل میں ہے ارمانِ مدینہ

ممکن نہیں حق ان کی محبت کا ادا ہو
کر دوں میں دل و جاں بھی جو قربانِ مدینہ

عاصی ہوں، بڑا بوجھ گناہوں کا ہے سر پہ
"ہاں، کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

جب تک نہ ہو دل پہ کرمِ سرورِ عالم ﷺ
ہوتا نہیں انسان کو عرفانِ مدینہ

کہتا رہوں میں شعر ثنائے شہِ دیں ﷺ میں
لکھتا میں رہوں نعت بہ عنوانِ مدینہ

ہر گوشہ مدینے کا ہے اک جنتِ ارضی
جنت میں ہے ایک ایک مسلمانِ مدینہ

اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہا ہوں
تا زیست رہوں سوزؔ ثنا خوانِ مدینہ

سردار خاں سوزؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

ہوں بلبلِ خوش بختِ گلستانِ مدینہ
یوں بھی ہوں دل و جاں سے میں قربانِ مدینہ
موجود ہیں طیبہ میں جو سلطانِ مدینہ ﷺ
ہر مخلص کے یوں دل میں ہے ارمانِ مدینہ
سرکار ﷺ کی خوشبوئے بدن ہی کی بدولت
مہکار ہے داماں ہوا بستانِ مدینہ
ہر پست و فراز اس کی بدولت ہوا سیراب
دنیا میں ہوا عام جو فیضانِ مدینہ
آیا ہے مدینے میں جو روتا ہوا کوئی
ہنستا ہوا لوٹا ہے یہ فیضانِ مدینہ
ہوں ایک غلام ابنِ غلام آپ کا میں بھی
شفقت کی نظر مجھ پہ بھی سلطانِ مدینہ ﷺ
عاصی و خطاکار و گنہگار بھی ہو
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"
اتنا سا کرم ہو دلِ مشتاقِ ذکیؔ پر
پورے ہوں کبھی حسرت و ارمانِ مدینہ

رفیع الدین ذکی قریشی

صلی اللہ علیہ وسلم

ہر سال میں جا کر ہوں مہمانِ مدینہ
اک خاص نظر مجھ پہ ہو سلطانِ مدینہ ﷺ
ہر چیز کروں نام محمد ﷺ پہ نچھاور
دل اور مری جان ہو قربانِ مدینہ
سائے میں رہوں گنبدِ اخضر کے ہمیشہ
ہو مجھ پہ کرم آپ کا ذیشانِ مدینہ ﷺ
پیکر ہیں وفاؤں کے حیا کے ہیں نمونے
بے مثل ہے ہر ایک ہی انسانِ مدینہ
حسرتؔ ہے کہ دنیا میں۔ جہاں جاؤں جدھر جاؤں
ہر حال میں ہو پیشِ نظر آنِ مدینہ

یونس حسرتؔ امرتسری

صلی اللہ علیہ وسلم

دل میں بسے رہتے ہیں دل و جانِ مدینہ
سلطانِ زمانہ ہیں وہ سلطانِ مدینہ ﷺ
کچھ روز رہا ہوں میں بھی مہمانِ مدینہ
اک بار کرم اور ہو سلطانِ مدینہ ﷺ
مجھ کو جو زیارت یہ مدینہ کی ہوئی ہے
احسان مدینہ ہے یہ احسانِ مدینہ
تسلیم یقیناً ہے وہ تعظیم کے قابل
جس جس کو عطا ہوتا ہے عرفانِ مدینہ
آنکھوں میں بسا رہتا ہے سرکار ﷺ کا روضہ
دل میں بھی لیے پھرتا ہوں ارمانِ مدینہ
ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں سرکار ﷺ کا رتبہ
اللہ کے محبوب ہیں ذیشانِ مدینہ
ہر چند مری جیب میں دولت نہیں لیکن
کھینچے لیے جاتا ہے گلستانِ مدینہ
ملتے ہیں وہاں سب ہی بڑے پیار سے انجمؔ
ہیں قابلِ صد رشک مسلمانِ مدینہ

عطاء الحق فاروقی انجمؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

ہو جائے مری ذات پہ احسانِ مدینہ
بن جاؤں کسی روز میں مہمانِ مدینہ
مانگوں میں شب و روز دعائیں یہ مسلسل
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہؐ"
توحید کا اقرار نبی ﷺ سے ہے محبت
یہ رختِ سفر اور یہ سامانِ مدینہ
اعجازؔ کی ہو ذات مدینے میں مکمل
رحمت کی نظر! ایک نظر! جانِ مدینہ ﷺ

اعجاز فیروز اعجازؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کے محبوب ہیں سلطانِ مدینہ ﷺ
وہ ﷺ رحمتِ عالم ہیں وہ ذیشانِ مدینہ
محبوب کی توصیف میں قرآں کیا نازل
خود خالق و مالک ہے ثنا خوانِ مدینہ
معراج میں بلوا کے یہ عالم کو دکھایا
دیکھو مرا مہمان ہے مہمانِ مدینہ ﷺ
آتے ہیں سلامی کو فرشتے سحر و شام
کیا شان ہے اللہ غنی شانِ مدینہ
یہ سرورِ عالم ﷺ کی عنایت کا ثمر ہے
ہم کو جو میسر ہوا ارمانِ مدینہ
اے کاتبِ تقدیر! ذرا رحم کر اتنا
قسمت میں مری لکھ دے شبستانِ مدینہ
مجبوریٔ حالات سے لوٹ آیا ہوں لیکن
دل میں ابھی موجود ہے ارمانِ مدینہ
آقا ﷺ کی قدم بوسی میں گزرے تھے شب و روز
کچھ دن کے لیے میں بھی تھا مہمانِ مدینہ
کچھ اپنے، کچھ اوروں کے لیے مانگ لو عابدؔ
یہ اپنی عادت بھی ہے فیضانِ مدینہ

محمد اسمٰعیل عابدؔ اجمیری

صلی اللہ علیہ وسلم

فردوسِ بریں کب ہے بدل شہرِ نبی ﷺ کا
جنت ہے کہاں اور کہاں شانِ مدینہ
گیلان ہے، اجمیر ہے، داتا کا نگر ہے
پھیلا ہے جہاں نورِ دبستانِ مدینہ
ہوتا نہیں دروازۂ فیضانِ نبی ﷺ بند
دنیا میں کھلے عام ہے فیضانِ مدینہ

رحمت علی اخترؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

عالم ہے گدائے شہِ ذیشانِ مدینہ ﷺ
ہر شاہ و گدا دیکھا ہے مہمانِ مدینہ
اس شہر کے ہر ذرے میں عشاق کا دل ہے
ہیں سید و مولائے جہاں ﷺ جانِ مدینہ
ہر ذرہ ہے اس خاک کا مہتاب بداماں
کر پائے بیاں کیسے کوئی شانِ مدینہ
طیبہ کے گلی کوچے ہیں فردوسِ مصوّر
جنت کا نمونہ ہیں خیابانِ مدینہ
ہو اذنِ حضوری تو پہنچ جاؤں گا میں بھی
ہر لحظہ مرے دل میں ہے ارمانِ مدینہ
جو بھیگی ہوئی ہو ترے الطاف و کرم سے
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"
تنویرؔ کیں انھیں اپنی ان آنکھوں سے لگاؤں
مل جائیں اگر خارِ مغیلانِ مدینہ

ضیا تنویرؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

خواہش ہے، بنوں میں کبھی مہمانِ مدینہ
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"
بے تاب ہیں پینے کو سبھی جامِ حضوری
ہر قلبِ مسلماں میں ہے ارمانِ مدینہ
ہم اہلِ محبت کا عقیدہ ہے، یقیں ہے
ہے عرشِ معلی سے ورا شانِ مدینہ
کر دیتا ہے اذہان کو پُرنور و معطر
اس طور سے مہکا ہے گلستانِ مدینہ

رفاقت علی رفاقت سعیدی

صلی اللہ علیہ وسلم

ہم کو بھی بتا دیجئے سلطانِ مدینہ ﷺ
دیکھیں گے کبھی ہم بھی خیابانِ مدینہ

یا رب کسی صورت سے دکھا شانِ مدینہ
دیکھوں تو سہی حسنِ فراوانِ مدینہ

کیوں غیب سے آئے نہ مدد جذبۂ دل کو
ہے حسبِ نبی ﷺ سلسلہ جنبانِ مدینہ

اے کاش یہ دم آپ ﷺ کے قدموں میں نکل جائے
اس شوق میں رکھتا ہوں میں ارمانِ مدینہ

عاصی ہیں مگر آپ ﷺ کے دامن سے بندھے ہیں
اے نورِ ازل شمعِ شبستانِ مدینہ ﷺ

سچ ہے کہ بجز آپ کے پُرساں نہیں کوئی
"ہاں ایک نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

محشرؔ ابھی تھامے رہو اُمید کا دامن
شاید تری قسمت میں ہو فیضانِ مدینہ

محشرؔ زیدی

صلی اللہ علیہ وسلم

کیونکر نہ مرے دل کو ہو ارمانِ مدینہ
ایمان کی معراج ہے عرفانِ مدینہ

اللہ غنی گنبدِ خضریٰ کے مکیں ﷺ سے
یثرب میں درخشندہ ہوئی شانِ مدینہ

کیوں زحمتِ دنیا نہ گزر جائے ادب سے
جب رحمتِ عالم ﷺ ہیں نگہبانِ مدینہ

دربارِ نبوت بھی ہے یارانِؓ نبی ﷺ بھی
قصرِ دل و جاں میں ہے یہ سامانِ مدینہ

مدت سے یہ ارمان ہے اے رحمتِ عالم ﷺ
اے کاش کبھی میں بھی ہوں مہمانِ مدینہ

حمیدؔ صابری

صلی اللہ علیہ وسلم

آ جائے ہے خوشبوئے گلستانِ مدینہ
لگ جائے ہے سینے سے جو مہمانِ مدینہ

دامن ہے تہی چاہیے فیضانِ مدینہ
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

ہو گنبدِ خضرا کی گھنی چھاؤں مقدر
جاری ہو بلاوے کا جو فرمانِ مدینہ

پڑتے ہیں اگر پیروں میں چھالے تو بلا سے
ہو جائے مگر پورا یہ ارمانِ مدینہ

ہونٹوں سے لگا لوں، کبھی پلکوں پہ سجا لوں
مل جائے اگر ذرۂ میدانِ مدینہ

کہنا ہے تو کہیے انھیں ﷺ سلطانِ دو عالم
زیبا نہیں کہنا انھیں ﷺ سلطانِ مدینہ

ہر چند خلشؔ راحت و تسکین ہے لیکن
جنت تو ہے خود طالبِ دامانِ مدینہ

خلشؔ بجنوری

صلی اللہ علیہ وسلم

فردوس سے برتر ہے گلستانِ مدینہ
پہنچی ہے بلندی میں کہاں شانِ مدینہ

جب مسجدِ نبوی ﷺ کی طرف رات کو جائیں
کرتا ہے پذیرائی چراغانِ مدینہ

رہتے ہیں سدا سایۂ دامانِ نبی ﷺ میں
قسمت کے دھنی کتنے ہیں مردانِ مدینہ

دل گیر ہیں ہندو و یہودی کے ستم سے
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

حافظ محمد صادق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوتا ہوں میں ہر سال جو مہمانِ مدینہ
یہ لطفِ پیمبر ﷺ ہے، یہ احسانِ مدینہ

ہر روح میں پائی ہے کشش ارضِ نبی ﷺ کی
ہر دل میں نظر آیا ہے ارمانِ مدینہ

ہوں معرفتِ ذات کی سب منزلیں آساں
ہو جائے اگر آپ کو عرفانِ مدینہ

مدّاح مکیں کی ہے، جو مدحت ہے مکاں کی
مداحِ پیمبر ﷺ ہے سخن دانِ مدینہ

آنکھوں کو کرو بند تو لَو اُن ﷺ سے لگاؤ
تا عرش نظر آئے گا ایوانِ مدینہ

کرتے ہو ثنا شہرِ نبی ﷺ کی تو عزیزو!
الفاظ و مفاہیم ہوں شایانِ مدینہ

زندہ ہے ہر اک چیز اگر جان میں جاں ہے
ہیں جانِ دل و جانِ جہاں، جانِ مدینہ ﷺ

اس عاصی و خاطی کو اجازت ہے کہ آئے
میرے لیے تا مرگ ہے اعلانِ مدینہ

دیکھا کہ شہنشاہِ مدینہ ﷺ کے ہیں ناعت
ایران کا جامیؔ ہو کہ حسّانؓ مدینہ

امت ہے حالات کا اک جبرِ مسلسل
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

یہ فضلِ خدا ہے کہ مرا "شہرِ کرم" ہے
اک مجموعۂ نعت بعنوانِ مدینہ

جب آپ خدا کھائے قسم شہرِ حسیں کی
محمودؔ سے کیسے ہو بیاں شانِ مدینہ

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو جائیں گے کافور غم و درد کے بادل
سر پر ہو اگر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

مشکل میں تو کوئی بھی مرے کام نہ آیا
کام آئی مگر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

عصیاں سے ہے آلودہ اگرچہ مرا دامن
دھو دے گی مگر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

بارانِ کرم مجھ پہ کہ در پر ہوں میں آیا
با دامنِ تر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

مجھ ایسا خطا کار ہوا در پہ مشرف
میں اور یہ در؟ رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

اُڑ کر میں کروں خطۂ مدینہ کے نظارے
گر میرے ہوں پَر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

ہر سال مقدر میں مرے پھر خدا ہو
طیبہ کا سفر رحمتِ سلطانِ مدینہ

حسرت ہے کہ طیبہ ہی میں جو عمر ہے باقی
ہو جائے بسر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

دریائے معاصی میں ہوئی غرق یہ اُمت
ہو اس پہ نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

اک ایک خطا صَرفِ نظر ہو کہ ذکی بھی
ہے ایک بشر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

رفیع الدین ذکی قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ دیدۂ تر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
مجھ میں ترا در رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
پھر گنبدِ خضریٰ کے نظاروں میں سماؤں
بس ایک نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
تابندہ و رخشندہ ہو قسمت کا ستارہ
دیکھے جو اِدھر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
حسرت ہے کہ اس وادیٔ پُرنور کی جانب
پھر سے ہو سفر رحمتِ سلطانِ مدینہ

یونس حسرتؔ امرتسری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم پہ ہو اگر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
چھوڑے گی اثر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
درکار ہے سرکار ﷺ کی شفقت کا سہارا
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"
دنیا کا نظام اس کے اثر ہی سے چلے گا
دے گی جو خبر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
مدت سے ہدف ظلمتِ عصیاں کا بنے ہیں
اک نوری سحر! رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ!
کروائے گی خالق کی عنایات کے باعث
طیبہ کا سفر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
محمودؔ اِدھر تیری خطا' تیرے جرائم
محمود اُدھر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا رب! ہو عطا نعت نگاری کا قرینہ
کرنی ہے رقم نعتِ شہنشاہِ مدینہ ﷺ
تسبیح پہ سانسوں کی ہے صلوات و تحیّات
آراستہ رہتی ہے یونہی بزمِ شبینہ
اس دل میں محبت ہے پیمبر ﷺ کی ضیا بار
ہے دل کی ضیا ہی سے منور مِرا سینہ
عاصی تو ہوں لیکن ہوں سزاوارِ عطا بھی
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"
بچنے کی نہیں کوئی بھی صورت مِرے آقا ﷺ
الحاد کے طوفاں میں ہے ملت کا سفینہ
آقا ﷺ! ترفِ حسنِ قبول اس کو عطا ہو
لایا ہے ذکیؔ نعت کے پھولوں کا سفینہ

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو ایک نظر آپ کی سرکارِ مدینہ ﷺ
ہر آن ہے گرداب میں اُمت کا سفینہ
انوارِ محمد ﷺ سے ہو جب فیض کی بارش
کھل جاتا ہے عرفان سے افلاک کا زینہ
اے شاہِ اُمم ﷺ آپ کی نعلین کے صدقے
ہر ذرہ بنا آپ کے رستے کا نگینہ
اے احمدِ مرسل ﷺ ہو عطا آپ کے در سے
حسنینِ کریمینؓ کی قربت کا خزینہ
رحمت کی طلب گار ہیں رم جھم مِری آنکھیں
آیا نہ کلیمؔ ان کو عقیدت کا قرینہ

محمد سلطان کلیمؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

اتنا تو کرم کیجئے اے شاہِ مدینہ ﷺ
جنت میں پہنچنے کا دکھا دیجیے زینہ
بن جاؤں گا میں اپنے زمانے کا سکندر
مل جائے اگر مدحتِ مرسل ﷺ کا خزینہ
پھیلی ہے یہ ہر سمت مہک آج بھی اس کی
اتنا تھا مہک ریز محمد ﷺ کا پسینہ
جب گنبدِ اخضر کی زیارت کو گیا تھا
آتا ہے مجھے یاد وہ روزوں کا مہینہ
بس ایک نظر آپ کی درکار ہے آقا ﷺ
گرداب سے حسرت کا نکل جائے سفینہ

محمد یونس حسرت امرتسری

صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھے تو کوئی نسبتِ سرور ﷺ کا قرینہ
اصحاب ستارے ہیں تو عترت ہے سفینہ
حاجت ہے ہمیں لطف و عنایات و کرم کی
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"
آقا ﷺ نے اخوت کا سبق ہم کو دیا ہے
دل میں نہ حسد ہو، نہ کوئی بغض، نہ کینہ
جو دیدۂ بے نور کی صورت میں تھا پہلے
طیبہ کی زیارت سے ہُوا دیدۂ بینا
طیبہ کی ہوا کھائی، نہ وہ خاک ہی اوڑھی
مرنا بھی یہ مرنا ہے کوئی، جینا ہے جینا!
لازم ہے کہ محمود نظام آپ ﷺ کا لاؤ
دنیا میں اگر چاہتے ہو امن و سکینہ

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیدِ یک قافیہ)

تا اوجِ نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
ہے طُور نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
جس پر ہے نظر نصرتِ خالق کی، اسی کو
آتی ہے نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
مجھ کو بھی تو ہے بخشش عصیاں کی ضرورت
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"
چھائی ہوئی پاؤ گے تمام اہلِ جہاں پر
تا حدِّ نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
کچھ خوف نہ محشر کا، نہ میزاں کا خطر ہے
ہے پیشِ نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
اقرارِ دل اپنا ہے پیمبر ﷺ کی شفاعت
اقرارِ نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وسلم

تمام گر ہیں

ہُوں پیش در دولتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

''ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ''

اِس مملکتِ پاک کو درپیش ہیں خطرے

''ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ''

کشمیر و فلسطین کے آپدا مِ جفا پر

''ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ''

آلام و غم و رنج سے بے جان ہیں مسلم

''ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ''

ہیں خوار و زبوں سارے مسلمان ممالک

''ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ''

امریکہ کے عفریت کا رُخ سُوئے حرم ہے

''ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ''

گھیرے ہوئے انساں کو ہے سیلابِ حوادث

''ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ''

محمودؔ کو طیبہ میں ہے تدفین کی خواہش

''ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ''

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

اب کہاں چین، خبر دی مرے جی نے مجھ کو

کہ مدینے میں بلایا ہے نبی ﷺ نے مجھ کو

عاشقِ چہرۂ حضرت ﷺ تھا، گیا بے کھٹکے

درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو

عشق کر ختمِ رُسُل ﷺ سے کہ خدا راضی ہو

کی یہ تعلیم اویسِ قرنیؒ نے مجھ کو

شوقِ محبوبِ الٰہی ﷺ میں نہیں صبر کی تاب

لے چل اے جذبۂ دل، جلد مدینے مجھ کو

ہے یقیں، راہ میں مل جائیں گے جبریلِ امیں

سب بتا دیں گے زیارت کے قرینے مجھ کو

رات دن ہند میں رہتا ہے یہی دھیان امیرؔ

اب رکیا یاد رسولِ عربی ﷺ نے مجھ کو

امیرؔ مینائی

صلی اللہ علیہ وسلم

"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"
اہلِ ایماں میں رکھا نعتِ نبی ﷺ نے مجھ کو

دین و دنیا میں کوئی آپ ﷺ سا دیکھا نہ سخی
دین و دنیا میں نوازا ہے انھی ﷺ نے مجھ کو

بے نیازانہ زمانہ میں بسر کرتا ہوں
بے نیازی وہ عطا کی ہے نبی ﷺ نے مجھ کو

آپ ﷺ رہن مانگے بھی دامانِ طلب کرتے ہیں
منہ دکھایا نہ کسی شے کی کمی نے مجھ کو

آپ ﷺ کے اسمِ مبارک سے ملی راہ کہ جب
راہ میں چھوڑ دیا دیدہ وری نے مجھ کو

وحیٔ حق آپ ﷺ پہ یوں اتری نہ پھر اترے گی
کھل کے سمجھا دیا آیاتِ جلی نے مجھ کو

صبح بھی آپ ﷺ کے گیسو پہ فدا ہوتی ہے
دی ہے یہ خوش خبری تیرہ شبی نے مجھ کو

وہ مرے خواب میں آئے بھی تو رخصت بھی ہوئے
لطف صدیوں کا دیا ایک گھڑی نے مجھ کو

آپ ﷺ نے جس پہ نظر کی ہے پکارا ہے وہی
اتنا بخشا نہ کسی اور سخی نے مجھ کو

جب سے میں ان ﷺ کا ہُوا ہر دو جہاں میرے ہوئے
ہر خوشی دی ہے اسی ایک خوشی نے مجھ کو

اپنے دامانِ شفاعت میں چھپایا رزمی
غم زدہ دیکھ کے رحمت نظری نے مجھ کو

محمد بشیر رزمی

صلی اللہ علیہ وسلم

ڈسنا چاہا جو غمِ تیرہ شبی نے مجھ کو
بخش دی صبحِ کرم لطفِ نبی ﷺ نے مجھ کو

جب شہِ دیں ﷺ نے بلایا ہے مدینے مجھ کو
آئے ہیں لینے ہواؤں کے سفینے مجھ کو

سیرتِ سرورِ عالم ﷺ کے سفر میں بخشا
نورِ عرفانِ خدا جذبِ خودی نے مجھ کو

وسعتِ جلوہ عطا کی ہے بہ لطافِ نظر
آپ ﷺ کی انجمنِ جلوہ گری نے مجھ کو

جذبِ دل، ذوقِ طلب، شوقِ جمالِ آقا ﷺ
کس قدر حسن دیئے عشقِ نبی ﷺ نے مجھ کو

مدح کرتا ہُوا آقا ﷺ کی میں جس دم پہنچا
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

اُسوۂ خیرِ مجسم ﷺ کا یہ اعجاز حسیں
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

میں گیا اوڑھ کے جب صلِ علیٰ کی خوشبو
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

جامِ کوثر کے دیئے وارثِ کوثر ﷺ نے عطا
حشر میں گھیرا ہے جب تشنہ لبی نے مجھ کو

مفلسی میں زر دنیا سے کیا مستغنی
ناز بردار سخا، فقرِ سخی نے مجھ کو

نطقِ فیاضِ دو عالم کا ہے یہ فیض حمید
آ گئے آپ ﷺ کی مدحت کے قرینے مجھ کو

حمید صابری

صلی اللہ علیہ وسلم

کتنا اعزاز دیا عشقِ نبی ﷺ نے مجھ کو
آپ بلوایا کئی بار مدینے مجھ کو

بادباں تھاما ہے میرا جو مرے مولا ﷺ نے
کیا ڈبوئیں گے یہ دُنیا کے سفینے مجھ کو

دل میں حسنینؓ کی الفت کو لیے جا پہنچا
"در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

میں جو لوٹا درِ اقدس سے بصد ناز و ادا
بڑھ کے سینے سے لگایا ہے سبھی نے مجھ کو

نعت گوئی کو رکیا جب سے وظیفہ ناصرؔ
مرتبہ بخشا راسی دیدہ وری نے مجھ کو

ناصرؔ زیدی

صلی اللہ علیہ وسلم

آرزو جینے کی دی تشنہ لبی نے مجھ کو
حوصلہ بخشا سدا ذکرِ نبی ﷺ نے مجھ کو

نام پلکوں پہ اتر آیا ہے موتی بن کر
واللہ کیا درد دیا جذبِ دلی نے مجھ کو

دیکھ کر حبِّ نبی ﷺ کی مرے چہرے پہ دمک
"در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

گھر کو چھوڑا تو بڑی نعمتیں پائیں میں نے
طیبہ دکھلا دیا اس دربدری نے مجھ کو

جب لگی راہ میں ٹھوکر کبھی کوئی شاکرؔ
بڑھ کے پھر تھام لیا یادِ نبی ﷺ نے مجھ کو

شاکرؔ کنڈان

صلی اللہ علیہ وسلم

جب اندھیروں سے نکالا نہ کسی نے مجھ کو
روشنی دی ہے رسولِ عربی ﷺ نے مجھ کو

میرے آقا ﷺ نے بلایا ہے مدینے مجھ کو
آ گئے راس غلامی کے قرینے مجھ کو

میں نے جب لاؔ کے سمندر میں کہا الّا اللہ
آئے ہیں لینے رسالت کے سفینے مجھ کو

رہبرِ کُل ﷺ سے جو پوچھا رہِ منزل کا سراغ
بزمِ ہستی کے دکھائے ہیں دفینے مجھ کو

میں پہن کر جو گیا خاکِ رہِ رہبر دیں
"در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

اک جھلک نورِ نبوت کی جو دیکھی میں نے
مل گئے زندہ اُجالوں کے خزینے مجھ کو

پے بہ پے ساقیٔ کوثر ﷺ نے دیئے جامِ طہور
نیم جاں جب بھی کیا تشنہ لبی نے مجھ کو

مرحبا سیدِ کونین ﷺ کا یہ فیضِ نظر
بن گئے سنگ بھی تابندہ نگینے مجھ کو

گھر سے نکلا تو ملا گنبدِ خضرا کا جمال
دے دیا آپ کا در، دربدری نے مجھ کو

میں نے ظلمت میں جلائے ہیں درودوں کے چراغ
جب ستایا ہے کبھی تیرہ شبی نے مجھ کو

میں وہ شیدائے نبی ﷺ ہوں کہ سرِ خلدِ بریں
اپنے سینے سے لگایا ہے سبھی نے مجھ کو

حالِ دل عرض کروں رحمتِ عالم ﷺ سے بشیرؔ
کاش مل جائیں تکلم کے قرینے مجھ کو

بشیرؔ رحمانی

صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی رحمت سے نوازا ہے نبی ﷺ نے مجھ کو
حق نے ایمان کے بخشے ہیں خزینے مجھ کو

میں نے قرآن سے مدحت کا سلیقہ سیکھا
اس نے بتلائے محبت کے قرینے مجھ کو

شہرِ سرکار ﷺ کا جب میں نے تصوّر باندھا
دی صدا آپ ﷺ کی ہر ایک گلی نے مجھ کو

خاکِ طیبہ پہ جبیں رکھوں گا میں بھی اک دن
لے کے اتریں گے جو ساحل پہ سفینے مجھ کو

مرگ آثار بغیر ان ﷺ کے ہے جینا ہر پل
غمِ فرقت تو کبھی دے گا نہ جینے مجھ کو

دل کو حاصل نہیں ہوتا کسی پہلو بھی سکوں
بے قراری سی ہے وہ بارہ مہینے مجھ کو

میرے خوابیدہ مقدر کا ستارہ چمکے
میرے آقا ﷺ کبھی بلوائیں مدینے مجھ کو

مضطرب زیست کے لمحات پریشاں میں لگے
نعت کے حرف سکوں بخش نگینے مجھ کو

تھی محمد ﷺ کی غلامی کی سند میری شناخت
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

مدحِ سرکار ﷺ ہی بخشش کا وسیلہ ٹھہرا
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

میں بھی تھا حلقہ بگوشانِ پیمبر ﷺ میں کھڑا
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

روبرو شافعِ محشر ﷺ کے تھا میں بھی تیرؔ
بخشوایا مرے غمخوار نبی ﷺ نے مجھ کو

ضیا تیرؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت گوئی کو چُنا میرے نبی ﷺ نے مجھ کو
نعت کہنے کے بھی بخشے ہیں قرینے مجھ کو

مجھ سے بے علم کو جب نعت کو درکار ہوں لفظ
بھیج دیتے ہیں وہ لفظوں کے سفینے مجھ کو

یہ کرم مجھ پہ ہوا نعت نگاری کے طفیل
سرِ محفل جو دیا پیار سبھی نے مجھ کو

جب پریشاں ہوا تشنگیٔ دید سے میں
آ کے سیراب کیا یادِ نبی ﷺ نے مجھ کو

بے نیازِ زرِ دنیا و غمِ زیست کیا
درِ سرکار ﷺ کی دریوزہ گری نے مجھ کو

جس نے اب تک مرا دنیا میں بھرم رکھا ہے
نارِ دوزخ سے بچانا ہے اُسی نے مجھ کو

تشنگی دیکھ کے محشر میں، بصد لطف نظر
خوب سیراب کیا چشمِ نبی ﷺ نے مجھ کو

ساتھیو! رُخ مرا طیبہ ہی کی جانب کرنا
موت کے آنے لگیں جب بھی پسینے مجھ کو

زیرِ دامانِ شفاعت سرِ محشر رکھا
پیش ہونے نہ دیا رب کے نبی ﷺ نے مجھ کو

میں جو مدحت بہ زباں پُل سے گزر کر آیا
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

دن کو بھی ذکرِ مدینہ ہی سے رکھا شاداں
شب کو بھی ایسے ہی بہلایا ذکیؔ نے مجھ کو

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

صلی اللہ علیہ وسلم

جب غلام اپنا کہا میرے نبی ﷺ نے مجھ کو
"در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"
اُڑ کے میں روضۂ اقدس پہ پہنچ جاؤں گا
جب کیا یاد رسول عربی ﷺ نے مجھ کو
آپ کے چاہنے والوں میں حبیب داور ﷺ
کیا ممتاز مری با ادبی نے مجھ کو
میرے سرکار ﷺ ادھر سے بھی تو گزرے اکثر
یہ بتایا ہے مدینے کی گلی نے مجھ کو
گاہے گاہے تو یہ محسوس ہوا خلوت میں
دی ہے آواز مدینے سے کسی نے مجھ کو
بخدا سہو و خطا سے ہے بچایا اے سوز
در سرکار ﷺ پہ آہستہ روی نے مجھ کو

ڈاکٹر سردار خاں سوز

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت کے شعروں میں چن چن کے سجا لیتا ہوں
جتنے الفاظ بھی لگتے ہیں نگینے مجھ کو
روشنی اسم محمد ﷺ کے وظیفے سے ملی
کاٹ کھایا تھا بہت تیرہ شبی نے مجھ کو
اس قدر کر دیا لبریز طلب کا کشکول
مانگ سے بڑھ کے دیا میرے سخی نے مجھ کو
دل کی بے تابیاں بڑھتی ہیں زیارت کے لیے
جب بھی آتے ہیں نظر جاتے سفینے مجھ کو
میں کہ تھا سایۂ دامان محمد ﷺ کے تلے
"در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"
کام دنیا کے سبھی بھول گیا ہوں حسرت
نعت کو جب سے بنایا ہے نبی ﷺ نے مجھ کو

محمد یونس حسرت امرتسری

صلی اللہ علیہ وسلم

دولت دین عطا کی ہے اُسی نے مجھ کو
جس کی پہچان بتائی ہے نبی ﷺ نے مجھ کو
دل تڑپتا ہے حضور ﷺ اب بھی مدینے کے لیے
قابل رحم کیا دل کی لگی نے مجھ کو
دل تڑپنے لگا بے ساختہ آنسو نکلے
حال طائف کا سنایا جو کسی نے مجھ کو
میرے رونے کا سبب اُن سے نہیں ہے مخفی
یہ بتایا مری آنکھوں کی نمی نے مجھ کو
میری پیشانی پہ سجدوں کا نشاں جو دیکھا
"در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"
فرقت سرور عالم ﷺ میں تڑپ جاتا ہوں
حوصلہ لاکھ دیا داد رسی نے مجھ کو
میری بیتاب نگاہی کا بھرم یوں رکھا
در پہ پہنچا دیا رحمت کی جھڑی نے مجھ کو
اُن کی دریا دلی دیکھو کہ رہِ طیبہ میں
ہر تعاون سے نوازا ہے سبھی نے مجھ کو
لاج رکھ لی مری سرکار دو عالم ﷺ کے طفیل
رسوا ہونے نہ دیا "داتا ولی" نے مجھ کو
دیکھ کر رحمت عالم ﷺ کا وہ روضہ عابد
خوب رلوایا وہاں میری خوشی نے مجھ کو

محمد اسمعیل عابد اجمیری

صلی اللہ علیہ وسلم

اس قدر پیار سے دیکھا تھا نبی ﷺ نے مجھ کو
"در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"
ان کی سرکار سے جنت کی سند ملتی ہے
میرے آقا ﷺ نے بلایا ہے مدینے مجھ کو
میں نے دیکھے تھے کہاں ایسے خوشی کے آنسو
در اقدس پہ رُلایا ہے خوشی نے مجھ کو
میں نے مزدلفہ میں جنت کی دعا مانگی تھی
"در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"
دیکھ کر میری جبیں پر در اقدس کے نشاں
مسکراتے ہوئے دیکھا ہے کسی نے مجھ کو
میں گنہگار ہوں، یہ بات بجا ہے لیکن
در رحمت پہ بلایا ہے نبی نے مجھ کو
در سرکار ﷺ سے لوٹا تو یہ دیکھا میں نے
لوگ آ آ کے لگا لیتے ہیں سینے مجھ کو
آپ ﷺ کے نام پہ لب بوسے بھی لیتے ہیں
زندہ رکھا ہے اِسی زندہ دلی نے مجھ کو
یہ بھی سرکار دو عالم ﷺ کا کرم ہے انجمؔ
کہ غلام اُن کا کہا آج سبھی نے مجھ کو

ڈاکٹر عطاء الحق فاروقی انجم

صلی اللہ علیہ وسلم

زہے تقدیر دیا منزلِ ایماں کا سراغ
رہبر حق ﷺ کی حسیں راہبری نے مجھ کو
ہے احسان شہ جود و کرم ﷺ کا مجھ پہ
غم کے عالم میں بھی چھوڑا نہ خوشی نے مجھ کو

حمید صابری

صلی اللہ علیہ وسلم

ایسا اعزاز دیا عشق نبی ﷺ نے مجھ کو
"در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"
الفت و حسنِ پیمبر ﷺ سے ہے سینہ پُرنور
یہ شرف بخشا رسولِ عربی ﷺ نے مجھ کو
مری آنکھوں میں ہیں جنت کے مناظر ٹھہرے
ایسا نظارہ دیا اُن کی گلی نے مجھ کو
جس کی تحویل میں ہے دونوں جہاں کی وسعت
اُس نے بخشے ہیں عقیدت کے خزینے مجھ کو
راستہ خلد کا ہے میرے نبی ﷺ کی الفت
راہ دکھلائی ہے یہ ابن علیؓ نے مجھ کو
خوش نصیبی ہے کہ دیدار محمد ﷺ کی لگن
لے کے لاہور سے آئی ہے مدینے مجھ کو
یہ وصیت ہے مری تکیے کے رہنے والو!
مَروں کعبے میں تو دفنانا مدینے مجھ کو
نعت کہنے کا ہنر جب سے لطیفؔ آیا ہے
اپنی آنکھوں پہ بٹھایا ہے سبھی نے مجھ کو

محمد لطیف

صلی اللہ علیہ وسلم

یاد سرکار مدینہ ﷺ جو سر شام آئی
مل گئے ہجر ندامت میں نگینے مجھ کو
میں نے آقا ﷺ سے توکّل کی وہ دولت پائی
رشک سے دیکھا ہے دنیا کی شہی نے مجھ کو

حمید صابری

صلی اللہ علیہ وسلم

شہرِ طیبہ میں بلایا جو نبی ﷺ نے مجھ کو
دی مبارک بدل و جاں سبھی نے مجھ کو
دل کو تسکین تو آنکھوں کو طراوت بخشی
گلشنِ طیبہ کی ہر ایک کلی نے مجھ کو
بے گماں رتبہ دلایا ہے فلک سے بھی بلند
ان کے دربار کی جاروب کشی نے مجھ کو
جس کا ادراک ہوا اُسوۂ پیغمبر ﷺ سے
کر لیا آپ ﷺ کا اُس دیدہ وری نے مجھ کو
گلعذاروں کی طرف دیکھنے تک بھی نہ دیا
آپ ﷺ کے حسن نے اور ماہ وشی نے مجھ کو
جب بھی لوٹا تو ہوا عازمِ طیبہ پھر سے
چین لینے نہ دیا دل کی لگی نے مجھ کو
جب بھی مانگا، مری حاجت سے کہیں بڑھ کے دیا
مالکِ جملہ خزائن نے، سخی ﷺ نے مجھ کو
مائلِ گلشنِ فردوس تو ہونے نہ دیا
شہرِ طیبہ کی حسیں جلوہ کشی نے مجھ کو
غیر کے در پہ جھکوں گا نہ کسی قیمت پہ
بے نیاز اس سے کیا ان ﷺ سے سخی نے مجھ کو
لوٹ کے پھر نہ کبھی آؤں گا لاہور کو میں
لے گیا میرا مقدر جو مدینے مجھ کو
جانِ رضواں نے لیا جب کہ ہوں میں نعت نویس
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"
فیضِ سرکار ﷺ ہوا مجھ پہ تو حافظ گویا
مل گئے سارے زمانے کے خزینے مجھ کو

حافظ محمد صادق

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت کی راہ دکھائی مرے جی نے مجھ کو
جس پہ چلتا ہُوا پایا ہے سبھی نے مجھ کو
بھیجا فردوسِ سکینت کے چمن زاروں میں
گلِ الطافِ پیمبر ﷺ کی ہنسی نے مجھ کو
جانبِ حسنِ عنایات کیا ہے راغب
شہرِ سرکار ﷺ کی ہر ایک گلی نے مجھ کو
سورتِ نعت میں خوشبوئے محبت بانٹو
ہنس کے فرمایا محبت کی کلی نے مجھ کو
کیوں نہ آقا ﷺ کی فضیلت کا میں قائل ہوتا
اُدْنُ مِنِّیْ کی قسم دی اَدَّبَنِیْ نے مجھ کو
ساتھ چھوڑا ہے مدینے میں جو گویائی نے
حوصلہ بخشا ہے آنکھوں کی نمی نے مجھ کو
اہلِ ایماں میں رہو تم رُحَمَاء کی صورت
یہ سبق بخشا ہے بوبکرؓ و علیؓ نے مجھ کو
کچھ کی پائی کسی نے نہ کسی پہلو سے
اتنا فرمایا عطا میرے سخی نے مجھ کو
طیبہ جانا ہی ہر اک رنج کا ہٹ جانا ہے
دی ہیں خوشیاں تو اسی ایک خوشی نے مجھ کو
لذتِ حرفِ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ بخشی
مدحِ سرکار ﷺ میں شیریں سخنی نے مجھ کو
بیسواں نعت کا مجموعہ مرے ہاتھ میں تھا
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"
ورنہ محمودؔ یہ دنیا تو دکھوں کا گھر ہے
دی ہے تسکینِ دلی مدحِ نبی ﷺ نے مجھ کو

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

لمحہ لمحہ لیے جاتی ہیں مدینے مجھ کو
میری آنکھیں ہیں سمندر میں سفینے مجھ کو
نعت، توصیف، ثنا، مدح، سلام اور درود
آپ ﷺ نے بخش دیے کتنے خزینے مجھ کو
آپ ﷺ کے دستِ شفاعت نے مجھے تھام لیا
حشر میں آنے لگے جونہی پسینے مجھ کو
میں غلامانِ غلامانِ محمد ﷺ سے ہوں
لے کے آئی مری تقدیر مدینے مجھ کو
آپ ﷺ کا در ہو مرا سر ہو بسر ہو جائے
ہجر کے لمحے کہاں دیتے ہیں جینے مجھ کو
آپ ﷺ جنت میں پلائیں گے رحیق المختوم
بس اسی وجہ سے دیتے نہیں پینے مجھ کو
آپ ﷺ نے مدح کی زینت کا قرینہ بخشا
دے کے الفاظ و معانی کے نگینے مجھ کو
آپ ﷺ نے ایک نظر پیار سے دیکھا تھا مجھے
لے گئے عرش پہ انوار کے زینے مجھ کو
آپ ﷺ کی دید کے نشے میں گزر جاتے ہیں
سال پہ سال، مہینے پہ مہینے مجھ کو
سونگھتا پھرتا ہوں طیبہ کی زمیں کے ذرے
مل گئے آپ ﷺ کی خوشبو کی دفینے مجھ کو
مثنوی ہو کہ غزل ہو کہ رباعی رزمیؔ
نعت کہنے کو دیے کتنے قرینے مجھ کو

بشیر رزمیؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت کے آپ عطا کر کے قرینے مجھ کو
میرے آقا ﷺ نے دیئے پیار خزینے مجھ کو
دیکھ کر سایۂ الطاف پیمبر ﷺ سر پہ
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"
شہِ سرور ﷺ کی یہ الفت ہی کا اک پہلو ہے
لمحے مجبوری کے، لگتے ہیں مہینے مجھ کو
میں کبھی ڈوب نہ پاؤں گا کسی پانی میں
بخشے آقا ﷺ نے جو عترتؓ کے سفینے مجھ کو
فردِ اعمال کہیں آپ ﷺ نہ منگوا بھیجیں
اس تصور سے بھی آتے ہیں پسینے مجھ کو
میں تو محمودؔ تھا بے زر بھی، بد اعمال بھی تھا
لے گیا پھر بھی کرم ان ﷺ کا مدینے مجھ کو

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جو ہمراہ تھے پوچھا نہ کسی نے مجھ کو
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"
میں تھا سرکار ﷺ کے دامانِ شفاعت کے تلے
یوں بھی میزان پہ جانچا نہ کسی نے مجھ کو
بارِ عصیاں کے سبب رحمتِ کامل کے سوا
میں گرا تھا تو اُٹھایا نہ کسی نے مجھ کو
یہ کرم ان کا ہے بے کار سا ہونے پر بھی
اپنی نظروں سے گرایا نہ کسی نے مجھ کو
نعت گوئی کے سبب سب ہی نے اچھا جانا
اک بُرا شخص بھی مانا نہ کسی نے مجھ کو
جب خدا اور فرشتے ہوں ذکیؔ! محوِ درود
اس لیے نعت پہ ٹوکا نہ کسی نے مجھ کو

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت میں پایا ہے چھوٹا نہ کسی نے مجھ کو
یوں بُرا سمجھا ہے حاشا نہ کسی نے مجھ کو
غیرِ آقا ﷺ کی ثنا سے تو میں بیگانہ ہوں
مرتکب اس کا تو پایا نہ کسی نے مجھ کو
میں درود آقا و مولا ﷺ پہ پڑھے جاتا تھا
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"
جو صحابہؓ نے پیمبر ﷺ سے محبت کی ہے
ایسا سکھلایا قرینہ نہ کسی نے مجھ کو
میں گرفتار ہوا تھا جو عمل نامے پر
ماسوا ان ﷺ کے چھڑایا نہ کسی نے مجھ کو
طیبہ پہنچا جو بھی ملک سے باہر نکلا
اور کہیں پایا ہے اصلا نہ کسی نے مجھ کو

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دکھا رہی ہے دعائے خلیلؑ اپنا اثر
ہیں جلوہ ریز نویدِ مسیحؑ کے انوار
جنابِ آمنہؓ کے پہلوئے مبارک سے
ہُوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار
حضور سرورِ کون و مکاں ﷺ ہوئے پیدا
پیمبری کے گلستاں میں آئی فصلِ بہار
جہان و اہلِ جہاں کی پلٹ گئی کایا
مٹائی مہرِ درخشاں نے ظلمتِ شبِ تار
بڑھی سیادتِ ایماں، گھٹی ضلالتِ کفر
چھٹی سیاہیٔ باطل، پھٹا بدی کا غبار
کرشمہ سچ ہُوا ساقیٔ عرب ﷺ ایسا
کہ شرق و غرب مئے حق سے ہو گئے سرشار
جنابِ ختمِ رسل ﷺ پہ ہزار بار درود
ہے جن سے عالمِ امکاں کی گرمیٔ بازار

ظفر علی خاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ ریگزار ہیں کس کے ورود سے گلزار
فلک سے ٹوٹ کے برسا جہاں پہ ابرِ بہار
وجود کس کا تھا جس پہ زمیں نے فخر کیا
کہ دیکھتے ہیں تحیّر سے ثابت و سیّار
محمد عربی ﷺ نازِ دودۂ ہاشم
وہ تاجِ ختمِ نبوت کا گوہرِ شہوار
امامِ رُشد و ہُدیٰ پیکرِ عطا و سخا
امیرِ ملّت و سالارِ لشکرِ احرار
فقیر جس کے ہوئے حکم ران عالم کے
خود آئے زیرِ نگیں ان کے تاجک و تاتار
نشیبِ فرش سے معراج کو کہاں ملتا
فرازِ عرش سے آیا سوار کا رہوار
شہادت اپنے عزیزوں کی ہیچ گردانے
کہ تھا عقیقہؓ کو درکار آپ ﷺ کا دیدار
کہاں تک ان کے محامد کو لکھ سکو گے علیم
کہاں تک ان کے محاسن کو کر سکو گے شمار
ہزار نعتیں ان کے طفیل ہم کو ملیں
"ہوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار"

علیم ناصری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم کا، جُود کا، رحمت کا، ہو سکے نہ شمار
ہر ایک آن ہے دُربار آپ ﷺ کا دربار
دوائے ناشنوائی ہے آپ ﷺ کی گفتار
علاجِ کور نگاہی ہے آپ ﷺ کا دیدار
ہزار رنگ سے خوشبو بکھرتی رہتی ہے
ہمیشہ رہتی ہے رحمت کے رنگ و بو سے بہار
ہر ایک سایے کے دامن میں لاکھ چشمۂ نور
ہزار صبح بکف ہے یہاں ہر اک شبِ تار
حضور ﷺ آپ سے ہے کائنات کی تخلیق
نجوم و شمس و قمر، صبح و شام خدمتگار
خدا کے حکم سے بیت الحرم میں سربسجود
حُنین و بدر کے میدان میں سپہ سالار
مہاجرینؓ نے ہجرت کی آپ ﷺ کی خاطر
ہوئے ہیں آپ ﷺ کی خاطر ہی میزباں انصارؓ
خدا ہی جانے کس انداز سے کب آ جائیں
بس ایک آنکھ ہے خوابیدہ ایک ہے بیدار
چھپائے رکھیو! ہمارے گناہ محشر میں
رسولِ پاک ﷺ کی رحمت کا صدقہ یا ستّار!
میں اور آپ ﷺ کا مدحت سرا، خدا کی قسم
"ہوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار"
اسی میں اپنی متاعِ نجات ہے رزمی
لیا ہے نام محمد ﷺ، ملا ہے دل کو قرار

محمد بشیر رزمی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضور ﷺ جانِ دو عالمؐ نویدِ فصلِ بہار
رُخِ حیات پہ ہے آپ ﷺ ہی کے دم سے نکھار
حضور ﷺ زینت و زیبِ جہانِ رنگ و بو
وہی ہیں عالمِ انسانیت کا حسن و وقار
ہے جن کا اسمِ گرامی محمد و احمد ﷺ
ہیں سب کے آقا و مولا وہ سیدِ ابرار ﷺ
نہ گر ہو سینے میں روشن چراغِ حبِّ رسول ﷺ
ملے نہ قلب کو تسکیں، نہ آئے جان کو قرار
نویدِ زندگی میرے لیے ہے قربِ حضور ﷺ
جدا ہو ان سے تو یہ زندگی ہے مرگ آثار
جنابِ سرورِ کونین ﷺ ہی کی صورت میں
"ہُوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار"
ظہورِ آدمِ خاکی سے تا عروجِ بشر
"ہُوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار"
درِ حبیب ﷺ پہ پہنچوں گا میں گرا کے اسے
جو میری راہ میں حائل ہے ہجر کی دیوار
ہمارا راہنما ہو جو اُسوۂ حسنہ
تو ہو گا مُخلقِ پیمبر ﷺ ہی زیست کا کردار
یہ ترکِ سنت و قرآں کا ہی نتیجہ ہے
ہوئے ہیں اپنا مقدر تنزّل و ادبار
رہ حضور ﷺ سے جو بھی رہیں گے رُوگرداں
وہ ہوں گے خاک بسر، خستہ و ذلیل و خوار
نصیب جب سے اسے ہے حضور ﷺ کی نسبت
مدینہ تب سے ہے نیّرؔ بنا حرم کا دیار

ضیا نیّرؔ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بہار حق لیے آئے ہیں احمدِ مختار ﷺ
بسی گلوں میں درود و سلام کی مہکار
سمٹ گئے ہیں اندھیرے، بکھر گئے انوار
چراغِ نعت میں روشن ہے سورجوں کا وقار
ہوئے ہیں خیرِ مجسم ﷺ جہاں میں جلوہ بار
ملی ہے شر کے شراروں کو آج راہِ فرار
نہ کیسے فرق مقدر پہ عظمتیں ہوں نثار
دل و نظر میں ہے آباد مدحتوں کا دیار
حضور ﷺ، مہر و وفا سے جہاں ہوا ہے تہی
نہ حسنِ لطف و عطا ہے، نہ جذبۂ ایثار
پکارا خلق نے آلام و غم میں آقا ﷺ کو
"ہُوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار"
حضور ﷺ دہر میں تشریف لائے ہیں جس دم
"ہُوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار"
ستم کدوں میں کھلے ہیں کرم کے دروازے
"ہُوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار"
جو دل کی جیب میں عشقِ نبی ﷺ کے سکّے ہیں
چلو کہ شہرِ نبی ﷺ میں ہے خلد کا بازار
بنام مدحِ نبی ﷺ جب بھی میں نے سوچا ہے
اُجالے اوڑھ کے آئے ہیں ذہن میں افکار
ہجومِ حشر میں ڈھونڈیں گی رحمتیں اس کو
حمیدؔ سرورِ دیں ﷺ کا ہے شاعرِ دربار

پیرزادہ حمید صابری

صلی اللہ علیہ وسلم

کہے زبانِ قلم سے ہر ایک نعت نگار
"ہُوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار"

ازل سے تا بہ ابد انساں کو ہے پیامِ فلاح
رسولِ عالمیاں ﷺ کا نزولِ رحمت بار

انھی کا ذکر ہے تزئینِ ہر صحیفۂ گُل
انھی کا نام ہے سرنامۂ فروغِ بہار

سنا رہا ہے ستاروں کو روشنی کی نوید
مرے حضور ﷺ کی پُرنور رہگذر کا غبار

جہان کے فصحا کا ہر اک بیانِ سلیس
مرے حضور ﷺ کی ترتیل و خامشی پہ نثار

وہ پاسبانِ تمدّن وہ ہادیٔ تہذیب
مرے حضور ﷺ ہیں ملّت کے بانی و معمار

نہ ڈھونڈ دانشِ افرنگ میں کہیں خالدؔ
فقط حضور ﷺ کا فرماں ہے فکر کا معیار

خالد علیم

صلی اللہ علیہ وسلم

حضور ﷺ دید کے دیدے ہیں دید سے محروم
حضور ﷺ چشمِ تمنا ہے طالبِ دیدار

شفا کا جام عنایت ہو وارثِ کوثر ﷺ
تڑپ تڑپ کے نہ مر جائے امتِ بیمار

حمید صابری

صلی اللہ علیہ وسلم

ہوئے ہیں آپ ﷺ ہمارے یہاں وہاں سردار
"ہُوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار"

فرشتے، جنّ و بشر، یا حجر شجر بھی ہوں
کہاں کہاں نہیں ہوتا ہے آپ ﷺ کا اقرار

مدینے جانے سے ایسا کرم ہوا مجھ پر
مری نگاہ میں رہتا ہے نور کا مینار

مدینے جانے کی رہتی ہے آرزو دل میں
کسی بہانے مجھے پھر بلایئے سرکار ﷺ

حضور ﷺ آپ نے ایسا سبق دیا ہم کو
کیا ہے عظمتِ پروردگار کا اقرار

حضور ﷺ آپ تو بے شک ہمارے آقا ہیں
ہماری جان بصد شوق آپ ﷺ پہ ہو نثار

ہماری جان معطّر ہمارا دل مشکیں
کھلا دیئے ہیں دعاؤں کے آپ ﷺ کے گلزار

مدینے جاؤں تو اب کے حضور ﷺ ایسا ہو
خدا کرے کہ مجھے بھی ہو آپ کا دیدار

خوشا نصیب کہ مجھ پر ہُوا کرم انجمؔ
عطا ہوئے ہیں مجھے بھی یہ نعت کے اشعار

ڈاکٹر عطاالحق فاروقی انجمؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

تمام رات کیا جذبِ دل نے یہ اصرار
لکھوں میں خامۂ مژگاں سے مدحتِ سرکار ﷺ

ہمی نہیں ہیں محمد ﷺ کی دید کے مشتاق
خدا بھی عرشِ بریں پر ہے طالبِ دیدار

میں وہ غلامِ غلامانِ سرورِ دیں ﷺ ہوں
مرے حروف تکلّم ہیں کاشفِ اسرار

ظہورِ نورِ مجسّم ہوا جو ظلمت میں
"ہُوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار"

مہیب رات میں جس دم نبی ﷺ کا نام لیا
چراغ صلِّ علیٰ سے برس گئے انوار

رہِ مدینہ میں ظلمت کا ڈر نہیں مجھ کو
نبی ﷺ کا قامتِ زیبا ہے نور کا مینار

ہوا شفا کی مدینے سے کاش آ جائے
ترس رہی ہے دواؤں کو ملتِ بیمار

حضور ﷺ پھر ہو عطا ربطِ باہمی کا شعور
دیارِ دیں پہ ہے پھر جبرِ کفر کی یلغار

بشیر کیوں نہ چنے پھول مدحِ آقا ﷺ کے
بشارتوں سے مہکتا ہے دین کا گلزار

بشیر رحمانی

صلی اللہ علیہ وسلم

جہاں میں آپ کی آمد ہے یا شہِ ابرار ﷺ
"ہُوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار"

خود اپنے نور سے نورِ نبی ﷺ جدا کر کے
عطا خدا نے کیا ہم کو احمدِ مختار ﷺ

حضورِ پاک ﷺ نے جونہی ظہور فرمایا
درود پڑھنے لگے کعبے کے در و دیوار

حضور ﷺ ہی کی مہک ہے تمام گلشن میں
حضور ﷺ آپ کی آمد سے آ گئی ہے بہار

حضور ﷺ آپ کے فیضِ نظر کا صدقہ ہے
دکھی دلوں کو میسر ہوا ہے صبر و قرار

نبیٔ پاک ﷺ کے انوار کا توسّل ہے
کہ ختم ہو چکا دنیا سے ظلمتوں کا حصار

یہاں پہ جنّ و بشر کا تو ذکر ہی کیا ہے
شجر حجر کو بھی دل سے ہے آپ ﷺ کا اقرار

کیا ہے آپ ﷺ نے سلمانؓ پر کرم ایسا
لگائے ہاتھ سے پودے تو دے اٹھے اثمار

حضورِ پاک ﷺ نے لوٹا دیا جو سورج کو
نمازِ عصر کے پھر آ گئے نظر آثار

حضور ﷺ اب تو بجھا دیجئے پیاس آنکھوں کی
نظر کچھ آتے نہیں زندگی کے اب آثار

یہی تو موت سے پہلے ہے آرزو عابدؔ
وہ دن نصیب ہو جس دن ہو آپ کا دیدار

محمد اسمٰعیل عابد اجمیری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خیال آیا کہ لکھوں میں مدحتِ سرکار ﷺ
ابھی یہ سوچ رہا تھا، نکھر گئے افکار
مجھے تھی فکر کہ بے علم و فن ہوں، کیا لکھوں
کشادہ ذہن میں لفظوں کے لگ گئے انبار
کیے حوالۂ قرطاس وہ سبھی میں نے
حرائے ذہن پہ اُترے جو نعت کے اشعار
"ہُوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار"
بہار پر بھی جو آئی ہے ایک طُرفہ بہار
بتا رہا ہے خزاں دیدہ گلستاں کا نکھار
"ہُوا ہے رحمت پروردگار کا اظہار"
درود آپ پہ بھیجو بہ کثرت و تکرار
کب ایک بار ہے کافی، پڑھو ہزاروں بار
نصیب تجھ کو بھی ہو گی زیارتِ سرکار ﷺ
اگر ہے دل میں تمنا تو دل سے ان کو پکار
نگاہ لطف ہو مجھ پر شہنشہِ ابرار ﷺ
زمانہ سارے کا سارا ہے در پے آزار
ذکی نے جب بھی رقم کی ہے مدحتِ سرکار ﷺ
تو اس پہ جھوم کے برسی ہے بارشِ انوار

رفیع الدین ذکی قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"ہُوا جو رحمتِ پروردگار کا اظہار"
برس برس گئی احقر پہ بارشِ انوار
حضور ﷺ! مثلِ بصیریؒ ہوں میں بھی نعت نگار
عطا مجھے بھی شفا ہو کہ میں بھی ہوں بیمار
یہی ہے دل کی تمنا اے سیدِ ابرار ﷺ
مجھے بھی موت سے پہلے ہو مرحمت دیدار
غلام ابنِ غلام آپ کا ہوں میں، سرکار ﷺ
نگاہ لطف ہو مجھ پر بہ وقت و روزِ شمار
فراقِ طیبہ میں یوں کٹ رہے ہیں لیل و نہار
سلگ رہا ہے مرا دل، ہے آنکھ دریا بار
اگر خدا کی رضا ہے ذکی! تجھے درکار
نبی ﷺ کی یاد سے غافل نہ ایک لمحہ گزار

رفیع الدین ذکی قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے نصیب میں ہو دید آپ کی سرکار ﷺ
مرا بھی دل ہو منور بنے وہ ثور کا غار
بسی ہوئی ہے انوکھی مہک مرے اندر
نبی ﷺ کے ذکر سے تن من ہوا گل و گلزار
اُسی اُسی پہ کھلے جنتوں کے دروازے
جسے بھی نظر آئے آپ ﷺ کے انوار
حضور ﷺ آپ کے احباب دم بہ دم دل شاد
حضور ﷺ آپ کے دشمن سدا ذلیل و خوار
نبی ﷺ سے عشق میں ان کے غلام چاہیں گے
کہ ان کے نام پہ کر دیں وہ جان و دل کو نثار
نبی ﷺ کی یاد کا دیپک جلا لیا فائز
زمانے بھر کے اندھیرے چھٹے ہیں آخر کار

منصور فائز

صلی اللہ علیہ وسلم

کہے گئے ہیں جو مدحِ رسول ﷺ میں اشعار
"ہُوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار"
مثالِ نور ہے بے شک حیاتِ مصطفوی ﷺ
ہر ایک پہلو سے روشن ہے آپ ﷺ کا کردار
ہوئی ہے بارشِ رحمت ہر ایک بستی پہ
جہان بھر پہ کھلے ہیں حضور ﷺ کے انوار
پڑا جو کام زمانے کو تو ہُوا یوں بھی
صداقتوں کی گواہی میں بول اُٹھے اشجار
سجا تھا عرشِ بریں اس طرح شبِ معراج
ہر ایک سمت نظر آئے نور کے آثار
ہوئی تھی بعثتِ سلطانِ انبیاء ﷺ جس دن
بدل گئے تھے اُسی دن جہان کے اطوار
اُسی کو رحمتِ عالم کہے جہاں اختر
خدا نے آپ تراشا ہے جو حسیں شہکار

رحمت علی اختر

صلی اللہ علیہ وسلم

ارتقا یہ بلندی کہاں کسی کو نصیب
حضور ﷺ ہیں وَرَفَعْنَا کا دلنشیں مینار
کبھی گرا تھا جہاں پائے مصطفیٰ ﷺ کا لہو
وہ دشت زار ہے بوئے رسول ﷺ کا گلزار
مرے رسولِ مکرم ﷺ کرم کی ایک نظر
کہ پھر ہیں دین سے بے دین برسرِ پیکار

حمید صابری

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے چھائی رحمتِ عالم ﷺ کے عشق کی مہکار
"ہُوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار"
مرے نبیؐ معظم ﷺ حضور بندہ نواز
خدائے بزمِ دو عالم کے ہیں حسیں شہکار
جو شمعِ راہِ ہدایت ہے بزمِ ہستی میں
وہی ہے ایک خدا کے حبیب ﷺ کا کردار
ہر ایک دشمنِ جاں کو بنا لیا اپنا
چلی جو سرورِ عالم ﷺ کے خُلق کی تلوار
نگاہِ شوق اٹھاؤ جدھر بھی دیکھو گے
شہِ حجاز ﷺ کی عظمت کا دل نشیں گلزار
وہی تو حامی و ناصر ہیں غم کے ماروں کے
بنایا جن کو خدا نے ہے احمدِ مختار ﷺ
انھی کی ذات سہارا ہے بحرِ عصیاں میں
بروزِ حشر بھی ہوں گے وہی مرے غم خوار
حضور ﷺ! جس نے بصیریؒ کو فیضیاب کیا
وہی تو چشمِ عنایت ہے مجھ کو بھی درکار
مرا اثاثۂ ایماں بھی حسنِ مدحت ہے
عطا ہو مجھ کو زہے بخت دولتِ دیدار
حضور آلِ علیؓ کے میں در پہ حاضر ہوں
وہ گنج بخشؒ وہ ایوانِ عشق کے معمار
انھی کے حسنِ توسّل سے پیش کرتا ہے
رضاؔ بشانِ عقیدت یہ نعت کے اشعار

محمد اکرم رضا

صلی اللہ علیہ وسلم

وہ کون ہے جو کرے اُن کی عظمتوں کا شمار
"ہُوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار"

سکون قلب و نظر قرب مصطفیٰ ﷺ میں ہے
دلوں کی پیاس بجھاتا ہے آپ ﷺ کا دیدار

بھنور میں پھر ہے سفینہ حضور ﷺ اُمت کا
نگاہِ لطف و کرم کیجیے مرے سرکار ﷺ

وہ بیکسوں کے ہیں ملجا وہ انبیاؑ کے امام
وہی ہیں دہر میں ٹوٹے ہوئے دلوں کی پکار

جہان آپ کی تابانیوں سے روشن ہے
کہ آپ نورِ مجسم ہیں مصدرِ انوار

کبھی تو کاش مدینہ مجھے بلائیں حضور ﷺ
کبھی تو کشتِ عقیدت پہ آ ہی جائے بہار

رموزِ حق کے ہیں کاشف محمدِ عربی ﷺ
خدا کی بات ہے میرے حضور ﷺ کی گفتار

مثال آپ کی ملتی نہیں دو عالم میں
زمانہ آپ کی رحمت نگاہیوں کے نثار

کرم کی ایک نظر مجھ پہ ہو بس ایک نظر
غموں کے بوجھ سے میری حیات ہے دوچار

یہاں سے کوئی بھی خالی کبھی نہیں لوٹا
حضور ﷺ مرکزِ بخشش ہے آپ کا دربار

محمد سلطان کلیم

صلی اللہ علیہ وسلم

خدا کے دستِ مبارک کا ہے حسیں شہکار
کہ جس کے دم سے ہُوا عاصیوں کا بیڑا پار

وہیں وہیں پہ اُجالوں کا بول بالا ہُوا
جہاں جہاں بھی گئی اُن کے نور کی مہکار

ہم اُس کے نام پہ قربان کیوں نہ جان کریں
کہ کائنات میں سب سے عظیم ہیں سرکار ﷺ

وہ جس کی آنکھیں ہوئیں دیدِ طیبہ سے پُرنور
وہ خوش نصیب ہے دراصل خلد کا حقدار

اِسی اُمید پہ کٹتے ہیں روز و شب میرے
بلائیں گے مجھے روضہ پہ ایک دن سرکار ﷺ

جب آپ ﷺ آئے تو اہلِ مدینہ کہہ اُٹھے
"ہُوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار"

مری نگاہ میں بھر دینا روشنی مولاؐ
کروں میں گنبدِ خضرا کا جس گھڑی دیدار

لطیف اب تو مدینے سے دور رہ رہ کر
قسم خدا کی مرا جینا ہو گیا دشوار

محمد لطیف

اشاریہ (منظومات)

....

''سیّد ہجویر'' نعت کونسل''

کے غیر طرحی مشاعروں / ادوار کے شرکاءِ گرامی

☆ افتتاحی اجلاس (نعتیہ مشاعرہ)

حفیظ تائب۔ عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال) اصغر نثار قریشی۔ ریاض حسین چودھری۔ حزیں کاشمیری۔ وحید الحسن ہاشمی۔ خالد اقبال یاسر۔ سید عاصم گیلانی۔ خالد شفیق۔ اعزاز احمد آذر۔ حفیظ صدیقی۔ جعفر بلوچ۔ اقبال راہی۔ عمران نقوی۔ عصمت اللہ زاہد۔ محمد اسلام شاہ۔ راجا رشید محمود

☆ پہلا ماہانہ مشاعرہ:

حفیظ تائب۔ عبدالحکیم وفا۔ کرامت بخاری۔ محسن احسان (پشاور) محمد بشیر متین فطرت۔ عاشق رحیل۔ میثم تمار۔ زہیر کنجاہی (راولپنڈی) لال حسین صابر (تلہ گنگ) اعجاز فیروز اعجاز۔ اقبال کیفی

☆ خصوصی نعتیہ مشاعرہ:

(حضرت شاہ کمالؒ کی ماڈل مسجد واقع اچھرہ لاہور کے افتتاح کے موقع پر)

حفیظ تائب۔ سید عاصم گیلانی۔ جعفر بلوچ۔ اقبال راہی۔ سید سلمان گیلانی۔ راجا رشید محمود

☆ دوسرا ماہانہ مشاعرہ:

حفیظ صدیقی۔ محمد حنیف نازش قادری (کاموکے) محمد اقبال دیوانہ۔ جاوید قاسم۔ امتیاز عالم سیاہ پوش۔ عرفان صادق۔ میثم تمار۔ راجا رشید محمود

☆ تیسرا ماہانہ مشاعرہ:

عزیز کامل۔ اقبال دیوانہ۔ کامران شاہین۔ ڈاکٹر انجم فاروقی۔ محمد ارشد تہامی۔ امتیاز عالم سیاہ پوش

☆ مشاعرۂ نعت و منقبت (حضرت سید ہجویر داتا گنج بخشؒ کے عرس کے موقع پر)

انور فیروز پوری۔ رئیس میاں (فتح پور سیکری، بھارت) حفیظ تائب۔ سلیم کاشر۔ طارق سلطانپوری

(حسن ابدال) غضنفر علی جاوو چشتی (گجرات) محمد حنیف نازش قادری (کاموکے) فیض رسول فیضان (گوجرانوالا) سید عبدالعلی شوکت۔ اقبال دیوانہ۔ رفیع الدین ذکی قریشی۔ نثار اکبر آبادی۔ صادق جمیل۔ محمد لطیف۔ سید سلمان گیلانی۔ راجا رشید محمود۔

(ان سولہ شعرا نے نعت شریف کے ساتھ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کی منقبت بھی پیش کی)

☆ چوتھا ماہانہ مشاعرہ:

ریاض حسین چودھری (سیالکوٹ)۔ امتیاز عالم سیاہ پوش۔ یونس حسرت امرتسری۔ اعجاز فیروز اعجاز۔ اقبال دیوانہ۔ حبیب اللہ بھٹی (پنڈی بھٹیاں)

☆ چھٹا ماہانہ مشاعرہ:

پروفیسر عبدالعزیز۔ حافظ غلام رسول ساقی (گوجرانوالا) ابو محمد رمضان شاہد (گوجرانوالا)

☆ ساتواں ماہانہ مشاعرہ:

غضنفر علی جاوو چشتی (گجرات) شاہد جعفری (ڈسکہ ضلع سیالکوٹ) عزیز کامل۔ اقبال دیوانہ۔

☆ آٹھواں ماہانہ مشاعرہ:

اس میں طرحی نعتیہ دور کے بعد ایک دور ''مناقب خواجہ غریب نواز حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ'' کا ہوا جس میں حزیں کاشمیری، حفیظ تائب، طارق سلطانپوری (حسن ابدال) محمد حنیف نازش قادری (کاموکے) پیرزادہ حمید صابری، فیض رسول فیضان (گوجرانوالا) غضنفر علی جاوو چشتی (گجرات) صادق جمیل، بشیر رحمانی، یونس حسرت امرتسری، خلش بجنوری، ضیا نیر اور راجا رشید محمود کا منقبتیہ کلام سامنے آیا۔

☆ نواں ماہانہ مشاعرہ:

جعفر بلوچ۔ سید ناصر زیدی (اسلام آباد) شاکر کنڈان (سرگودھا) عزیز کامل۔ راجا رشید محمود

☆ دسواں ماہانہ مشاعرہ:

علیم ناصری۔ خالد علیم۔ محمد اکرم رضا (گوجرانوالا) عزیز کامل۔ سالار مسعودی۔ محمد احسن رضا (گوجرانوالا)

راجا رشید محمود ان شاء اللہ العزیز غیر طرحی نعتیہ کلام کا انتخاب الگ شائع کیا جائے گا۔

عرسِ سیّد ہجویرؒ

پر مشاعرۂ نعت و منقبت کی مختصر روداد

"امسال عرسِ حضرت داتا گنج بخشؒ کا افتتاح عملاً "کُل پنجاب مشاعرۂ نعت و منقبت" کی صورت میں ہوا۔ محکمہ اوقاف پنجاب نے گزشتہ سال کے اواخر میں "سیّد ہجویرؒ نعت کونسل" قائم کی جس کی سربراہی ملک کے ممتاز نعت گو راجا رشید محمودؔ کے سپرد کی گئی۔

عرس کے موقع پر یکم مئی کو نمازِ عشا کے بعد جامع مسجد داتا دربار میں "کُل پنجاب مشاعرۂ نعت و منقبت" ہوا جس کی صدارت علامہ انورؔ فیروزپوری نے کی۔ حضرت شیخ سلیم چشتی کی درگاہ واقع فتح پوری سیکری' آگرہ (بھارت) کے سجادہ نشین رئیس میاں مہمانِ خصوصی تھے۔ محمد حنیف نازشؔ قادری نے تلاوتِ قرآن مجید کی' ملک کے صاحبِ طرز نعت خواں محمد ثناء اللہ بٹ نے نعت پڑھی اور سب سے پہلے' مشاعرے کے صاحبِ صدارت علامہ انورؔ فیروزپوری نے حمدیہ رباعیاں پڑھیں۔

تمام شعرا نے حضور فخرِ موجودات ﷺ کی مدحت کے علاوہ داتا گنج بخشؒ کی منقبت بھی پیش کی۔ مشاعرے میں حفیظ تائبؔ' طارقؔ سلطانپوری (حسن ابدال)' غضنفر علی جاوؔد چشتی (گجرات)' رفیع الدین ذکیؔ قریشی' نثارؔ اکبر آبادی' سلیم کاشرؔ' محمد حنیف نازشؔ قادری (کاموکے)' فیض رسول فیضانؔ (گوجرانوالا)' محمد اقبال دیوانہؔ' سید عبدالعلی شوکتؔ' صادق جمیلؔ' محمد لطیف اور سید سلمان گیلانی کے علاوہ راجا رشید محمودؔ' جناب رئیس میاں (مہمانِ خصوصی) اور علامہ انورؔ فیروزپوری (صدر) نے کلام سنایا"۔

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور۔ ۱۱ مئی ۲۰۰۲۔ جریدۂ ادب)

منقبتِ خواجہ غریب نوازؒ

کے مشاعرے کی مختصر روداد

خواجہ غریب نواز حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے دربار سیّد ہجویرؒ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ پر چلّہ کشی کی اور وہ شعر کہا جو رہتی دنیا تک عوام و خواص کی زبانوں پر رہے گا:

گنج بخش فیضِ عالم' مظہرِ نورِ خدا

ناقصاں را پیرِ کامل' کاملاں را رہنما

اس مرتبہ محکمہ اوقاف پنجاب نے عرسِ غریب نوازؒ زیادہ اہتمام سے منانے کا اہتمام کیا۔ "سیّد ہجویرؒ نعت کونسل" نے بھی رجب المرجب کی مناسبت سے ۲ ستمبر ۲۰۰۲ کو ہونے والے ماہانہ طرحی مشاعرے کا ایک دور یادِ خواجہؒ کے لیے مختص کیا۔

مشاعرے کے اس دور میں حزیںؔ کاشمیری' حفیظ تائبؔ' طارقؔ سلطانپوری (حسن ابدال)' محمد حنیف نازشؔ قادری (کاموکے)' پیرزادہ حمید صابری' فیض رسول فیضانؔ (گوجرانوالا)' غضنفر علی جاوؔد چشتی (گجرات)' صادق جمیلؔ' بشیر رحمانی' یونس حسرتؔ امرتسری' خلشؔ بجنوری' ضیا نیّر اور راجا رشید محمودؔ کا منقبتیہ کلام سامنے آیا۔

آئندہ سال اس موقع پر علاحدہ خصوصی مشاعرۂ منقبت منعقد کرنے کا ارادہ ہے اور کوشش کی جائے گی کہ "مناقب خواجہ غریب نوازؒ" بھی کتابی صورت میں سامنے آ جائیں۔

مناقبِ سیّدِ ہجویرؒ

کونسل کا ایک کارنامہ

"مدیرِ نعت" نے سیّد ہجویر رحمہ اللہ تعالیٰ کی ۵۳ اردو منقبتیں "مناقبِ سیّدِ ہجویرؒ" کے نام سے جمع کیں اور محکمہ اوقاف پنجاب نے ۲۷ صفحوں کی اس کتاب کو چھاپ کر عرس کے موقع پر بلا قیمت تقسیم کیا۔ کتاب میں علامہ ضیاء القادری بدایونی' الطاف احسانی' خلیق قریشی' حافظ محمد افضل فقیر' حفیظ تائب' مجید تمنا' حافظ مظہر الدین' افضال احمد انور' محمد اعظم چشتی' طارق سلطانپوری' ستار وارثی' تاج عرفانی' ابو الطاہر فدا حسین فدا' واصف علی واصف' شاہد الوری' سید عبد العلی شوکت' جمیل نظر' طیب قریشی اشرفی' رفیع الدین ذکی قریشی' غضنفر علی جاوِد چشتی' محمد اکرم رضا' محمد حنیف نازش قادری' اکرم علی اختر' نثار اکبر آبادی' شمس بیلسوی' امید فاضلی' صادق جمیل' امین علی نقوی' محمد لطیف' فیض رسول فیضان' عزیز لطیفی' سکندر لکھنوی' شریف الدین نیر سہروردی' قمر انجم' عزیز الدین خاکی' حبیب نقشبندی' حافظ محمد مستقیم' سید سلمان گیلانی' قاسم علی' مولوی فیروز الدین فیروز اور مدیرِ نعت (راجا رشید محمود) کا منظوم ہدیۂ عقیدت ہے۔ "حرفِ عقیدت" ڈاکٹر طاہر رضا بخاری (ڈائریکٹر مذہبی اُمور' محکمہ اوقاف پنجاب) نے اور "تقدیم" مرتب (مدیرِ نعت) نے لکھی ہے۔ کتاب کے آخر میں عبد القیوم خان طارق سلطانپوری کا قطعۂ تاریخ ہے۔

سیّد ہجویرؒ نعت کونسل

آج کا دور نعت کا دور ہے۔ آج کل اسلامی معاشرے میں نعت گوئی اور نعت خوانی کا بہت غلغلہ ہے مگر بعض نعتوں میں خیالات کو بگٹٹ چھوڑ دیا جاتا ہے' قرآن و سنن کی تعلیمات' صحابۂ کرامؓ کی اس باب میں رہنمائی' زبان و بیان کی نزاکتوں اور شعر و سخن کے معیار کو پیشِ نظر نہیں رکھا جاتا۔ نعت خوانی کے حوالے سے معیاری کلام کے بجائے عامیانہ کلام پر انحصار کیا جاتا ہے اور محافلِ نعت میں آداب کی پابندی کے بجائے ریاکاری کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ ایسے میں نعت گوئی اور نعت خوانی کے مقدس کام کو درست سمت دینے' شاعروں اور نعت خوانوں کی رہنمائی اور سننے والوں کی تربیت کے اہتمام کے نقطۂ نظر سے سربراہ محکمہ اوقاف نے "سیّد ہجویرؒ نعت کونسل" تشکیل دی۔ کونسل کا افتتاحی اجلاس ۱۰ دسمبر ۲۰۰۱/ ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ (پیر) کو داتا دربار پر نعتیہ مشاعرے کی صورت میں ہُوا۔ عرس داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر یکم مئی ۲۰۰۲ کو دربار پر "کُل پنجاب مشاعرۂ نعت و منقبت" ہوا۔ حضرت شاہ کمالؒ کی ماڈل مسجد کے افتتاح (بدست لیفٹیننٹ جنرل خالد مقبول' گورنر پنجاب) کے موقع پر خصوصی نعتیہ مشاعرہ کا اہتمام کیا گیا۔ ۲۰۰۲ء میں ہونے والے ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعروں کا کلام قارئین کرام کے زیرِ نظر ہے۔ ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ کی رات کو سالانہ نعتیہ مشاعرہ اور دن کو "نعت سیمینار" ہو رہا ہے۔ تربیتی نشست اور ماہانہ محفلِ نعت کے منصوبے ان شاء اللہ عنقریب زیرِ عمل آئیں گے۔ "نعت سیمینار" میں پڑھے گئے مقالے الگ کتابی صورت میں شائع کیے جائیں گے۔

سالِ رواں میں ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ (جی سی یونیورسٹی لاہور)' محمد ثناء اللہ بٹ' حاجی محمد یعقوب' حاجی محمد شفیع شیخ ممبر اور محمد مختار خاں (منیجر اوقاف داتا دربار) سیکرٹری کی حیثیت سے "سیّد ہجویرؒ نعت کونسل" میں شامل ہیں۔

نصرتِ ربانی (جل جلالہٗ)' رحمتِ مصطفوی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور تصرفِ سیّد ہجویر (رحمۃ اللہ علیہ) کے باعث یقین ہے کہ نعت گویانِ محترم' نعت خوانانِ مکرم اور نعت سے محبت رکھنے والے حضرات اور اداروں کی رہنمائی اور تعاون سے "سید ہجویرؒ نعت کونسل" کچھ مفید کام کر گزرے گی۔

خادمِ نعت

راجا رشید محمود

راجا رشید محمود کے مجموعہ ہائے نعت

اُردو

1-وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَک شاعر کا پہلا اُردو مجموعہ نعت جس میں ۲ حمدیں ۳۷ نعتیں اور ۱۴ مناقب ہیں۔ ۱۹۷۷، ۱۹۸۱، ۱۹۹۳ (۱۳۶ صفحات)

2-حدیثِ شوق ۷۸ نعتیں ہیں۔ ۳۳ ارباب علم و دانش کی آرا بھی شامل ہیں۔ ۱۹۸۲، ۱۹۸۴، ۱۹۸۶ (۱۷۶ صفحات)

3-منشورِ نعت پانچ سو اُردو اور ۱۶۰ پنجابی فردیات۔ اُردو اور پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ ۱۹۸۸ (۱۷۶ صفحات)

4-سیرتِ منظوم نعت کی دُنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت۔ ۱۰۱ قطعات۔ (خطاط: محمد یوسف نگینہ) ۱۹۹۲ (۱۲۸ صفحات)

5-92 نعتیہ قطعات۔ حضورِ اکرم ﷺ کے اسم گرامی ''محمد'' (ﷺ) کے عدد کی نسبت سے۔ دیباچہ بعنوان ''کائنات کے ۹۲ پائیدار عناصر'' (خطاط: جمیل احمد قریشی تنویر رقم مرحوم) ۱۹۹۳ (۱۱۲ صفحات)

6-شہرِ کرم ۱۹۲+۱ نعتیں، ۳۳ فردیات، ۱۷۸ متفرق اشعار اور ۹۷ قطعات۔ دُنیائے شعر میں اپنے موضوع پر پہلا مجموعہ نعت جس کے ہر شعر میں مدینہ طیبہ کا ذکر ہے۔ ۲۰ نادر تصاویر۔ ۱۹۹۶ (۱۹۲ صفحات)

7-مدیحِ سرکار ﷺ حضور ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیبہ کے حوالے سے ۶۳ نعتیں اور ۶۳ فردیات۔ ۱۹۹۷ (۱۴۴ صفحات)

8-قطعاتِ نعت ۲۷ نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶ قطعات۔ ۱۹۹۸ (۱۱۰ صفحات)

9-حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ ایک حمد + ۶۳ نعتیں + ۶۳ فردیات۔ دُنیا کا پہلا مجموعہ نعت جس کے ہر شعر میں درود پاک کا ذکر ہے۔ ۱۹۹۸ (۱۵۴ صفحات)

10-مخمّساتِ نعت دُنیائے نعت میں مخمسات کی ہیئت میں پہلا مجموعہ نعت۔ ۵۰ خمسے۔ بعض میں نئے تجربے بھی کیے گئے ہیں۔ ۱۹۹۹ (۱۱۲ صفحات)

11-تضامینِ نعت حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ کے ۱۵۳ اشعارِ نعت پر تضمینیں۔ اس حوالے سے اولیت کا حامل مجموعہ۔ ۲۰۰۰ (۱۴۴ صفحات)

12-فردیاتِ نعت ۵۸۰ فردیات۔ اُردو فردیات کا پہلا مجموعہ۔ اس میں ''منشورِ نعت'' والے اشعار شامل نہیں۔ ۲۰۰۰ (۱۰۸ صفحات)

13-کتابِ نعت ۲۰۰۰ (۵۳ نعتیں) ۱۱۲ صفحات

14-حرفِ نعت ۵۳ نعتیں (حضورِ اکرم ﷺ کے اسم گرامی ''احمد'' (ﷺ) کے عدد کی مناسبت سے۔ ۲۰۰۰ (۱۱۲ صفحات)

15-نعت ۵۳ نعتیں۔ ہر شعر میں ''نعت'' کا ذکر۔ اپنی نوعیت کا پہلا مجموعہ۔ ۲۰۰۱ (۱۱۲ صفحات)

16-سلام ارادت اس سے پہلے کسی شاعر کا غزل کی ہیئت میں نعتیہ سلاموں کا مجموعہ نہیں آیا۔ اولیت کے پرچم کے ساتھ۔ ۲۰۰۱ (۱۰۴ صفحات)

17-اشعارِ نعت شاعر کا دوسرا اُردو مجموعہ فردیات (۹۶ صفحات)

18-اوراقِ نعت ۵۳ نعتوں کا ایک اور مجموعہ جس کی پانچ نعتیں مدینہ طیبہ میں کہی گئیں۔ ۲۰۰۲ (۹۶ صفحات)

19-مدحتِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۵۳ نعتوں کا مجموعہ۔ ۲۰۰۲۔ صفحات ۹۶

20-عرفانِ نعت (''قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی'' کی عملی صورت) ۲۰۰۲ء۔ ۱۸۴ صفحات۔ دُنیائے نعت میں اپنی نوعیت کی پہلی کاوش۔

20-دیارِ نعت ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۲۔ صفحات ۱۰۴۔

پنجابی

1-نعتاں دی اَتّی پنجابی کا پہلا مجموعہ نعت جس میں حضور ﷺ کے لیے ''تُو'' ''تم'' یا ''اس'' کا صیغہ استعمال نہیں کیا گیا۔ پنجابی کا پہلا مجموعہ نعت جس پر (۱۹۸۸ میں) صدارتی ایوارڈ ملا۔ ۹۳ نعتیں۔ ۱۹۸۷ (۱۴۴ صفحات)

2-حق دی تائید نعت و منقبت۔ ۱۹۵۶ (۸ صفحات)

3-ساڈے آقا سائیں ﷺ ۳۶۸ نعتیہ فردیات۔ پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ اس میں ''منشورِ نعت'' کا کوئی شعر شامل نہیں ہے۔ ۲۰۰۱ (۹۶ صفحات)

مجموعہ کلام ''منظومات'' (مطبوعہ ۱۹۹۵) میں ۱۹ نعتیں اور بچوں کے لیے نظموں کے مجموعے ''راج دلارے'' (مطبوعہ ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۹۱) میں ایک حمد اور تین نعتیں ہیں۔

☆☆☆☆☆

نعتیہ مجموعوں کے علاوہ

راجا رشید محمود کی دیگر مطبوعات

(1) منظومات (نعتیں، مناقب، نظمیں) ۱۹۹۵ـ ۱۶۰ صفحات (2) راج دلارے (بچوں کے لیے نظمیں) ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۹۱ـ ۹۶ صفحات (3) پاکستان میں نعت (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۳ـ ۲۲۴ صفحات (4) غیر مسلموں کی نعت گوئی (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۳ـ ۳۴۰ صفحات (5) خواتین کی نعت گوئی (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۵ـ ۳۳۶ صفحات (6) نعت کیا ہے؟ ۱۹۹۵ـ ۱۱۲ صفحات (7) اردو شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد اول۔ ۱۹۹۶ـ ۴۰۸ صفحات (8) اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد دوم۔ ۱۹۹۷ـ ۴۳۰ صفحات (9) مدحِ رسول ﷺ (انتخابِ نعت۔ بچوں کیلئے) ۱۹۷۳ـ ۱۹۸ صفحات (10) نعتِ خاتم المرسلین ﷺ (انتخاب) ۱۹۸۲، ۱۹۸۸، ۱۹۹۳ـ ۱۶۳ صفحات (11) نعت حافظؒ (حافظ پیلی بھیتی کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷ـ ۲۷۶ صفحات (12) قلزمِ رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب۔ ۱۹۸۷ـ ۹۶ صفحات (13) نعت کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب۔ مبسوط مقدمے کے ساتھ) ۱۰۲۷ نعتیہ منظومات۔ ۱۹۹۳۔ بڑے سائز کے ۸۱۶ صفحات (14) نزولِ وحی (تحقیق) ۱۹۹۸ـ ۱۳۲ صفحات (15) شعبِ ابی طالب (موضوع پر پہلا تحقیقی تجزیہ) ۱۹۹۹ـ ۲۱۶ صفحات (16) تسخیرِ عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ۔ ۱۹۹۳ـ ۲۵۶ صفحات (17) حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ۔ ۱۹۹۵ـ ۲۵۶ صفحات (18) میرے سرکار ﷺ۔ ۱۹۸۷ـ ۱۴۴ صفحات (19) حضور ﷺ اور بچے۔ ۱۹۹۳ـ ۱۱۲ صفحات (20) درود و سلام۔ دس ایڈیشن۔ ۱۲۸ صفحات (21) قرطاسِ محبت۔ ۱۹۹۲ـ ۱۴۴ صفحات (22) میلادِ مصطفیٰ ﷺ۔ ۱۹۹۱ـ ۴۸ صفحات (23) عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ۔ ۱۹۹۱ـ ۳۲ صفحات (24) احادیث اور معاشرہ۔ چار ایڈیشن۔ ۱۹۲ صفحات (25) ماں باپ کے حقوق۔ دو ایڈیشن۔ ۱۱۲ صفحات (26) حمد و نعت۔ ۱۹۸۸۔ ۲۲۴ صفحات (27) میلاد النبی ﷺ۔ ۱۹۸۸ـ ۳۳۶ صفحات (28) مدینۃ النبی ﷺ۔ ۱۹۸۸ـ ۲۲۴ صفحات (29) سفرِ سعادت منزلِ محبت۔ ۱۹۹۲ـ ۲۲۴ صفحات (30) دیارِ نور۔ ۱۹۹۵ـ ۱۱۲ صفحات (31) سرزمینِ محبت۔ ۱۹۹۹ـ ۱۱۲ صفحات (32) اقبالؒ و احمد رضاؒ۔ چار ایڈیشن۔ ۱۱۲ صفحات (33) اقبالؒ قائداعظمؒ اور پاکستان۔ دو ایڈیشن۔ ۱۲۰ صفحات (34) قائدِ اعظمؒ افکار و کردار۔ ۱۹۸۵ـ ۱۶۰ صفحات (35) تحریکِ ہجرت۔ ۱۹۲۰۔ تین ایڈیشن۔ ۲۶۴ صفحات (36) ترجمہ خصائص الکبریٰ (37) ترجمہ فتوح الغیب (38) ترجمہ تعبیر الرؤیا (39) نظریہ پاکستان اور نصابی کتب۔ ۱۹۷۱ـ ۲۶۴ صفحات (40) مناقب سید ہجویرؒ (انتخاب و تدوین) ۲۰۰۲ـ ۷۲ صفحات۔ (41) تخریج نعت۔ ۲۰۰۲ـ ۲۲۰ صفحات

کراماتِ گنج بخشؒ

ایک اور زیرِ ترتیب کتاب

☆ کئی بار ایسا ہُوا ہوگا کہ آپ کسی معاملے میں چاروں طرف سے مایوس ہو کر داتا دربار پہنچے ہوں گے تو مایوسیوں نے آپ کا پنڈ چھوڑ دیا ہوگا۔

☆ آپ کا کوئی کام کسی طور نہیں ہو رہا ہوگا' یہاں آ کر دعا کرنے سے ہو گیا ہوگا۔

☆ آپ نے دربار پر پہنچ کر کوئی خواہش کی ہوگی اور اس خواہش کو پورا ہونے میں کچھ وقت نہیں لگا ہوگا۔

☆ آپ کے کسی دوست' کسی عزیز کے ساتھ ایسی کوئی انہونی ہو گئی ہوگی۔

''کراماتِ گنج بخشؒ'' میں ایسے ہی واقعات جمع کیے جا رہے ہیں۔ آپ از راہِ کرم اپنے ساتھ یا اپنے کسی ملنے والے کے ساتھ پیش آنے والا ایسا ہر ایمان افروز واقعہ ضبطِ تحریر میں لائیں اور اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر اپنے دستخطوں اور اپنے پتے (مع فون نمبر) کے ساتھ راقم الحروف کو بھیج دیں۔ تحریر کی نوک پلک درست کر لی جائے گی اور آپ کے نام اور پتے کے ساتھ واقعہ کتاب کی زینت بن جائے گا۔

راجا رشید محمود
مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''نعت''
اظہر منزل۔ چوک گلی نمبر 5/10
نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور
(فون: 7463684)

برِصغیر پاک و ہند میں نعتیہ شاعری

ایک تحقیقی جائزہ

عربی زبان و ادب کے نامور استاذ

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی

سابق وائس چانسلر محی الدین اسلامی یونیورسٹی آزاد کشمیر

کی تحقیقی نگارش جس میں برِصغیر کے علمی، تحقیقی اور دینی رویوں کو اُجاگر کیا گیا ہے۔

مرکز معارف اولیاء کے زیرِ اہتمام ماہ دسمبر 2002 میں زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آ جائے گی۔

کتاب کی ''تقریبِ رونمائی'' کے حوالے سے ایک خوبصورت علمی و تحقیقی محفل کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔

مرکزِ معارفِ اولیا محکمہ اوقاف پنجاب
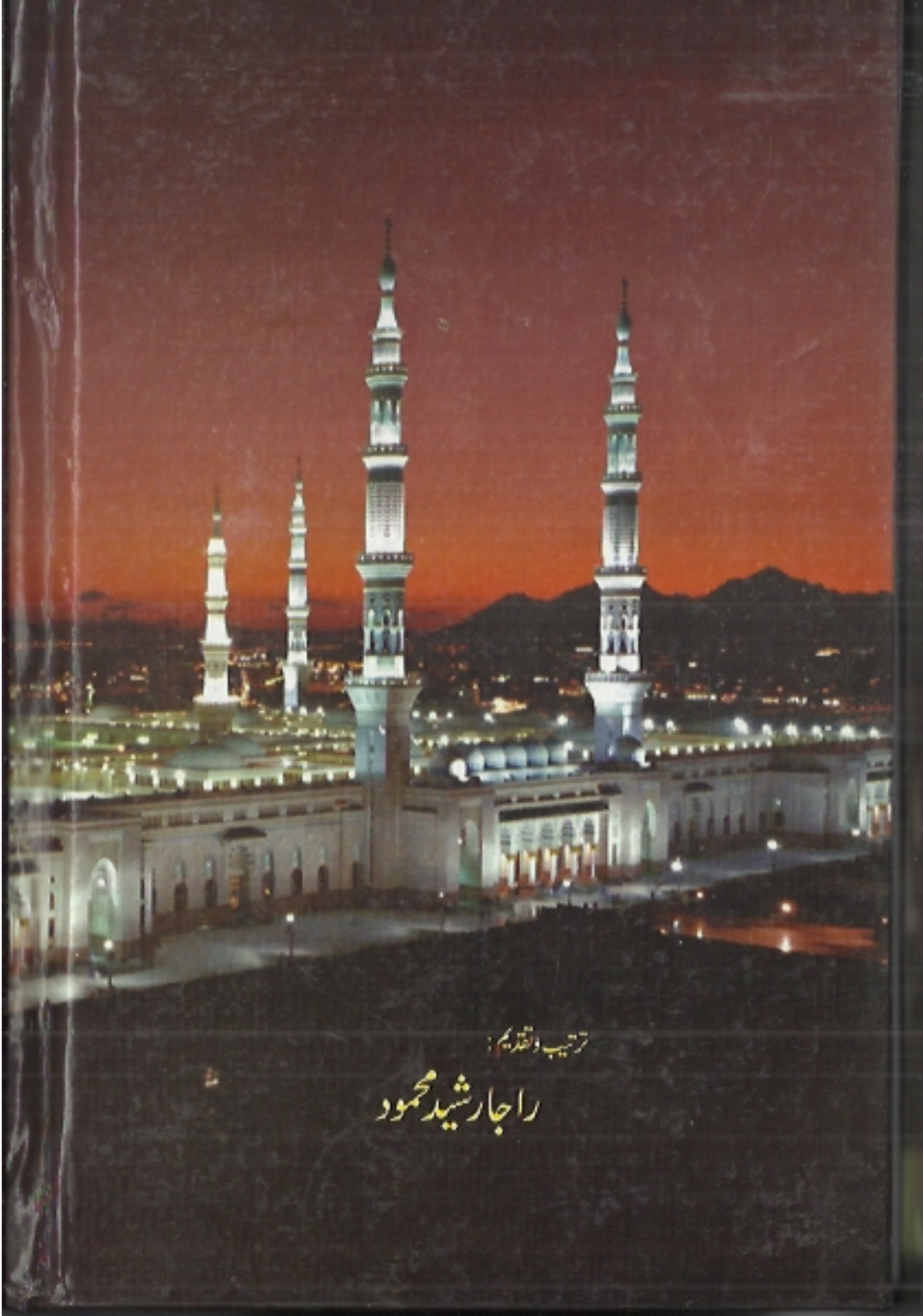
ترتیب و تقدیم:
راجا رشید محمود